مکتوباتِ طالب کنجاہی رحمۃ اللہ علیہ

— باہتمام —

جناب ڈاکٹر محمد ضیاء اللہ روح الامین صاحب
سجادہ نشین دربارِ عالیہ طالبیہ کنجاہ شریف ضلع گجرات

پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق ویب سائٹس، بلاگز، ویڈیو اور تصاویر کے لنکس

http://ameeremillat.org/	ویب سائٹس
http://ameer-e-millat.com/	ویب سائٹس
http://ameeremillat.com/	ویب سائٹس
http://www.haqwalisarkar.com/	ویب سائٹس
http://www.charaghia.com/	ویب سائٹس
http://www.scribd.com/bakhtiar2k	کتابیں
http://www.flickr.com/photos/34727076@N08/	تصاویر
http://www.flickr.com/photos/91889703@N07/	تصاویر
http://www.facebook.com/groups/alipurmureeds/	فیس بک پر پیر بھائیوں کا گروپ
http://wwwnfiecomblogspotcom.blogspot.com/2009_06_01_archive.html	بلاگز
http://www.jamaatali.blogspot.com/	بلاگز
http://alipuri.blogspot.com/2009/06/about-pir-syed-jamaat-ali-shah.html	بلاگز
http://www.jamaatali.blogspot.com/	بلاگز
http://vimeo.com/user13885879/videos	ویڈیو
Youtbe: bakhtiar2k	ویڈیو
www.marfat.com	اسلامی کتابیں ڈاؤن لوڈ کریں
www.maktabah.org	اسلامی کتابیں ڈاؤن لوڈ کریں
www.fezanenaat.com	نعتیں ڈاؤن لوڈ کریں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتوبات شریف

قدوۃ السالکین ، امام المتقین ، شیخ طریقت ، قطبِ زماں
اعلیٰ حضرت عالیجناب الحاج ڈاکٹر شیخ محمد اللہ دتا صاحب طالب کنجاہیؒ

مکتوباتِ طالب رحمۃ اللہ علیہ کنجاہی

— باہتمام —

جناب ڈاکٹر محمد ضیاء اللہ روح الامین صاحب
نقشبندی ، مجددی ، جماعتی ، طالبی

سجادہ نشین دربارِ عالیہ طالبیہ کنجاہ شریف ضلع گجرات

نام کتاب ——— مکتوباتِ طالبؒ
ناشر ——— جناب صاحبزادہ ڈاکٹر محمد ضیاءاللہ روح الامین صاحب
صفحات ———
اشاعت ——— سوم
تعداد ——— ۵۰۰
تاریخ ——— اپریل ۲۰۰۸ء
کتابت ——— محمد ضیاءاللہ
مطبع ——— شرکت پرنٹنگ پریس ۴۳ نسبت روڈ، لاہور
قیمت ——— -/۱۰۰ روپے

——— ملنے کا پتہ ———

دربارِ طالبؒ، کنجاہ شریف، ضلع گجرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسولِ صادق

شاہنشہِ ارض و سما بلغ العلیٰ بکمالہٖ

نعتی کشف الدجیٰ بجمالہٖ

صفِ رُخ او والی حسنت جمیع خصالہٖ

قرآن با اخلاقش گواہ حسنت جمیع خصالہٖ

صدقا لقد اثنیٰ علیہ صلوا علیہ وآلہٖ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ

باسمِہٖ سبحانہٗ

انتساب

اُن مجاہدین صف شکن و پنجہ فگن کے نام جنہوں
نے اعلائے کلمۃ الحق کے لیے اپنی جانیں قربان کیں
اور دینِ اسلام کی سربلندی کے لیے اپنی زندگیاں
وقف کر دیں اور سلسلہ نقشبندیہ میں منسلک ہو کر

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں بندگان پاک طینت را

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ

أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ

وَلٰكِنْ رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ

القرآن الكريم

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّىْٓ اُلْقِىَ اِلَىَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ

اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰی صَحْبِهِ الْكِرَامِ ۔

اِبتدائیہ

اہل اللہ کے ارشادات و کلمات جب مکتوبات کی صورت میں جلوہ گر ہوتے ہیں تو ان کی روشنی میں مشائخ عظام کی قلبی کیفیات اور اندرونی احساسات و واردات کا جلوہ انتہائی آب و تاب کے ساتھ پیشِ نظر ہو کر دعوتِ کیف و سرور دیتا ہے۔ ان متبرک مکتوبات میں اللہ تعالےٰ اور اس کے حبیب پاکؐ کے ارشادات کی ترجمانی ۔ دینی دعوت تزکیۂ نفس اور ذکر اللہ کی تلقین ۔ دنیا کی بے ثباتی اور آخرت پر یقین ربِ کائنات کی بے پایاں عنایات کا تذکرہ اور اس پر اعتماد و توکل کی ترغیب کے علاوہ قرآن و حدیث کی عظمت اور ان کے حقائق و معارف منکشف ہوتے ہیں۔ ان کو پڑھ کر دل میں اللہ و رسولؐ کی محبت اور کتاب اللہ کی عظمت پیدا ہوتی ہے۔ ذکر اللہ۔ اتباعِ رسول اللہ کا شوق بیدار ہوتا ہے۔ صحابہ کبارؓ کا عشق اور طریق اہلِ سنت والجماعت پر اطمینان و یقین کی دولت نصیب ہوتی ہے۔

جہاں علمائے امت نے تبلیغ دین اور اشاعتِ اسلام کی خاطر تفسیر حدیث اور فقہ کی تصنیف و تالیف کے ذریعہ گراں مایہ خدمات سرانجام

دین۔ اس کے ساتھ اولیائے کرام اور صوفیائے عظام کی ایک پاکیزہ جماعت نے بھی حضور نبی اکرمؐ اور حضرت سلیمانؑ کی اتباع میں اسلام کی سربلندی اور وابستگانِ طریقت کی باطنی تربیت اور تزکیہ نفس کے لیے ارسال مکتوبات ہی کو ذریعہ تبلیغ بنایا۔ حضرت سلیمانؑ نے ملکہ بلقیس کو بذریعہ مکتوب دعوت اسلام دی ۔جس کا ذکر ملکہ نے اپنے سرداروں سے یوں کیا۔

"بیشک میری طرف ایک عزت (تکریم) والا مکتوب بھیجا گیا۔ بیشک وہ حضرت سلیمانؑ کی طرف سے ہے اور بیشک وہ اللہ کے نام سے ہے جو نہایت مہربان رحم والا" پ ۱۹ ع ۱۴

حضور نبی اکرمؐ نے بھی دعوتِ حق کے سلسلہ میں مختلف حکمرانِ وقت کو مکتوبات گرامی قدر ارسال فرمائے جس سے یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ مکتوبات ایک مؤثر ذریعہ تبلیغ ہے۔ چنانچہ چند نورانی ہستیوں کے اسمائے گرامی جنہوں نے اس سنتِ نبویؐ کی پیروی کرتے ہوئے ارسال مکتوبات کو ذریعہ تبلیغ بنایا۔ ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں ۔

۱۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی جناب شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ کے ہر سہ دفتر مکتوبات جنہیں بقائے دوام نصیب ہوئی معارف الٰہیہ کا بحرِ بیکراں ہیں ۔

۲۔ مکتوبات حضرت خواجہ سید محمد باقی با اللہ صاحبؒ دہلوی۔ آپ پاک و ہند میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے بانی ہیں ۔

۳۔ مکتوبات حضرت شیخ شرف الدین منیریؒ۔ صوفیائے متقدمین میں آپ کی عظمت مسلّم ہے۔

۴۔ مکتوبات حضرت سید محمد گیسو درازؒ۔ پاک و ہند میں سلسلہ عالیہ چشتیہ کے فیوض و برکات آپ کے دم قدم سے پھیلے ۔

۵۔ مکتوبات قدوسیہ۔ حضرت شاہ عبدالقدوس گنگوہیؒ کے مکتوبات پر مشتمل ہے۔

۶۔ مکتوبات معصومیہ ۔ عُروۃ الوثقیٰ قیومِ زماں حضرت جناب خواجہ محمد معصوم مجددی سرہندیؒ کے پاکیزہ ارشادات ۔ اسرارِ الٰہیہ اور انوار قدسیہ کا ایک لازوال شاہکار ہیں۔

۷۔ مکتوبات حضرت شیخ کلیم اللہ شاہجہان پوریؒ

۸۔ مکتوبات سعیدیہ ۔ حضرت امام ربانیؒ کے صاحبزادہ خواجہ محمد سعیدؒ کے ارشاداتِ عالیہ کا مجموعہ ہے۔

۹۔ مکتوبات حضرت شاہ غلام علی دہلویؒ

۱۰۔ مکتوبات حضرت حاجی دوست محمد قندھارویؒ

۱۱۔ مکتوبات امیرِ ملّت ۔ اعلیٰحضرت امیر ملت الحاج حافظ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوریؒ کے نورانی ارشادات کا مجموعہ ہے۔

مکتوباتِ طالبؒ کا یہ مجموعہ جو ہدیہ قارئین ہے ۔ عرفان وحکمت سے بریز ہے ۔ اندازِ بیاں نہایت پاکیزہ اور عین اسلامی ہے ۔ اعلیٰحضرت الحاج ڈاکٹر شیخ محمد اللہ دتا صاحب طالب کنجاہی نے مکتوب الیہ کے مختلف مسائل کا جواب نہایت دلنشیں پیرائے میں رقم فرمایا ہے ۔ آپ کے مکتوبات سنتِ نبویؐ کی اتباعِ کامل ۔ اسرار طریقت ۔ ذکر فکر ۔ مراقبہ ۔ نمازِ تہجد کی تاکید ۔ بدعات سے اجتناب ۔ پاکستان سے محبت اور وطنِ عزیز کی بے لوث خدمت ۔ دوام حضور اور دیگر لطائف وبرکاتِ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ پر مشتمل ہیں ۔ نیز تقویٰ ۔ طہارت ۔ عبادت تہذیبِ اخلاق ۔ تزکیہ نفس اور دیگر متصوفانہ نکات وضاحت سے بیان کیے گئے ہیں ۔ انشاءاللہ تعالیٰ تشنگانِ معرفت اور وابستگانِ طریقت اپنی باطنی تربیت اور تزکیہ نفس کے لیے پاکیزہ ارشادات پر مشتمل اس نسخہ کیمیا اور شاہکارِ لازوال سے اپنا دامن بھرتے رہیں گے۔
الحمدللہ ۔ والدِ گرامی جناب اعلیٰحضرت الحاج کیپٹن خواجہ محمد امین

صاحب قدس سرہٗ کے ایک اور مشن کی تکمیل ہوئی۔ مکتوباتِ طالبؒ کے لیے انتساب آپ نے اپنی زندگی میں خود اپنے قلم سے تحریر فرمایا۔ فقیر جناب الحاج شیخ نعمت علی صاحبؒ - جناب محترم حاجی محمد رفیق صاحب والٹن لاہور جناب شیخ محمد افضل حق صاحب سلطانپورہ - لاہور اور چوہدری عبدالرحمٰن خاں کے لیے دعا گو ہے۔ جنہوں نے دوستوں سے رابطہ کر کے نیز اعلیٰحضرت سرکار کنجاہی طالب الہٰیؒ کے ذاتی کتب خانہ سے قلمی مکتوبات شریف کی نقول حاصل کر کے اس مبارک مشن کی تکمیل میں خدمات سرانجام دیں۔

فقیر ڈاکٹر محمد ضیاء اللہ عفی عنہ

تعارف

پیش نظر کتاب مکتوبات طالب اعلحضرت عالیجناب الحاج ڈاکٹر بشیخ محمد اللہ دتا صاحب طالب کنجاہیؒ کے یارانِ عقیدت کے نام تبلیغی نوعیت کے مکتوبات گرامی قدر پر مشتمل مجموعہ کا نام ہے آپ کی ذاتِ ستودہ کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ اعلحضرت عظیم البرکت امیرِ ملّت مجدّدِ مأتہ حاضرہ الحاج حافظ پیر سیّد جماعت علی شاہ صاحب محدّث علی پوریؒ کے منظورِ نظر خلفاء کبار میں سے تھے۔ آپ نے اپنی تمام زندگی اتباعِ شیخ میں بسر کی۔ اسی رنگ کا اثر تھا کہ کئی بار جان پر بن جانے کے باوجود بڑے سے بڑے جابر حاکم کے سامنے بھی اعلائے کلمۃ الحق کہنے سے دریغ نہیں فرماتے تھے۔ بشیخ سے عقیدت اہلِ تصوّف کی نگاہ میں روحانی ترقی کا پہلا زینہ ہوتی ہے۔ محب اسی زینے سے عشق کی تمام منازل اور مسافت طے کرتا ہے۔ یہ پہلا قدم ہی بعض خوش نصیبوں کو مقصودؔ تک پہنچا دیتا ہے کیونکہ عاشق کا کام زینے پر قدم رکھنے کا ہے۔ اور باقی سارا کام زینے والے کا۔ جہاں زینے کی انتہا ہوگی وہاں عاشق کا مقام ہوگا۔ الحدیث اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ دوستوں کی خواہش تھی کہ آپ کے وصال فرمانے کے بعد آپ کی زبان ترجمان حقیقت بیان سے ادا شدہ کلمات وملفوظات شائع کئے جائیں تاکہ آپ کی یاد ہمیشہ دلوں کو گرماتی رہے اس لیے کہ:

ہرگز نہ میرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما

اور آپ کے پند ونصائح وابستگانِ طریقت کی روحانی تسکین کا باعث

بن کر روحانی ترقی کی راہیں وا شگاف ہوں اور اس تعلق کی بنا پر سرکارِ دو عالم سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک درجہ بدرجہ رسائی نصیب ہو کیونکہ اتباعِ سنت عین محبتِ الٰہی ہے۔

آپ ۱۸۸۶ء میں کنجاہ ضلع گجرات میں پیدا ہوئے۔ ۲۲ برس کی عمر میں کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور سے ڈاکٹری تعلیم مکمل ہونے پر فوج میں ملازمت اختیار کی۔ ۱۹۰۹ء میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں اعلیٰ حضرت امیرِ ملت پیر حافظ سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری رح سے بیعت ہوئے۔ جذب وسلوک کی بدرجہ اتم تکمیل پر خلافت سے سرفراز فرمائے گئے۔ فوجی ملازمت میں جنگ عظیم اوّل کے دوران عراق۔ ایران۔ فرانس۔ انگلینڈ۔ اٹلی۔ مصر حجاز۔ جزائر انڈیمان اور برما کے ممالک میں بحیثیت فوجی ڈاکٹر خدمات انجام دیں۔ جہاں غیر مسلم عیسائی اور ہندو بھی آپ سے متاثر ہو کر حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے۔ اور مسلمان تو ہزاروں کی تعداد میں آپ کے دستِ حق پرست پر بیعت ہوئے۔ ۱۹۲۰ء میں ملازمت سے فارغ ہوئے تو اعلیٰ حضرت ممدوح الشان کی اقتدا میں ۱۹۲۳ء سے ۱۹۲۵ء تک شدھی اور سنگھٹن جیسے فتنہ کے انسداد کے لیے کام کیا۔ ہزاروں مرتدین کو اسلام میں داخل کر کے پکا اور سچا جانثار بنایا۔ ۱۹۳۱ء میں کشمیر ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں ملتان جیل میں قید وبند کی سختیاں جھیلیں۔ مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں دن رات کام کیا۔

آزادی سے قبل متحدہ ہندوستان میں رہتک، حصار، کرنال، متھرا ریاست الور دجانہ اور راجپوتانہ کے اضلاع کے راجپوت ملکانوں میں سالہا سال تک دورے کر کے تبلیغ اسلام میں منہمک رہے۔

وطن عزیز ملک پاکستان میں ہزارہا بندگانِ خدا کو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں منسلک کر کے رہنمائی اور دستگیری فرمائی۔ ریلوے اور فوج کے ملازمین کو خاص طور پر تبلیغ فرمائی۔ اپنے وطن مالوف میں مسلمانوں کی خدمت کے لیے سکول کے اجرا اور انتظامی معاملات میں مختلف سطحوں پر

مسلمان ممبروں کو شامل کرنے میں پوری توجہ دی ۔ ۱۹۵۸ء میں واصل بحق ہوئے ۔

المختصر اپنی بہتر سالہ مثالی زندگی میں آپ نے ہزار ہا نفوس کو غفلت کی نیند سے بیدار کیا ۔ ذکر اللہ کے نور سے ان کے دلوں کو زندہ و منور فرمایا مقصدِ حیات سمجھا کر ان کی زندگی حیاتِ طیبہ میں بدل دی ۔ نہایت محنت اور مسلسل تربیت سے ان کو اسوۂ حسنہ میں رنگ دیا ۔ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں سرشار کر کے ان کو عرفان و تکمیل سلوک کی منزل تک پہنچایا ۔ باقیات الصالحات میں ایک جماعت کو اس کام کو جاری رکھنے کے لیے امیر حلقہ بنایا ۔ مجلسوں اور صحبتوں کے علاوہ فرداً فرداً حسبِ حال خطوط لکھ کر بھی رہنمائی اور تربیت فرماتے رہے ۔ جن سے مسترشدین کو ذاتی معاملات میں خصوصی مدد ملتی رہے گی

اعلیٰ حضرت امیرِ ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جاری کردہ ماہوار رسالہ انوار الصوفیہ میں بھی آپ متفرق مضامین لکھتے رہے ۔ لیکن ۱۹۵۰ء سے تصوف کے مستقل عنوان کے تحت تسلسل سے لکھنا شروع کیا ۔ جب کہ آپ کی عمر مبارک اس وقت چونسٹھ (۶۴) برس تھی ۔ اس میں آپ نے عملی اسلام کو سلوک کے طور پر قرآن کریم اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں شرح و بسط سے بیان فرمایا ۔ اس میں تصوف کی تعریف و حقیقت و اسناد ۔ پھر بالترتیب تعارف اولیاء اللہ ۔ ضرورت شیخ ۔ آداب مرید ۔ رابطہ صحبت شیخ نہایت مؤثر و مدلل انداز میں لکھے ۔ یہ سلسلہ آپ کے سن وصال ۱۹۵۸ء تک جاری رہا ۔ چونکہ آپکے یہ مضامین تصوف کے موضوع پر ایک نہایت بلند پایہ ۔ عام فہم مستقل نوعیت اور افادیت کے حامل تھے ۔ لہذا انہیں رسالہ انوار الصوفیہ سے یکجا کر کے کتابی شکل میں بنام تصوف طبع کرایا گیا جس کا تیسرا ایڈیشن اب الفضلِ تعالیٰ مارکیٹ میں دستیاب ہے ۔

مکتوبات

مکتوباتِ طالبؒ عظیم تر ہیں
رَوایاتِ مکتوبؒ قدیم تر ہیں

عبدالرحمٰن

مکتوب نمبرا

بندگی

بنام ایڈیٹر رسالہ انوار الصوفیہ

مندرجہ ذیل مضمون کا ایک خط عرصہ ڈھائی سال سے ڈاکٹر اللہ دتہ صاحب کی طرف سے مصر سے میرے نام آیا تھا اس استدعا کے جواب میں جو مارچ ۱۹۱۹ء کے رسالہ میں ان کے لڑکے کی درازئ عمر کی نسبت چھپی تھی ۔اب لڑکے کے فوت ہو جانے پر پانچ ماہ کے بعد ڈاکٹر صاحب کی اجازت سے استفادۂ احباب کی خاطر درج رسالہ کیا جاتا ہے ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بندہ کے خیال میں رسالہ میں دعائے مولود کے لئے استدعا کرنا غیر ضروری تھا اور ہے کیونکہ اس میں شہرت ہے اور شہرت میں خجالت ہے اس لئے بندہ اس استدعا کو غیر ضروری خیال کرتا ہے اور ساتھ ہی حضور انور شہنشاہ قبلہ علی پوری کے دربار شریف میں بھی درخواست کرنے سے محترز ہے کیونکہ بندہ اپنی حقیقی استدعا میں غیر حقیقی اور غیر ضروری اور فانی چیز کے لئے استدعا کی ملاوٹ کرنا نہیں چاہتا اور اول سے آخر تک ایک ہی خواہش اور طلب میں مرنا چاہتا ہے اور ایک ہی خواہش اور طلب رکھتا ہے اور اس ایک ہی طلب کے لئے مکلف بھی ہے ۔آیۂ کریمہ " وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ " اس کی تصدیق کر رہی ہے ۔کوئی چیز آئے یا جائے ،مرے یا جیئے ، بندہ اگر بندہ ہے تو کچھ اثر اس نفع ونقصان کا اس پر نہیں کیونکہ یہ نفع ونقصان اس کا نہیں جب کسی کو کوئی چیز عاریتہً دی جائے اور پھر بعد از استعمال اس سے واپس لی جائے تو قرض حسنہ لینے والا کسی خوشی یا غمی کا مستحق نہیں ۔قاعدہ یہ ہے کہ جب کسی کی مانگی ہوئی چیز اسے واپس کر دی جاتی ہے تو اس کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے نہ کہ آہ و بکا کر کے اظہار ناراضگی ۔جب مالک

نے اپنی چیز واپس لے لی تو ہمارا نفع و نقصان کیا معنی؟ بالفرض محال اگر اُس کو نفع و نقصان سمجھ بھی لیا جائے تو وہ عارضی اور چند روزہ ہے اور مقصودِ حقیقی پر اس کا کچھ اثر نہیں۔ فانی چیزیں فانی تعلقات مقررہ وقت پر سب علیحدہ ہو جائیں گی۔ ایسی اشیاء کے ساتھ دلی وابستگی کیسی؟ مذکورہ بالا آیت شریف بتا رہی ہے کہ اس زندگی کی غایت اور غرض فقط معرفت الٰہی ہے اور بس..... معرفت الٰہی حاصل نہیں ہو سکتی جب تک ماسوائے اللہ سے روئے دل نہ پھیرا جا دے۔ وہ آنکھ روئے جاناں کے دیکھنے کی مستحق نہیں ہو سکتی جو کہ غیر صورتوں کے دیکھنے میں دلچسپی لیتی ہے کیونکہ یہ اغیار سے دلچسپی اس کے دعوئے طلب روئے جاناں کو غلط اور جھوٹ ثابت کر رہی ہے۔ ؎

دلآرامے کہ داری دل در و بند — دگر چشم از ہمہ عالم فرو بند

ہاں معرفت الٰہی حاصل نہیں ہو سکتی۔ جب تک محبت اور عشق الٰہی دل میں پیدا نہ ہو محبت اور عشق خدا کے حاصل کرنے کے طریقے مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ یوں بیان فرماتے ہیں ؎

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد — بسا کیں دولت از گفتار خیزد

یہ ہر دو طریقے بایں الفاظ محال اور ناممکن ہیں جب تک محبوب کو مجسّم اور مثالی تصور نہ کر لیا جائے اور ایسا خیال خدائے وحدہٗ لاشریک کی نسبت کرنا شرک ہے ہاں مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے جو طریقہ بتایا ہے وہی ایک طریقہ ہے فرماتے ہیں ؎

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا — او نشیند در حضور اولیاء

محض حضور اولیا اللہ سے ہی بندہ دیدار اور گفتار ہر دو طریق سے فیض اٹھا سکتا ہے۔ آیۃ کریمہ (کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ) میں بھی یہی راز پوشیدہ ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر کمال شفقت اور رحم فرما کر دائمی معیت اولیا کی طرف حکم فرما رہا ہے کیونکہ ان سے علیحدہ رہنا خدا سے دور رہنا ہے اور خدا سے دور اور علیحدہ ترک محبت میں رہنے والوں کو معرفت خدا حاصل نہیں ہو سکتی۔ مولانا روم فرماتے ہیں۔

دور گشتی از حضور اولیاء　　　درحقیقت گشتہ دور از خدا

معرفت الٰہی حاصل کرنے کے لئے محبت اور عشق الٰہی کی ضرورت ہے اور محبت اور عشق الٰہی حاصل کرنے اور سیکھنے کے لئے خدا تعالےٰ اپنے برگزیدہ اور پاک بندوں کی معیت مدامی کی طرف رہنمائی فرماتا ہے۔ آیۃ کریمہ (قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ) اس آیۃ کریمہ سے ظاہر ہو رہا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی محبت کے دعوے کی تصدیق محض اتباع حضرت سرورِ کائنات فخر موجودات سید الانبیاء احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلعم سے ہی ہوسکتی ہے اگر یہ نہیں تو دعویٰ محبت خدا جھوٹا ہے اور بے اتباعِ محبوب محب کی محبت معتبر نہیں اور یہ اتباع بجائے خود محال ہے۔ جب تک کہ کوئی کامل متبع اور اسوۂ حسنہ ہماری (جسمانی) آنکھوں کے سامنے نہ ہو جس کے نقشِ پا پر چل کر قابلیت اتباع پیدا ہو جس کا نمونہ اپنے ساتھ رکھ کر اپنے اقوال افعال اور عادات کو اس کے مطابق بنایا جائے۔ یہی اس پنجابی ضرب المثل کا صحیح مفہوم ہے کہ خربوزہ کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے اور یہی بھید ہے كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْن کے حکم میں۔

اتباع کامل بغیر عشق اور محبت کے محال ہے ثابت ہوا کہ معرفت الٰہی حاصل نہیں ہوسکتی جب تک محبت اور عشق الٰہی دل میں جلوہ گر نہ ہو اور محبت و عشق الٰہی بغیر محبت و عشقِ رسول کے ناممکن ہے اور عشقِ رسولؐ بغیر محبت و عشقِ پیر کے حاصل نہیں ہوسکتا

اعتقادات کے بعد اسلامی زندگی کے دو حصے بیان کئے جاتے ہیں۔ (۱) عبادات (۲) معاملات۔ پیدائش سے موت تک کے سب تعلقات اور وقوعات اسی میں آجاتے ہیں یا یہ سمجھ لیا جائے کہ یہ دو صیغے سرمایہ زندگانی ہیں جن کو خرچ کر کے معرفت الٰہی کا گوہر مقصود حاصل ہوتا ہے جب ہم عبادات کو لیتے ہیں تو اس میں رکن اعظم فرائض اسلام ہیں اور پھر ان میں بھی سب سے اول اور ضروری نماز ہے۔ نماز یہ ہے کہ شرح محمدی علیٰ صاحبہ الصلوٰۃ والتسلیم کے موافق اپنے خدا کے حضور میں کھڑے ہو کر اپنی عبودیت

کا اقرار کرنا۔ لیکن جب ہم نماز پڑھتے ہیں تو ہمارا دل معاملات میں جاکر ایسا پھنس جاتا ہے کہ بارہا ہم کو معلوم ہی نہیں ہوتا کہ ہم نے کتنی نماز پڑھ لی ہے اور کتنی باقی ہے۔ ہم کھڑے تو ضرور نماز میں ہیں لیکن نماز سے بے خبر۔ ہم نماز میں کھڑے ہوئے بھی معاملات کو انجام دے رہے ہیں۔ اسی پر دوسری عبادات بھی قیاس کر لی جائیں۔ یہ حال تو ہمارا اس عبادت کے ساتھ ہے جو افضل العبادات اور اہم فرائض سے ہے (اَلصَّلٰوۃُ تَنْہٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ) جس نے معاملات کی کدورتوں سے بچا کر معراج المؤمن کا درجہ دلانا ہے جب یہ معرفت الٰہی کا پہلا زینہ ہی درست نہیں تو معاملات کی کدورتیں کیسے دور ہو سکتی ہیں اور جب تک معاملات سے فحشا والمنکر دور نہ ہو جائیں معاملات معرفت کلی حاصل کرنے میں کیسے مدد کر سکتے ہیں۔ نماز بایں ہمت وصورت کہ ہم پڑھتے ہیں نماز نہیں کہلا سکتی۔ حدیث شریف لا صلوٰۃ اِلاّ بحضور القلب اس پر شاہد ناطق ہے۔ کسی کام میں بھی دل حاضر نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس میں دلچسپی موجود نہ ہو۔ اور دلچسپی چاہتی ہے محبت اور شوق کو۔ اس لئے حضور قلب نماز میں بھی بغیر عشق اور محبت الٰہی کے میسر نہیں ہو سکتا۔ اور اوپر عرض کیا جا چکا ہے کہ محبتِ خدا کے لئے محبتِ پیر کی ضرورت ہے اور محبت پیر کی حاصل کرنے کے لیے (جس کے بغیر نہ عبادات صحیح ہو سکتی ہیں نہ معاملات ہی صاف ہو سکتے ہیں اور ان کے صحیح اور صاف ہونے کے بغیر معرفت الٰہی نامکمل ہے مولانا رومؒ کا شعر پڑھ لینا چاہیئے ۔

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد ۔۔۔ بسا کیں دولت از گفتار خیزد

دیدار اور گفتار سے فائدہ اٹھانے کے لئے صحبت پیر میں حتی الامکان رہنا چاہیئے صحبت ظاہری ہو یا باطنی یکساں فائدہ رکھتی ہے۔ مثنوی۔

ان کی صحبت مردہ کو زندہ کرے ۔۔۔ زندہ ایسا ہو نہ پھر ہرگز مرے

ان کی صحبت دیو کو کر دے ملک ۔۔۔ ہے اثر صحبت میں انکی یاں تلک

ان کی صحبت میں نہیں آتا شقی　　یہ خبر دی مصطفےٰؐ نے اے اخی
صحبت عاشق ترا عاشق کند　　صحبت فاسق ترا فاسق کند

دوسرے معاملات

یہ تو خود ایسے تعلقات ہیں کہ بڑے بڑے عالم اور دانا بھی ان کے چکر میں آ کر ایسی بھول بھلیاں میں پڑ جاتے ہیں کہ معاملات کو تقرب خدا کا ذریعہ بنانے کی بجائے۔ ان کے سبب اس سے دور رہنے شروع ہو جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ اس انہماک فی الدنیا کو اپنا کمال سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ ان کی آنکھیں تب کھلتی ہیں جب کہ اس دنیا کی طرف ان کی آنکھیں ہمیشہ کے لئے بند کر لی جاتی ہیں۔ تب ان پر وہ خدا کی طرف سے غافل رہنا اور دنیا میں شاغل رہ کر اپنے کمال پر ناز کرنا اپنا پہلا اثر بصورت عذاب جانکنی نازل کرتا ہے۔ ؎

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا　　آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

اس عذاب جانکنی سے اس عشق دنیا کا خمیازہ بھگتنے کی ابتدا ہوتی ہے قلم میں یہ طاقت نہیں اور زبان قاصر ہے کہ اس خمیازہ کی حقیقت بیان کر سکے۔ عذاب جانکنی عذاب قبر، عذاب حشر، عذاب پلصراط، عذاب دوزخ وغیرہ کی تشریحاتِ حقیقت سے کتابیں بھری پڑی ہیں۔ عبرت حاصل کرنے کے لئے ایسی ایسی کتابوں کا مطالعہ کرنا گاہ گاہ ضروری ہے۔ خداوند کریم سب مسلمانوں کو ان عذابوں سے محفوظ رکھے آمین۔

ہاں جب معاملات زندگی کا ایک ضروری حصہ ہیں جن میں حصہ لینے کے لئے ہر ایک انسان مکلف کیا گیا ہے اور معاملات زندگی اس ڈھب پر واقع ہوئے ہیں کہ بڑوں بڑوں کو دام تزویر میں پھنسا لیتے ہیں تو حکمت الٰہی نے کونسا طریقہ بنا رکھا ہے کہ ان معاملات میں شراکت بھی بدستور رہے۔ ان کے اثراتِ بد سے بھی نجات رہے اور معرفت الٰہی کی طرف بھی قدم بڑھتا چلا جائے۔

سنت الٰہی قدیم سے اسی طرح جاری ہے کہ رشد و ہدایت کے لیے انسانوں میں سے ہی ایک انسان کو ہر پہلو سے کامل مکمل کر کے ایک نمونہ کے طور پر مامور فرمایا جاتا ہے جس کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ باقی انسان بھی ہر پہلو میں اس نمونہ کی نقل کرتے جائیں اور اپنی زندگی اور طرزِ بود و باش کو اس کے مطابق بناتے جائیں یہ بہترین اور آسان ترین طریقہ ہے۔ کسی کام کے کرنے کرانے کا۔ کہ انسان ایک نصب العین مقرر کر کے اس کے مطابق سب کام کرتا چلا جائے۔

اب ہمارے لئے بھی یہی ایک در کھلا ہے اگر ہم چاہتے ہیں کہ انسانی زندگی کا اعلیٰ معیار (معرفت الٰہی) حاصل کریں اور یہ ہمارا چاہنا محض اپنی خوشی پر ہی موقوف نہیں بلکہ آیۂ شریف (وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ) کے زیر حکم مکلف بھی کئے گئے ہیں۔ تو ہمیں ایسے بندگانِ خدا کی خدمت میں جانے کی ضرورت ہے جن پر صادقین کا لفظ صادق آتا ہے۔ غالباً اس اطلاق کی وجہ بھی یہی ہے کہ انہوں نے ایک ایسا راہِ صدق و صفا اختیار کر رکھا ہے کہ کوئی دنیا دی مشغلہ ان کی راہ میں حارج نہیں ہو سکتا اور نہ ہی ان کے آئینۂ صدق کو مکدر کر سکتا ہے ہماری اور ان کی زندگی معاملات میں یکساں واقع ہوئی ہے لیکن وہ تو اس کے ذریعے سے خدا کے نزدیک ہو گئے ہیں اور ہم خدا سے دور۔ ایک ہی طرز عمل ان کے لئے اکسیر ہو رہی ہے اور ہمارے لئے زہر قاتل۔ یہ راز تب ہی کھلتا ہے جب ہم ان پاک وجودوں کی خدمت میں جا کر ان کے احوال کا معائنہ بچشم خود کرتے ہیں۔ وہاں ان کے پاک قدموں میں رہ کر معلوم ہوتا ہے کہ ان کے دلوں میں ایک ایسی چیز موجود ہے جو ان کے دلوں کو دنیوی مشاغل میں مشغول نہیں ہونے دیتی۔ مزید برآں انہی مشاغل کو وہ اپنے راہ کا ممد اور معاون سمجھ کر کرتے ہیں۔ بلکہ ان مشاغل کو حکم شرعی سمجھ کر تعمیل کر کے امید ثواب رکھتے ہیں۔ اپنے نفس کو خوش کرنے اور اس کی خواہشات کے زیر اثر ہو کر نہیں کرتے

مثلاً ہم بھی اپنی بیویوں کے پاس جاتے ہیں وہ بھی اپنی بیویوں کے پاس جاتے ہیں ہم تو اپنی نفسانی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے اعتدال سے بھی بڑھ جاتے ہیں اور وہ بقائے نسل انسانیت کی نیت سے اور حقوق زوجہ کے خیال سے سنت نبوی (علیٰ صاحبہ الصلوٰۃ والسلام) جان کر جاتے ہیں۔ صرف نیت کی تبدیلی سے ان کے معاملات ہماری عبادات سے بڑھ کر شمار کئے جاتے ہیں اور ہمارے معاملات خواہشات نفسانی مجسم ہونے کے سبب گناہ گنے جاتے ہیں۔ معاملات تو درکنار ہماری عبادات بھی محض شہرت اور دکھاوے کے ہونے کے باعث ہمیں خدا سے دور لئے جاتے ہیں کیونکہ ہماری نیت میں عبادات سے بھی قرب الٰہی مقصود نہیں ہوتا بلکہ شہرت دکھلاوا اور فخر و کبر مقصود ہوتا ہے۔ لہٰذا اشد ضرورت ہے کہ ظاہر داری کو چھوڑ کر حقیقت کی طرف رجوع کیا جاوے۔ وقت گزرتا چلا جا رہا ہے اور ابھی تک اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پر ہمارا ایمان کامل طور پر نہیں ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم اپنے دنیاوی معاملات کو دینی اور روحانی ضروریات سے مقدم سمجھتے ہیں اور اگر ہم اس شاہراہ کے بزرگوں کے پاس جاتے بھی ہیں تو محض بناوٹ اور ظاہر داری کے لئے۔ نہ اس راہ پر چلنا ضروری اور فرض جان کر۔ ہم نے صادقین کے ساتھ رابطہ (رکھا) پیدا کیا ہے لیکن محض دکھاوے کی خاطر لوگوں میں اچھا بننے اور کہلوانے کی خاطر۔ یہ ظاہر داری مکر و فریب اور ریا کے پردے بہت جلدی اٹھ جانے والے ہیں لیکن افسوس (جب آنکھوں سے یہ پردے اٹھ گئے پھر آنکھیں ہمیشہ کے لئے اس عالم کی طرف سے بند ہو جاویں گی۔ اس وقت ضرورت واقفیت عرفانِ الٰہی حاصل کرنے کی ظاہر ہو گی لیکن کچھ کرنے کا یارا نہیں ہوگا۔ یہی رابطہ شیخ جس کو ہم رسمی طور پر کام میں لاتے ہیں۔ یہی محبتِ شیخ جس کے اظہار میں ہم اپنی بناوٹ سے کام لیتے ہیں کہ ہمارے دل بھی اس سے نا آشنا رہتے ہیں۔ یہی رابطہ اور محبت شیخ معرفت الٰہی کی کنجی ہے۔ آ ذ

ظاہرداریاں اور بناوٹیں چھوڑ کر حقیقتاً اس کی طرف رجوع کریں۔ شیخ کی موجودگی کو دونوں جہان کی نعمتوں سے افضل جان کر اس پر سر دھڑ کی بازی لگا دیں۔ بیعت تو ہم لگے ہی ہو چکے ہیں۔ آؤ آج بیع بھی ہو جائیں اپنے آپ کو میت بدست غسال جان کر اپنی آرزؤں اور مرادوں سے گزر جاویں۔ اور اس عالم میں آکر پھر دنیا پر ایک نظر ڈالیں تو یہی دنیا جنت نظر آنے لگے گی۔ ادھر ہم اپنی اپنی نیت اور ایمان کو ان خیالات سے درست اور مضبوط ہی کر رہے ہوں گے کہ معرفت الٰہی دروازہ کھٹکھٹانے لگے گی۔ مبارک ہیں وہ لوگ اور خوش خبری ہو ان لوگوں کو جو آخری آنکھیں کھلنے سے پہلے اپنی آنکھیں کھول لیں۔ خوابِ غفلت سے بیدار ہو کر اپنے کام میں لگ جائیں اور دونوں عالم سے بے خبر ہو جائیں۔ یا الٰہی اپنی توفیق اور عنایت ہم دور افتادوں کے بھی رفیق حال فرما۔ بحرمت باعث کون و مکان سید انس و جان صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ آمین۔

دعائے خیر کا طالب احقر الناس
اللہ دتہ عفی اللہ عنہ کنجاہی



خلاف شریعت بری رسموں کو مٹانے کے سلسلے میں ایڈیٹر رسالہ انوار صوفیہ نے ماہ جولائی 1930ء کے شمارہ میں آپ کا ایک خط شائع کیا ہے جو یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

کنجاہ میں رحمت وعرفان الٰہی کی بارش

دنیا میں اولاد نرینہ زندگی کا پھل اور ایک اعلیٰ نعمت الٰہی مانی گئی ہے۔ یہ واقعی اللہ تعالیٰ کی داد ہے بعض ایسے ہیں جو باوجود ہر طرح کی کوشش کرنے کے عمر بھر اس نعمت سے محروم رہتے ہیں۔ اور اس کے لیے ترستے ہی مر جاتے ہیں اور بعض وہ ہیں جو چاہتے بھی نہیں لیکن ان کے ہاں بیٹے پر بیٹا پیدا ہوتا چلا جاتا ہے تاہم یہ دنیاوی زندگی کی زینت سمجھی جاتی ہے اس کی عمر کے خاص ایام نہایت دھوم دھام سے منائے جاتے ہیں (مثلاً یوم پیدائش، یوم عقیقہ، یوم نکاح وغیرہ) اگرچہ شریعت اسلامی نے ان ایام کے منانے کا ایک ایسا صاف سادہ اور آسان طریقہ سکھایا ہے کہ جس کو اعلیٰ وادنی اور امیر وغریب بلا تکلف پورا کرسکتا ہے۔ لیکن دنیا کے بندے اس میں کئی رسومات خلاف شریعت استعمال کرتے ہیں اور اسراف کے ایسے مواقع بنا رکھے ہیں کہ ایک بڑے سے بڑا آدمی ان کو ہٹانے اور دور کرنے کی جرأت نہیں کرسکتا۔ بلکہ برادری اور پنچائتیں مل جل کر بھی آج تک اس کو قابو میں نہیں لاسکیں ایسے مواقع پر کہا جاتا ہے کہ بڑی انتظار اور آرزو کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ دن دکھایا ہے ہماری مرادیں پوری ہوئی ہیں پھر شاید زندگی میں خوشی کا موقع آئے یا نہ آئے ہمیں کوئی نہ روکے۔ ہمارا ایک ہی بیٹا

ہے۔ برادری سے بڑھ چڑھ کر کام کریں گے بڑوں بڑوں کو نیچا دکھائیں گے شادی کا موقع ہے کوئی ماتم تو ہے نہیں کہ ڈھولک باجہ نہ ہو ڈرم ڈلا نہ ہو۔ ناچ رنگ نہ ہو وہ کام ہو جو لاجواب ہو کہ برادری میں ناک رہے وغیرہ وغیرہ۔ یہ ایک طویل داستان ہے غرضیکہ مسلمان شریعت کے خلاف ناکرونی امور کے مرتکب ہوتے ہیں۔ خسر الدنیا ولآخرہ کے مصداق بنتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ ہمارے مکرم ومحترم یاران طریقت حاجی نبی بخش صاحب ٹیلر ماسٹر و بابو غلام حسین کنجاہی کو کہ انہوں نے قابل تقلید مثال قائم کر دی ہے اور بتلا دیا ہے کہ اہل اللہ سے تعلق رکھنے والوں اور صوفیوں کے خادموں کے دل میں اس قدر محبت اسلام اور پاس شریعت ہوتا ہے کہ ایسے شادی کے مواقع پر بھی جن میں دوسرے بڑے بڑے سمجھ والے لوگ بھی رسومات قبیحہ اور منہیات شریعہ کے مرتکب ہونے سے بچ نہیں سکتے وہ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے سرمو تجاوز نہیں کرتے۔ دنیا کی طرف سے رہے یا نہ رہے لیکن ان کی طرف سے وہ اپنا ناک کٹوانا نہیں چاہتے۔ چنانچہ ہمارے ہر دو مہربان دوستوں نے جو کہ اعلیٰ حضرت اقدس امام زماں مجدد دوران قبلہ عالم نقشبندی مجددی، قادری دامت برکاتہم و مدظلہم کے نہایت مقبول و مخلص غلاموں میں سے ہیں۔ حال ہی میں اپنے سعادتمند اور خوش نصیب لڑکے محمد حسین کی شادی کی ہے خود اعلیٰ حضرت اقدس مدظلہم بعض خاص مجبوریات کی وجہ سے تشریف نہ لا سکے لیکن حضور پرنور نے کمال مہربانی اور غریب پروری سے اپنے بڑے صاحبزادے صاحب حضرت مولانا مخدومنا عالم اجل فاضل بے بدل

قدوۃ السالکین عمدۃ المحققین حافظ مولوی سید محمد حسین شاہ صاحب قبلہ نقشبندی قادری مہتمم و مدرس مدرسہ نقشبندیہ علی پور سیداں کو برائے شمولیت شادی روانہ فرمایا۔ سیالکوٹ اسٹیشن سے حضور علامہ مولانا مولوی ابو یوسف محمد شریف صاحب قبلہ نقشبندی مجددی کوٹلوی و حضرت مولانا مولوی صوفی خواجہ محمد کرم الٰہی صاحب بی اے ایل ایل بی جنرل سیکرٹری انجمن خدام الصوفیہ ہندو پاکستان حضرت مولانا مولوی صوفی پیر محمد حیات صاحب قبلہ سیالکوٹی اور وزیر آباد اسٹیشن سے ہمارے محترم یار طریقت حاجی مستری محمد شفیع صاحب نظام آباد بمعہ اپنے چند احباب کے آپ کے ہمراہ ہوئے۔ اسٹیشن گجرات سے اترنے پر حضرت مولانا مولوی حافظ سید ولایت شاہ صاحب قبلہ بمعہ اپنے نعت خوانوں کے جو پہلے ہی آپ کے انتظار میں تھے شامل ہو گئے۔ موٹر کار کنجاہ سے ہی بھیجی گئی تھی اس طرح یہ متبرک وجودوں پاک نفسوں کی جماعت موٹر میں بیٹھ کر ۳۰-۵-۱۷ کو یہاں پہنچی۔ یہاں گیارہ بجے سے یاراں طریقت بمعہ دیگر احباب کے مجمع کے شہر سے باہر کچے تالاب پر انتظار میں کھڑے تھے موٹر کار کے پہنچتے ہی نعرہ ہائے تکبیر سے فضا گونج اٹھی پھولوں کے ہار سب کو پیش کیے گئے۔ یہ مبارک قافلہ شیخ کریم بخش صاحب کی منڈی میں اتارا گیا تھوڑے وقفہ کے بعد صوفی محمد دین صاحب نعت خواں ظفر اللہ و حافظ اللہ رکھا صاحب سیالکوٹی بھی تشریف لے آئے۔ نماز مغرب کے بعد برات بڑے ٹھاٹ سے نعرہ ہائے تکبیر کی گونج میں نعت خوانی کی برکات لیے ہوئے میاں حاکم دین صاحب پٹواری کے مکان پر پہنچی حضرت اقدس جناب صاحبزادہ صاحب بلند اقبال مدظلہ العالی نے نکاح پڑھا تناول

طعام وعشاء کی نماز اور تلاوت قرآن کریم ونعت خوانی کے بعد مسجد قاضی کریم بخش صاحب مرحوم میں حضرت مولانا مولوی قاضی محمد عالم صاحب قبلہ قلعہ داری نے نہایت پر تاثیر وعظ فرمایا اور رسومات قبیحہ سے لوگوں کو باز رہنے اور شریعت اسلامی کے مطابق بیاہ شادی کرنے کی ہدایت فرمائی۔ حافظ اللہ رکھا صاحب و صوفی محمد دین صاحب اور گجرات والے نعت خوانوں نے حاضرین کو اپنی اپنی نعتوں سے خوب محفوظ فرمایا رات کے ایک بجے کے قریب دعا پر وعظ ختم کیا گیا۔

دوسرے دن صبح کی چائے اور کھانا بھی لڑکی والوں کی طرف سے تھا۔ اس لیے رات کو ہی صبح آٹھ بجے کا وقت دے کر مجلس کا انعقاد دارا لکے زیاں میں کیا گیا چنانچہ دوسرے دن وقت مقررہ پر تلاوت قرآن کریم ونعت خوانی کے بعد حضرت مولانا مولوی خواجہ محمد کرم الٰہی صاحب بی اے ایل ایل بی نے اپنے مخصوص انداز میں صوفیانہ وعظ فرمایا اور تزکیہ نفس معرفت الٰہی اور ضرورت شیخ پر مفصل بحث فرماتے ہوئے لوگوں کو محفوظ فرمایا اس کے بعد حضرت مولانا مولوی ابو یوسف محمد شریف صاحب کوٹلوی نے اپنا نہایت پر اثر و عالمانہ وعظ فرمایا اور شریعت اسلامیہ کے محاسن و فضائل اور حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مرحومہ پر شفقت اور برکاتِ تقلید کو خوب واضح اور روشن دلائل سے حاضرین کے ذہن نشین فرمایا لوگ بہت محفوظ ہوئے اور آپ کے تبحر علمی کے مداح پائے گئے۔ وعظ سے پہلے و بعد اور درمیان میں حافظ اللہ رکھا صاحب و صوفی محمد دین صاحب نے اپنی نعتیں سنا کر لوگوں کو اپنا گرویدہ بنایا، ۱۲ بجے دوپہر

کے قریب جلسہ برخاست ہوا اور رات کو بعد از نماز عشاء کے وعظ کا اعلان کیا گیا۔ سیالکوٹ سے آمدہ حضرات واپس جانے کے لیے اصرار فرما رہے تھے۔ حضرت اقدس جناب صاجزادہ صاحب مدظلہ العالی بھی بوجہ عدیم الفرصت ہونے کے واپس تشریف لے جانا چاہتے تھے۔ اس لیے حاجی صاحب و بابو صاحب نے ولیمہ کی دعوت کا رات کو ہی انتظام فرما دیا تاکہ صبح کی گاڑی پر ٹھنڈے ٹھنڈے ہی معزز مہمان روانہ ہو سکیں بعد از تناول طعام و ادائے نماز عشاء بازار کے قریب ایک میدان میں وعظ کا انتظام کیا گیا شہر اور گرد و نواح کے لوگ کافی تعداد میں جمع ہو گئے تھے۔ تلاوت قرآن کریم و نعت خوانی کے بعد نعرہ ہائے تکبیر کی گونج میں حضرت اقدس جناب صاجزادہ صاحب قبلہ مدظلہ العالیٰ نے آیت کریمہ لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِی الخ تلاوت فرما کر آداب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس متانت اور سنجیدگی اور وضاحت اور پر زور دلائل سے بیان فرمائے کہ لوگ عش عش کر اٹھے اب سننے والے آپ کی لیاقت علمی اور شرافت بیانی کی تعریف کر رہے ہیں آپ کے بعد پھر نعت خوانی ہوئی اور پھر حضرت مولانا مولوی حافظ پیر ولایت شاہ صاحب قبلہ گجراتی نے دو بجے رات ایسا اعلیٰ اور پر تاثیر وعظ فرمایا کہ تین بجے رات تک بھی لوگ مجمع سے اٹھ کر نہ گئے لوگ نہایت مسرور ہوئے۔ آپ کے بعد پھر نعت خوانی ہوئی بعد ازیں حضرت اقدس جناب صاجزادہ صاحب قبلہ مدظلہ العالی نے دعا فرما کر اس تقریب سعید کو ختم فرمایا۔

۱۹ مئی ۱۹۳۰ء کی صبح کو حضرت اقدس بمعہ دیگر حضرات مولوی صاحبان

کے بعد از چائے نوشی موٹر میں بیٹھ کر نعرہ ہائے تکبیر کی گونج میں اسٹیشن گجرات کو روانہ ہو گئے حضرت مولانا مولوی امام دین صاحب قبلہ نقشبندی مجددی رائے پوری ایڈیٹر رسالہ انوار الصوفیہ سیالکوٹ بھی خاص طور پر مدعو تھے لیکن آپ ہمشیرہ صاحبہ کی شادی اس تاریخ کو ہونے کے سبب تشریف نہ لا سکے۔

مذکورہ بالا حضرات نے جو مہربانی فرما کر قدم رنجا فرمایا اور اپنے پاک وجودوں سے لوگوں کو برکات حاصل کرنے اور مستفیض ہونے کا موقع دیا ان کا شکریہ کس زبان سے ادا ہو سکے ان کے علاوہ یاران طریقت میں سے حاجی مستری محمد شفیع صاحب بھی خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے گیس کے لمپ نظام آباد سے لا کر روشنی کا انتظام اعلیٰ پیمانے پر متواتر دو رات تکالیف اٹھائیں نیز یہ بھی ناشکری ہو گی اگر یاران طریقت شیخ عبدالحمید صاحب شیخ عبدالغنی صاحب برادران و قاضی محمد خورشید علی صاب کا دلی شکریہ ادا نہ کیا جائے اس لیے کہ وعظ گاہ کے فرش فروش کا انتظام ان کے سپرد تھا۔ جس کو وہ اپنے ہاتھوں سے سرانجام دیتے رہے۔

مولا تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ جو نیک اور قابل تقلید مثال حاجی صاحب و بابو صاحب نے قائم فرما دی ہے۔ دوسرے مسلمانوں کو بھی اللہ تعالیٰ ایسا کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین! کیونکہ حقیقت میں اتباع شریعت ہی دینی و دنیوی بہتری کی ضمانت ہو سکتی ہے اور مسلمان شریعت کے تابعدار رہ کر ہی اپنا کھویا ہوا وقار حاصل کر سکتے ہیں۔ سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی.

مکتوب نمبر اہلِ خانہ کے نام

مندرجہ ذیل خطوط اعلحضرت سرکار کنجاہی طالب الہیؒ نے نیو سنٹرل جیل ملتان سے اپنے اہل خانہ کو ارسال فرمائے جبکہ تحریک آزادی کشمیر ۱۹۳۱ء میں سرگرم حصہ لینے کی پاداش میں حکومت برطانیہ نے آپ کو جیل خانہ میں ڈال دیا تھا۔

میرے پیارو۔ جگر کے پارو (ٹکڑو) کنیز فاطمہ۔ نور فاطمہ۔ عزیزہ فاطمہ اللہ تعالیٰ تم کو خوش وخرم وسلامت رکھے۔
اور تمام آفات وبلیات سے بچائے بطفیل حبیبہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ آمین۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ میں بخیریت پہنچ گیا ہوں۔ کسی قسم کا کوئی فکر اندیشہ نہ کریں۔ سب طرح خیریت ہے۔ اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ رکھو۔ وہی سب کا کارساز ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ہر حقیر عمل کو قبول فرمالے آمین۔ تم لوگ بھی حوصلہ سے اور صبر سے برداشت کرو۔ میں تمہاری تکلیفوں کو جانتا ہوں۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل ہو جائے تو پھر یہ تکلیفیں سب راحتوں میں بدل جائیں گی۔ ذکر۔ فکر۔ مراقبہ۔ تہجد اور پابندیٔ شریعت میں خوب کوشش رکھو۔ انشاء اللہ العزیز سب کام آسان ہو جاویں گے۔ چچا صاحب قبلہ کو السلام علیکم۔ محلہ میں سب حال پوچھنے والوں اور خورد کلاں سب کو سلام مسنون قبول ہو۔
سیف الملوک کو السلام علیکم۔

والسلام

۳۲-۳-۱۲

مکتوب نمبر

میری پیاری بیٹیو! کنیز فاطمہ۔ نور فاطمہ۔ عزیزہ فاطمہ اللہ تعالیٰ تم سب کو حفظ و امان میں رکھے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ میری پیاری بچیو۔ تم کو خوب معلوم ہے کہ دنیا کی چیزوں میں سے مجھے تم سے بڑھ کر کوئی چیز پیاری نہیں۔ لیکن یاد رکھو کہ مسلمان وہ ہے کہ جب دین کا معاملہ پیش ہو جاوے۔ تو اپنی جان۔ مال اور اولاد کو دین پر قربان کر دے۔ اللہ تعالیٰ دین اور دنیا مقابل کر کے مسلمان کی آزمائش کرتا ہے۔ خوش نصیب ہے وہ مسلمان مرد ہو یا عورت کہ جس کو اللہ تعالیٰ اس آزمائش وامتحان میں پاس ہونے کی توفیق بخشے کوئی ایسا کام نہ کرو۔ کوئی ایسی بات منہ سے نہ نکالو کہ جس سے بے صبری ظاہر ہو۔ صبر اور شکر سے اللہ تعالیٰ کی یاد میں وقت کاٹو گی تو اللہ کے ہاں بے شک بڑے درجے ملیں گے۔ یہاں دنیا کا آرام اور خوشی چند روزہ ہے۔ اس کا بہت خیال نہ کرو۔ بلکہ عاقبت کی فکر کرنا چاہیئے جہاں ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی مرضی پر لگائے اور اپنی تابعداری کی توفیق بخشے آمین۔ شیخ کریم بخش کے خط میں تم کو بھی لکھ دیا تھا۔ تم کو انہوں نے خط دکھایا ہو گا۔ امید ہے کہ یہ خط بھی تم کو عید سے ایک دو دن پہلے مل جائے گا۔ پوری طرح سے پہلے کی طرح ہی عید مناؤ۔ قربانی ضرور کرو۔ کسی کے ساتھ حصّہ ڈال لینا۔ بلکہ عید کے دن خاص طور پر دعا کرنا کہ تم نے خدمتِ دین و قوم میں جو قربانی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے قبول فرمائے۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا آمین۔ چاچا صاحب قبلہ کو السلام علیکم قبول ہو۔ خط ان کو بھی پڑھنے کے لیے دے دیا کرو۔ محلے کی مائیوں کو بھی بے شک سنا دیا کرو۔ محلہ میں تمام خورد و کلاں مرد و زنان کو نام بنام السلام علیکم کہہ دیا کرو۔ سیف الملوک اور اس کے تمام اہلِ قبیلہ کو اس کی وساطت سے

السلام علیکم ۔ منظر کو دیدہ بوسی و دعائے عمر درازی ۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو تمام آفات و بلیات سے بچائے اور اپنی محبت میں قائم رکھے ۔ آمین ۔

مکتوب نمبر

میرے پیارے بچو کنیز فاطمہ ، نور فاطمہ ، عزیزہ فاطمہ اللہ تعالےٰ تمہیں ظاہری باطنی آفات سے بچاتے ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ ایک لفافہ تمہارا کارڈ پہنچنے سے پہلے حوالدار فیروز خان (حضرت بابا جی فیروز خاں صاحب فیروز آبادی گجراتی خلیفہ مجاز اول اعلیٰحضرت سرکار کنجاہی طالب الہٰیؒ) کے نام ارسال کیا تھا ۔ صبح لفافہ ڈالا اور پچھلے پہر تمہارا لفافہ ملا ۔ اس میں تمہارے نام بھی خط تھا ۔ امید ہے کہ فیروز خاں نے پہنچا دیا ہوگا ۔ اس میں شیخ کریم اور عبدالحمید کی طرف بھی رقعے تھے لیکن نہ فیروز خاں کی طرف سے جواب آیا ہے نہ شیخ کریم یا عبدالحمید کی طرف سے ۔ اس لیے آج یہ لفافہ تمہارے نام بھیجا جاتا ہے ۔ تاکہ تم جواب دو کہ وہ پہلا لفافہ بھی تم کو ملا ہے کہ نہیں ۔ اس میں بھی لکھا تھا کہ انشاء اللہ تعالیٰ اب جلدی پیارے بچوں کے چہرے دیکھنے نصیب ہوں گے ۔ اگر اس مہینہ میں کوئی صورت پیدا نہ ہوئی تو اگلے مہینے یعنی جولائی میں تو قید کے دن ہی ختم ہو جائیں گے ۔ اگر کچھ اور دن رعایت کے نہ بھی ملے تو بھی بیس اکیس جولائی تک انشاء اللہ تعالیٰ رہائی ہو جائے گی ۔ گویا یہ خط تمہارے پاس پہنچنے تک فقط بیس بائیس دن رہ جائیں گے باوجود دن کی گرمی کے رات عام طور پر ٹھنڈی ہوتی ہے ۔ ہوا چلتی رہتی ہے ۔ مجھے تو کنجاہ کی گرمی سے زیادہ گرمی یہاں معلوم نہیں ہوتی ۔ جیل خانہ شہر سے باہر جنگل میں ہونے کی وجہ سے گرمی زیادہ معلوم نہیں ہوتی ۔ یہاں سے آخری لفافہ انشاء اللہ تعالیٰ دس بارہ جولائی کو لکھوں گا ۔ اگر کسی چیز کی

ملتان سے ضرورت ہو تو لکھ بھیجو اگر رہائی کے دن وقت مل سکا تو شہر سے لیتا آؤں گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔ ورنہ خیر۔ پچھلے خط میں کنیز فاطمہ نے درد بھرا مضمون لکھا تھا۔ میرا اور تمہارا سب کا والی خدا ہے۔ ہمارا سب کا اسی پر توکّل ہے اور اسی پر بھروسہ ہے۔

جب تک زندگی ہے جو کچھ نصیبوں میں ہے ملتا رہے گا۔ ہمیں فقط اسی کے دروازے پر گرے رہنا چاہیئے۔ اور سوائے اس کے در کے کسی در سے امید نہ رکھنی چاہیئے۔ ذکر، فکر، مراقبہ، تہجد اور شریعت کی تابعداری میں پوری کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔ جو جو کسی کا حق ہم پر ہے اس کو اچھی طرح سے ادا کرنا چاہیئے اور بس۔ گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ گھبرانے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ صبر اگرچہ کڑوا ہے لیکن اس کا پھل میٹھا ہے۔ صبر کرنے اور اللہ تعالیٰ کی مرضی پر راضی رہنے سے تمام رنج و تکلیف خوشی میں بدل جاتی ہے۔ چچا صاحب قبلہ کو السلام علیکم۔ محلہ میں سب خورد و کلاں کو سلام و دُعا۔ سیف الملوک اور اس کی معرفت اس کے سب قبیلے والوں کو سلام مسنون۔ بچوں کو پیار۔ منتظر کو دیدہ۔



ارتحال

عزیزم شیخ محمد نصیب صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ

تکلیف کے سال کی دشمنِ جان بیماری کے رنج وتعب اٹھا کر فقیر کی رفیقہ حیات ابھی ابھی تین بجے سہ پہر بقضائے الٰہی جنت الفردوس کو چل بسی۔ اِنَّـا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط سخت سردیاں پڑ رہی ہیں۔ بال بچوں کو تکلیف دینے کی ضرورت نہیں۔ دعائے مغفرت سے یاد کریں، سب کو سلام مضمونِ واحد۔

راقم فقیر حقیر اللہ دتا عفا اللہ تعالیٰ عنہٗ

از کنجاہ

مکتوب نمبر

بنام شیخ محمد نصیب صاحبؒ ملتان جو بعد میں آفس سپرنٹنڈنٹ ٹرہوئے۔

تبلیغ اسلام اور پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

فقیر نے تو آپ کے تبدیل ہو جانے کے وقت سے ہی آفس سپرنٹنڈنٹ ہونے کے لئے اللہ تعالےٰ کی بارگاہِ معلیٰ میں عرض کرنا شروع کر دیا ہے۔ مولا کریم جلدی آپ کو اس عہدہ پر ترقی دے۔ تاکہ تبلیغ کا کام جو آپ کے ذمہ لگایا گیا ہے اس کو آپ باحسن وجوہ ادا کر سکیں۔ آمین۔ تہجد پڑھنا کوئی جرم نہیں کہ تخلیہ ہے تو پڑھیں اور تخلیہ نہ ہو تو نہ پڑھیں یہ خیال تو تبلیغی مشن کے خلاف ہے۔ آپ کا تعلق اللہ جل وعلا سے کرایا گیا ہے اس کی رضا ومنشا کے ماتحت آپ نے ہر کام کرنا ہے۔ آپ تنہا ہوں یا مجلس میں۔ وظائف بندگی کی پابندی نہایت اہم اور ضروری ہے اور ان کی بوجوہ احسن اور مکمل طور پر ادائیگی ہی میں تبلیغ اسلام کا راز مضمر ہے۔ فافہم فتدبر۔ رشان کے ساتھ نماز پڑھنے کا واقعہ پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔ کیا عجب کہ آپ تبلیغی جماعت بنانے میں وہاں بہت جلد کامیاب ہو جاویں۔ اللّھم ربنا آمین۔ آپ کی پہلی تقریر یہ ہونی چاہیئے تھی یا ہونی چاہیئے۔

"خدا کا شکر ہے کہ اب ہم سب یہاں مسلمان جمع ہیں۔ ایک وقت تھا کہ ہندو ہمیں
دفاتر میں کامیاب نہیں ہونے دیتے تھے اللہ تعالیٰ نے کفار و کافروں کی نجاست (اِنَّمَا
الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ) سے ہمارے ملک کو پاک کر کے پاکستان بنا دیا ہے اب ہم سب
مسلمان ہیں اور پاکستان ہے۔ ہم سب کا فرض ہے کہ قوم و ملت اور ملک کی تہ دل سے
خدمت کریں اور ہر طرح سے غیر ممالک سے اسے بہتر بنا کر دنیا پر اپنا رعب و داب
قائم کریں اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ ہم اپنی گذشتہ کوتاہیوں و لغزشوں
اور اپنے سابقہ غیر اسلامی رویہ و فیشن سے سچے دل سے تائب ہو جائیں توبہ نصوحی
کرنے کے بعد آئندہ اسوہ حسنہ رسول اللہ صلی اللہ فیشن رسولی صورتاً
اور سیرتاً کو اختیار کر کے فَاتَّبِعُوْنِیْ کے ماتحت اپنے آپ کو پاک بنا ر ۔ وَاللّٰہُ
یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ و اللہ تعالیٰ پاک لوگوں کو دوست رکھتا ہے اکیلا نام پاک
پاکستان کے قیام و استحکام و خوشحالی کا باعث نہیں جب تک ہم سچے مسلمان اور
صحیح و پکے مومن و پاک نہیں بنتے۔ پاکستان کا قیام ہمیشہ خدشہ میں رہے گا پاکستان
کو بفضلہ تعالیٰ کسی بیرونی ملک سے کوئی خطرہ و اندیشہ نہیں اور نہ کوئی بڑی سے بڑی
طاقت مسلمانوں پر غالب آسکتی ہے، بشرطیکہ ہم ظاہر و باطن میں صحابہ کرام
رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا نمونہ بن جائیں ہمارا ہر کام ہر ادا ہر نقل و حرکت
سے اسلامی انوار و برکات درخشاں و نمایاں ہوں۔ آمین۔ پاکستان کو اگر کوئی خدشہ
یا خطرہ ہو سکتا ہے تو وہ مسلمانوں کے ہی غیر اسلامی رویے و حرکات و سکنات سے ہو سکتا ہے اسلئے آؤ ہم سب
سچے دل سے ایماندارانہ سابقہ گناہوں سے توبہ کر کے مسلمان بن جائیں اسطرح سب ایک اور نیک ہو کر اعلیٰ و ادنیٰ افسر و ماتحت
سب مل کر ملک و قوم اور دین کی خدمت میں لگ جائیں اور پھر سے ایک دفعہ اہل
جہان کو اسلام کی اخلاقی و روحانی تلوار سے تسخیر کریں۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا آمین۔ اگر آپ
نے اس خدائی پروگرام کو اپنا نصب العین بنایا اور اپنی عادات کے موافق دیانتداری

ایمانداری سے کام کیا۔ نفسانی جذبات میں نہ بہہ گئے۔ تو انشاءاللہ تعالےٰ کیا افسر
کیا ماتحت سب آپ کے ساتھ ہوں گے اور آپ کی عزت کرنے پر مجبور ہوں گے ۔

تو ہم گردن از حکم داور مپیچ ۔۔۔ کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ

رب راضی تے سب راضی۔ رب مہربان تے سب مہربان۔ آپ جو کام بھی کریں اپنے مولا تعالےٰ کی خوشنودی اور رضامندی کے لیے کریں۔ غلط لوگ خود بخود بفضلہٖ تعالےٰ درست ہو جائیں گے۔ یا میدان خالی کر جائیں گے۔ فقیر انشاءاللہ تعالےٰ دعا سے غافل نہیں۔ اور اگر خیال و توجہ سے کام لیں گے تو انشاءاللہ تعالےٰ اپنے ساتھ ہی پائیں گے۔ فقیر کو قوی امید ہے کہ آپ کے ذریعہ ملتان میں راولپنڈی سے بڑھ کر سلسلہ کی اشاعت ہوگی جس کو فقیر حقیقی اشاعت اسلام سمجھتا ہے، اور آپ اَلدَّالُّ علی الخَیرِ کَفَاعِلِہٖ (حدیث) کے مصداق بنیں گے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اپنی رضامندی پر چلنے اور دین اسلام پر مستقیم الحال بننے اور اس کی تبلیغ کی توفیق ارزانی فرمائے۔ آمین ثم آمین یا رب الکریم ۔

مکتوب نمبرہ

بنام محمد سلطان صاحب وزیر آباد

دنیا و دین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگر دنیا میں یہ حال نہ ہوں تو پھر یہ دنیا ہی نہیں جب کوئی رکاوٹ ہی نہ ہو تو خدا کا پانا کیا مشکل بات رہ جائے اس دنیا پر نفس عاشق ہے اس کی طرف کھینچتا رہتا ہے مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

ہم خدا خواہی و ہم دنیائے دوں   ایں خیال است و محال است و جنوں

فرماتے ہیں یہ دیوانگی اور جنون ہے کہ ایک دل میں دو کی محبت سما جائے دنیا و آخرت دو سوکنیں ہیں دو ضدیں ہیں، ایک کو خوش کریں تو دوسری ناراض۔ ایسا ہی حدیث شریف میں آیا ہے مولانا فرماتے ہیں خدا طلبی اور دنیا طلبی ایک ہی وقت میں ناممکن (محال) ہے نفس کو دنیا سے باز رکھ کر خدا کی طرف لگانا ہی جہاد بالنفس ہے جس کو حدیث شریف میں جہاد اکبر فرمایا گیا ہے خوف خدا اور توکل علی اللہ کے ساتھ جو کچھ کہ معاملہ کرتے رہیں حتیٰ کہ داخل سلسلہ ہونے کا وقت آجائے اور طریقت کا مکمل کورس آپ کے سامنے ہو۔ دنیاوی امور کے کورس اپنے آپنے موقعہ پر ہوتے رہیں گے اور جو خدا کو منظور ہو گا وہی ہو گا اور جو کچھ کہ ہو گا اس میں بھلائی ہے بھلائی اور بہتری ہی بہتری ہو گی اس لئے کہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ الخیر فی ما صنع اللہ (بہتری اس میں ہوتی ہے جو اللہ کرتا ہے) ماں کی محبت سے بھی بڑھ کر کئی گنا اللہ اپنے بندے سے محبت کرتا ہے (او کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) ایسے رحیم و کریم خالق و مالک چاہنے والے سے سوا بھلائی اور کچھ توقع ہو ہی نہیں سکتی۔ فعل الحکیم لا یخلوا عن

الحکمت حکیم مطلق کا فعل خالی از حکمت نہیں ہوتا۔ ہم جان نہیں سکتے اور اپنی نادانی اور ناواقفی کے سبب خواہ مخواہ پریشاں ہوتے ہیں۔ ورنہ ادھر سے ہماری بھلائی کے لئے ہی ہر کام کیا جاتا ہے۔ مولا کریم رحم فرمائے اور آزمائشوں سے بچائے۔ اپنی پناہ میں رکھے اور اپنا ہی بنالے۔ آمین۔ الحمد للہ کہ آپ نے مطلب کو پالیا۔ فقیر جس راہ پر چل رہا ہے چاہتا ہے کہ فقیر کے دوست واحباب بھی فقیر کے ہمراہ اس راہ پر گامزن ہوں اس لئے بعض باتیں مناسب جان کر عرض کی جاتی ہیں تاکہ محبت و رجوع الی اللہ کا شوق زیادہ سے زیادہ ہوتا جائے جس سے راہ حق جلدی اور آسانی سے طے ہوسکے یہ دنیا سب کچھ ہے لیکن اللہ تعالےٰ کی رضا و لقا کے سامنے کچھ بھی نہیں اس لئے اعلیٰ کو چھوڑ کر ادنیٰ کی طرف آنا کوئی عاقل پسند نہیں کرے گا۔ اور نہ ہی اعلیٰ پر ادنیٰ کو اختیار کرنا چاہیئے کیونکہ یہ تو ترقی معکوس ہے اور مقامِ غفلت ہلاکت۔ مولا کریم ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

مکتوب نمبر ۶ ــــــــ بنام شیخ معزالدین صاحب۔ لاہور

محبت صالحین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

الحمد للہ۔ اکہ آپ بمعہ اہل وعیال بخریت ہیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کو سلامتی ایمان جان۔ عزت وآبرو سے بمعہ اہل وعیال خوش وخرم رکھے اپنی اور اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اپنے نیک بندوں کی محبت عطا فرمائے۔ وہ محبت جو عین ایمان ہے آمین! خیال تھا اور اسی غرض کے لئے لاہور کارڈ اطلاعاً لکھا گیا تھا کہ شاید آپ بھی اکال گڑھ بدھ چھٹیوں میں پہنچ جاویں گے لیکن یہ آرزو پوری نہ ہوئی اکثر ایسا بھی ہو ہی جاتا ہے یہ خاں صاحب سلمہٗ ربہٗ (جناب بابا حاجی ملک فیروز خاں صاحب) کی محبت کا ہی کھیل ہے ورنہ یہ فقیر حقیر کہاں

اور آپ لوگ کہاں! اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔ اعلیٰ حضرت امیر ملت حضرت شاہ صاحب قبلہ محدث علی پوری مدظلہ العالی کی عادت مبارک ہے کہ بغیر کسی کے بلائے کسی کے ہاں تشریف نہیں لے جاتے اِسی پر ہی یہ فقیر حقیر کہترین خلائق بھی کاربند ہے باوجودیکہ اشتیاق ملاقات رکھتا ہے لیکن ؎

اگر راہ جانب معشوق نہ باشد کسے
کوشش عاشق بےچارہ بجائے نرسد

نیز خاں صاحب کا جانا فقیر کا ہی جانا ہے مقصود تو اسباق و وظائف کی یاد دہانی ہے سو وہ انشاء اللہ العزیز ہوتی ہی رہتی ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ لوگوں کو دونوں جہاں میں کامیاب کرے۔ آمین

مکتوب نمبر ۷ — بنام ملک عبدالعزیز صاحب لاہور

آداب نماز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اللہ تعالےٰ آپ کو مع اہل و عیال کے سلامتی ایمان و جان سے خوش و خرم رکھے اور ظاہری و باطنی نعمتوں سے سرفراز فرمائے۔ آمین ؎

رب کے کرم سے سب کی سلامت ہے زندگی
اس کا کرم نہیں تو قیامت ہے زندگی

ٹوپی خواہ کسی قسم کی ہو۔ مشرکوں اور کافروں کی بشرطیکہ نہ ہو اس سے نماز ہو جاتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ٹوپی سے نماز پڑھنا ثابت ہے البتہ حضورؐ نے ٹوپی سے یا خالی (بغیر ٹوپی) پگڑی سے کبھی امامت نہیں کرائی۔ ہمیشہ عمامہ سے جماعت کی امامت فرماتے تھے اس لئے اگر کوئی امام صرف ٹوپی سے امامت کرائے تو حضورؐ کے اسوۂ حسنہ کے خلاف

ہو گی جو آداب امام سے باہر ہے۔ مقتدی کی نماز ٹوپی یا خالی پگڑی سے جائز ہے بشرطیکہ سر کی چوٹی برہنہ نہ رہے۔ ڈھکی ہوئی ہو ورنہ مکروہ ہو گی۔

۲۔ نماز میں عمل قلیل بھی بغیر عذر مکروہ ہے (فتاوی عالمگیری)

نماز پڑھنے والے کو اپنے کپڑے یا داڑھی یا بدن سے کھیلنا یا سجدہ جاتے وقت اپنے سامنے یا پیچھے سے کپڑا اٹھانا مکروہ ہے۔ کرتہ اتارنا، پاجامہ کھولنا، ٹوپی اوڑھنا اور اتارنا اور لگام اتارنا۔ یہ عمل قلیل میں شمار ہیں اگرچہ دونوں ہاتھ سے کئے جائیں۔

۳۔ دائیں پاؤں کے انگوٹھے کے متعلق کوئی مسئلہ مفسدات نماز میں نہ مکروہات نماز میں نظر سے نہیں گزرا۔

۴ نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور بعد نماز عصر غروب تک اور بعد نماز عشاء دنیا کی باتیں نہ کرنا احادیث سے ثابت اور اپنے مشائخ کا ان پر عمل ثابت ہے۔

۵۔ حقہ پینے والے کا جوٹھا پانی ہمارے لئے منع کیا گیا ہے نہ کہ اس کے پیچھے نماز پڑھنا بعض لوگ عادتاً ہی پیتے ہیں ہمارے لئے تمباکو پینا طریقت میں حرام ہے نہ کہ باقی دنیا کے لئے۔

مکتوب نمبر ۸ بنام مرزا محمد یوسف صاحب لاہور

اولیائے عظام کے تبلیغ اسلام کا طریقہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

دیدہ ور عالم جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ اقدس پر نظر رکھتے تھے۔ تو دیکھتے ہی پکار اٹھتے تھے کہ یہ منہ جھوٹ بولنے والا نہیں ہے۔ آپ کی نبوت زاد ہا اللہ شرفاً وتعظیماً کی تصدیق کر کے داخل اسلام ہو جاتے تھے اور چند دنوں میں ہی اسوۂ حسنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صورتاً وسیرتاً) اختیار کر کے صبغۃ اللہ کے رنگ میں رنگے جاتے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً پ ۱ ع ۱۶ اور اللہ سے بہتر کس کا رنگ؟ جس طرح رنگ کپڑے کے ظاہر و باطن میں نفوذ و سرایت کرتا ہے اسی طرح دین الٰہی یعنی اسلام کے اعتقادات حقہ ان کے رگ و پے میں سما جاتے ہیں۔ ظاہر و باطن، قلب و قالب صبغۃ اللہ میں رنگے جاتے ہیں۔ قرآن کریم میں ہے اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پ ۱۸ ع ۱۱ اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ (الحدیث) سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرا نور پیدا فرمایا اسی نورانی رنگ نے صبغۃ اللہ کا نام پایا یہی وجہ ہے کہ حق سبحانہٗ و تعالیٰ نے طالبانِ مولا (اپنی طرف آنے والوں، قرب الٰہی چاہنے والوں اور نجات پانے کے خواہشمندوں) کو اسوۂ حسنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکلف فرمایا کہ جو کوئی اپنا ظاہر و باطن اس محمدی رنگ سے رنگین بنائے گا وہی اللہ تعالیٰ کے ہاں منظور و مقبول ہوگا چنانچہ فرمایا قرآن مجید میں۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ پ ۲۱ ع ۱۹ جو اللہ اور پچھلے دن (قیامت) کی امید رکھتا ہو۔ اس کے لئے تمہیں ہے صبغۃ اللہ میں رنگے جانے کے لئے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صورت و سیرت میں نمونہ بننا اللہ کے نزدیک بہترین و محبوب ترین خوبصورت نمونہ ہے جس طرح آفتاب کے نور سے ماہ و انجم (چاند و تارے) منور ہیں اسی طرح آفتابِ رسالت (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے نور سے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حسب استعداد نور حاصل کر کے منور ہوئے یہی وہ نور (صبغۃ اللہ) ہے جس کا ذکر قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ پ ۶ ع ۷ میں بے شک آیا تمہاری طرف اللہ کی طرف سے نور اور اَنَا مِنْ نُّوْرِ اللّٰهِ (الحدیث) (میں اللہ کے نور سے ہوں) یعنی اللہ کا نور ہوں آیا ہے۔ الٰہی ہمیں بھی اس نور کے صدقہ اس نور سے منور (ظاہر و باطن) فرمائے آمین۔ چنانچہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَصْحَابِیْ كَالنُّجُوْمِ بِاَیِّهِمُ اقْتَدَیْتُمْ اهْتَدَیْتُمْ (الحدیث) میرے سب

صحابہ ستاروں کی مانند (میرے نور سے منور) ہیں۔ جس کی تم اقتداء کرو گے ہدایت یعنی راہ پالو گے۔ اس ارشاد پاک کا اثر تھا کہ صحابہ کرام جس طرف نکل جاتے تھے۔ ان کو دیکھنے والے اور ان سے راہ رابطہ رکھنے والے وہی نورِ اسلام و صبغۃ اللہ ان کے اندر اور باہر سے چمکتا پاتے۔ اور خود بھی داخلِ اسلام ہو کر اس رنگ میں رنگے جاتے۔ مثل مشہور ہے کہ خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے۔ یہی سبب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عام و خاص مومنین کو اپنے مخلص سچے بندوں کی معیت میں رہنے کا حکم فرمایا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ پ ۱۱ ع ۴ اے ایمان والو اللہ سے ڈرتے رہا کرو۔ اور صادقین (صادق الایمان و مخلص حضرات) کی صحبت و معیت میں رہا کرو۔ حق یہ ہے کہ تبلیغ اسلام کا بہترین اور نافع ترین طریقہ یہی ہے جو صوفیائے کرام اور اولیائے عظام نے اختیار کر رکھا ہے کہ خود کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا صورتاً و سیرتاً نمونہ بنا کر صحابہ کرامؓ کی طرح عملی نمونہ پیش کیا جائے۔ ایسے پاک اور مقدس نفوس کے ماحول میں جو بھی رہے گا انشاء اللہ العزیز ان کے رنگ میں رنگا جائے گا امید ہے زمانہ اپنی بے راہ روی سے تنگ آ کر مجبوراً صراطِ مستقیم کی طرف دوڑے گا اور اس صراط مستقیم کے پانے کے لیے انہیں طوعاً و کرہاً صوفیائے کرام و مشائخ عظام کثرہم اللہ تعالےٰ کے قدم لینے پڑیں گے۔

اخبار نوائے وقت ۳۱ مارچ ۱۹۵۳ء صفحہ ۵ پر ڈاکٹر بشیر احمد صاحب وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی کا خطبہ شائع ہوا ہے۔ جس میں آپ نے کہا ہے کہ دانش اور اخلاق کا حصول نہ کلاس روم میں لیکچروں سے حاصل ہوتا ہے، نہ درسی کتابوں سے اور نہ رسمی تدریس سے یہ اوصاف نوجوانوں میں اسی صورت میں پیدا ہوتے ہیں جب کہ ان کا واسطہ ایسے لوگوں سے ہو جو خود ان اوصاف کے مالک ہوں۔ ہمارے تعلیمی اداروں میں ان امور کا فقدان بہت نمایاں ہے۔ کیا ڈاکٹر صاحب آج وہی بات نہیں کہہ رہے جو ہمارے بزرگ ہمیشہ سے

کہتے رہتے ہیں ۔ ؎

نہ کتابوں سے نہ درسوں سے نہ زر سے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

مولا کریم ہمیں اس مبلغِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح مونہ کی توفیق بخشے تاکہ ہم بھی صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پہ چل کر اسلام کے کچھ کام آ سکیں ۔ آمین ثم آمین ۔

مکتوب نمبر ۹

بنام محمد رشید صاحب ڈی ۔ ایم ۔ ای پاکستان ریلوے راولپنڈی ۔

استقامت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

فقیر عزیزم شیخ محمد نصیب کے ہمراہ عثمان جانے کو تیار تھا اس لئے کنجاہ سے جواب نہ دیا جا سکا ۔ آج ملتان سے لکھا جا رہا ہے ۔ الحمدللہ کہ "نہ" کے بعد ہاں ہوئی اور یہ بسا ممکن ہے اور امید بھی ہے کہ آپ نے "نہ" اور ہاں کے اسباب و وجوہات پر بھی غور فرما لیا ہوگا ۔ پچھلے خط میں ایک شعر لکھا تھا اختصار کی خاطر اسی کو دوبارہ لکھا جاتا ہے ؎

دونو جہاں کی نعمتیں مولا کے پاس ہیں   لیتے ہیں وہ ہی جو کہ غلامانِ خاص ہیں

کفار اور بد عقیدہ (فی قلوبہم مرض) ان کے دل بیمار ہیں لوگوں کو بھی یہاں دنیا میں) سب کچھ ملتا ہے لیکن چونکہ آخرت میں ان کے لیے کچھ حصہ نہیں اس لئے ان کے لئے یہاں کی نعمتیں رحمت نہیں بلکہ زحمت ہیں جو ان کو حق سبحانہ' و تعالےٰ کے نزدیک جانے نہیں دیتی ہیں ۔ بلکہ ادھر سے دھیان ہٹا کر غافل رکھ کر جہنم کا ایندھن بناتی ہیں لیکن مومن و مسلمان اگر کفار کی راہ و رسم اور جاہ و حشم سے بچ کر چلے تو اس کے لئے دونوں جہاں کی نعمتیں مہیا ہیں وہ ان سے پورے طور پر متمتع بھی ہو سکتا ہے اور عاقبت میں بھی جنت الفردوس

میں جگہ پا سکتا ہے کینیڈا کی پرواز مبارک ہو اور اس سیر کی آفتوں، و رشر سے مولا کریم آپ کو اپنی حفاظت میں رکھے اور غیروں کے سپرد نہ کرے۔ آمین۔

اگر آپ اپنے وظائف پابندی سے ادا کرتے اور بعد از تہجد مناجات شجرہ شریف پڑھتے رہیں گے تو انشاء اللہ تعالےٰ ہر طرح کے مکروہات، محرمات و آفات و بلیات سے محفوظ و مامون رہیں گے بلکہ وہاں پر اسلامی اخلاق و عادات کا نمونہ پیش کر سکیں گے جو ایک مومن مسلمان کا فرض اولین ہے کہ جہاں بسے اپنے پیچھے بہترین نشانات و تاثرات اسلامی کی یادگار چھوڑے اچھا ہوا کہ آپ کو کینیڈا میں ڈیزل انجنوں کے متعلق مزید ٹریننگ کا موقعہ مل رہا ہے لیکن اگر آپ کوشش کرتے اور دل ان لذات دنیوی سے ہٹا کر اپنے خالق و مالک و رب کی طرف لگاتے اور ایک معمولی سی نفسانی اور جذباتی لذت میں نہ رک جاتے تو آپ کو بفضلہ تعالےٰ عنقریب وہ پرواز (عروج روحانی سیر الی اللہ) نصیب ہوتی جو آپ کی دونوں جہاں میں کفیل ہوتی یہاں بھی معزز و مکرم اور وہاں بھی مکرم ہوتے۔ آفاقی انجنوں کی بجائے انفسی انجن کی ٹریننگ میں دلچسپی لیتے اس کی فکر کرتے تو اس کی رفتار پرواز آپ کو اتنا بلند و بالا لے جاتی کہ دنیا آپ کو دیکھ کر حیرت میں رہ جاتی اور ممکن ہے کہ آپ کی اس کامیابی اور سعادت دارین سے دوسرے مومن بھی سبق لیتے اور اس کے حصول میں بھی اپنی کامیابی اور سعادت سمجھتے آپ اپنی خوابوں پر پھر غور کریں حاضرین محفل کے احتجاج کا مطلب بھی یہی تھا کہ جو مناجات آپ پڑھنے لگے ہیں اور اس کے پڑھنے کے اپنے آپ کو اہل و مستحق نہیں بناتے۔ لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (القرآن)، کیونکہ ایسی بات کرتے ہو جس پر خود عمل نہیں کرتے اور ان سب کے خلاف فقیر اس کوشش میں ہے کہ آپ اس مناجات کی برکات و تاثیرات سے مستفیض ہوں۔ اللہ تعالےٰ سمجھ عطا کرے۔ آمین۔ آپ کی نیکی پاکیزگی اور ایمان کو کیا ہو گیا ہے جب آپ نے سچے دل سے (اقرار باللسان و تصدیق بالقلب) توبہ کی تھی تو اس وقت یہ سب نعمتیں آپ کو حاصل تھیں آپ مفت میں حاصل شدہ نعمت کی قدر نہ کر سکے اور نہ سمجھ سکے اور اس

بے رحمی اور ظلم کے طریق پر ضائع کرنے پر تل گئے۔

خدا کا خوف کرو کہ سدا بہار نہیں   خزاں قریب ہے جینے کا اعتبار نہیں

اب بھی کچھ نہیں گیا اس پیر زال (دنیا) کے فانی حسن اور دلفریبیوں سے آنکھ بند کر لیں مولا تعالےٰ کو ہر وقت اپنے ساتھ سمجھیں وہ تو درحقیقت آپ کے ساتھ ہی ہے، آپ بھی اس کو محسوس کریں کہ وہ آپ کی ہر نقل و حرکت کو دیکھ رہا ہے پوری طرح نگران ہے تاکہ صراط مستقیم سے آپ کا قدم ڈگمگانے نہ پائے۔ فقیر بھی انشاء اللہ تعالےٰ دعا سے غافل نہیں۔ آپ بھی فقراء کی صحبت و تعلق سے پورے طور پر فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں کہ ایسے مواقع کسی خوش نصیب کو ہی میسر و حاصل ہوتے ہیں اپنے علم و عقل سے کام لے کر اپنا کچھ بنا لیں تاکہ کل کو پچھتانا نہ پڑے۔ حق سبحانہٗ و تعالےٰ ہمیں اس پر غور و خوض کرنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے اور اس کے بہترین ثمرات سے متمتع فرمائے آمین۔ اللہ تعالےٰ بیگم صاحبہ کو بھی آپ کے موافق و مطابق بنائے آمین۔ کہ وہ سب دیگر دلچسپیوں کو چھوڑ کر ضروری دلچسپی میں دل لگائے اور راہ حق میں آپ کی ممد و معاون ثابت ہو۔ آمین یا رب الکریم آمین۔

مکتوب نمبر ۱۰ ——— بنام شیخ محمد لبیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ ملتان

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشہ دیکھے

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

الحمد للہ! کہ فقیر کو اپنی ملاقات سے مشرف فرمانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اللہ سبحانہٗ تعالےٰ بخیریت سرانجام پائے۔ آمین۔ کسی اتوار کو ہو تو شاید عزیزم محمد سلطان صاحب سے ملاقات کا یہیں موقع بن جاوے۔ کیا عزیزم رد اصل الدین صاحب کو آپ کے ہمراہ آنے کا کوئی چانس و موقع نہیں؟ آج کل کے لوگ بھی عجیب لاپرواہ ہیں

کو مفید مطلب کام سے بھی گریز کرتے نظر آتے ہیں۔ کاش! کہ یہ لوگ دنیاوی اغراض و فوائد سے بھی EQUALLY دست بردار ہو جاتے! اگر فقیر کا دل ان کے سینوں میں ہوتا تو ان کو معلوم ہو جاتا کہ محبت کیا شے ہے اور خط اور ملاقات میں کیا فرق ہے اللہ سبحانہ' تعالے فہم فہیم و قلب سلیم عطا فرمائے۔ آمین۔ سالکان راہ حق کے لیے اس سے اہم جرم اور کیا ہو سکتا ہے بلکہ محرومی کا نشان اور کیا ہو سکتا ہے کہ وہ صبح و شام حاضر ہونے کی بجائے دنوں مہینوں غائب رہے اور غیر ضروری عذر لنگ پیش کرتا رہے۔ معلوم ہونا چاہیئے کہ تالی ایک ہاتھ سے نہیں بجتی۔ ایک جانب کی محبت تب ہی بارآور اور تمیز ہو سکتی ہے جب کہ اس جانب سے دگنا تگنا بلکہ کئی گنا محبت میں جواب دیا جائے۔

آپ کو ایک ہفتہ خط کا انتظار کرنا پڑا جو کہ مجبوری پر مبنی تھا۔ ناراضگی وغیرہ کا تو بفضلہ تعالے یہاں گزر بھی نہیں البتہ آپ لوگوں کی سست رفتاری طبیعت پر شاق گزرتی ہے اللہ سبحانہ' تعالے آپ حضرات کو راہ سلوک میں تیز رفتار کرے اور وہ جذبہ محبت عطا فرمادے۔

ع ہزاراں گام راگیرد بگامے

کا مصداق ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا کمینی تو اس قابل بھی نہیں کہ بھول کر بھی اس کا ذکر آئے، اللہ سبحانہ تعالے کی مغضوب ہے اللہ سبحانہ' اس کے مکر و فریب اور مضرات (ضرررساں) سے بچائے آمین۔

مکتوب نمبر ۱۱ ـــــ بنام سید محمود شاہ صاحب لاہور

بُری خواہشیں اور علاج

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

آپ کے دونوں بزرگ خط یکے بعد دیگرے شرف صدور لا کر کاشف حالات

ہوئے۔ عدیم الفرصتی کی وجہ سے جواب جلدی عرض نہ کرسکا۔ نزلہ زکام وغیرہ کے متعلق عرض ہے کہ کسی یونانی دواخانہ سے "حب شفا" گولیاں دو درجن منگوا لیں۔ ایک گولی صبح اور ایک شام پانی کے ساتھ کھا لیا کریں نزلہ زکام کے لیے یہ دوائی اکسیر ہے فائدہ معلوم ہوتا ہو منگوا کر استعمال فرمائیں۔ ہمیشہ کے استعمال سے صحت قائم رہتی ہے۔

پریشانیوں اور بری خوابوں کے متعلق غالباً عرض کیا گیا تھا کہ سوتے وقت الحمد شریف (سورۃ فاتحہ) قل شریف (سورۃ اخلاص) اور معوذتین (سورۃ فلق والناس) پڑھ کر ہاتھ کی ہتھیلیوں پر دم کرکے ہاتھ سارے جسم پر جہاں تک پہنچے پھیر لیا کریں اور اسی طرح تین بار کیا کریں۔ اور اگر کوئی ناگوار خواب دکھائی دے تو دونوں سورتیں (قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس) تین تین بار پڑھ کر اپنی بائیں طرف جاگ آتے ہی تھوک دیا کریں (آنکھ کھلتے ہی) انشاء اللہ تعالیٰ ان آیات شریفہ کی برکات سے ان بُری خوابوں کا برا اثر ظاہر نہیں ہوگا اور خیریت رہے گی کوئی ضرر نہ ہوگا ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب کو سکھایا کرتے تھے اور خود بھی ایسا عمل کرتے تھے باقی رہا تبدیلی کے متعلق۔ اگرچہ دعا تو یہی ہے کہ خداوند کریم آپ کو اپنے فضل و کرم سے ناگوار اور خراب تبدیلیوں سے بھی نجات بخشے اور مع اہل و عیال کے سلامتی ایمان و جان کے ساتھ خوش و خرم رکھے۔ آمین لیکن اللہ تعالیٰ علیم و خبیر ہے۔ جانتا ہے کہ آپ کا یہاں رہنا بہتر ہے یا آپ کا وہاں جانا۔ آپ کے حق میں بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ وہاں ہی آپ کو رکھے گا یا لے جائیگا خواہ وہ آپ کی نفسانی خواہش کے ظاہراً خلاف ہی پڑے۔ مولا تعالیٰ جس میں بہتری دیکھتا ہے وہی کرتا ہے اور یہ اس کا خاص لطف و کرم ہے اور احسان ہے کہ ہم نادانستگی اور لاشعوری سے اپنے نفسانی خواہشات کے ماتحت بعض چیزیں طلب کرتے ہیں جو علم الٰہی میں (عنداللہ) ہمارے لئے مفید نہیں بلکہ مضر ہوتی ہیں

اور وہ سبحانہٗ تعالےٰ اپنے رحم سے اس آنے والی تکلیف یا شر یا نقصان سے ہمیں بچا لیتا ہے اور بہتر و مفید عطا فرماتا ہے (گو وقتی طور پر ہمیں اس کی خبر نہیں ہوتی) وہ ہمارا دشمن نہیں بلکہ اپنے بندوں سے بہت محبت کرتا ہے اور خیر خواہ و مہربان ہے اس لئے ہمیں اپنے تئیں اس مالک کل، رازق کل خالق کل خدا کے سپرد اور حوالے کر دینا چاہیئے تاکہ جہاں وہ ہمیں ہماری بہتری اور فائدے کے لئے رکھنا چاہے وہاں ہی رکھے اسی واسطے بزرگانِ دین کا ارشاد ہے۔ ؎

بہر جائیکہ باشی باخدا باش

یعنی جہاں تو رہے خدا کے ساتھ رہے اپنے آپ کو اس کی پناہ میں دے اور سمجھے اور اس کی یاد میں ہر وقت رہ کر دنیا کی طرف سے بے نیاز ہو جائے یہی ایک طریقہ ہے دنیا کی تکالیف اور پریشانیوں سے بچنے کا مولا کریم ہمیں توفیق بخشے کہ ہم ایسے ہو جائیں اور ہمیں اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے آمین۔ ہر نماز کے بعد تین بار یہ شعر دعا میں پڑھ لیا کریں۔ ؎

اپنی پناہ میں لے اور اپنا ہی بنا لے
دنیا کے مخمصوں سے یارب ہمیں چھڑا لے

آپ نے جو وظائف خواجگانِ نقشبندیہ کے سیکھے اور حاصل کئے ہیں ذوق شوق اور محبت و خلوص قلبی سے باپابندی اوقات کے ساتھ ادا فرماتے رہا کریں پھر دیکھیں کہ آپ نے کیا نعمت حاصل کی ہے

اللہ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے ۔ پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے

فقیر کے قبلہ و کعبہ پیر و مرشد اعلیٰحضرت امیر ملت جناب شاہ صاحب محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے۔ ؎

کام رکنے کا نہیں اے دلِ ناداں کوئی ۔ خود بخود غیب سے ہو جائیگا ساماں کوئی

گستاخی معاف! آپ کو اپنی حسب و نسب کی شان اور وقار ہر حال میں قائم رکھنا چاہیئے۔ آپ کے بزرگوں کی شان یہ تھی کہ وہ فقط خدا سے ڈرا کرتے تھے اور ساری خدائی ان سے ڈرتی تھی وہ زمانہ کی ناموافقتوں اور تکالیف و مصائب سے گھبراتے نہ تھے بلکہ گھبرانے والوں کے پشت و پناہ ہوتے تھے۔ فقیر کے پیر و مرشد سید السادات فخرِ خاندانِ نبوت سرکار علی پوری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے جو سید ہے وہ ڈرتا نہیں اور جو ڈرتا ہے وہ سید نہیں۔ مولا کریم آپ کو اپنے آبا ؤ اجدادِ اعلیٰ کے مراتب و مقامات نصیب فرمائے اور ظاہری و باطنی نعمتوں سے سرفراز فرمائے۔ آمین۔

مکتوب نمبر ۱۲ — بنام شیخ معزالدین صاحب لاہور

مذمت دنیا
حقوق نسواں

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ:

محبت نامہ مع کتابوں کا غذات موصول ہوا۔ اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے آمین تذکرۃ الاولیاء پڑھنا شروع کر دیا ہے بہت مختصر سی کتاب ہے قیمت بلحاظ حجم بہت زیادہ لیکن غالباً مضامین کی قیمت وصول کی گئی ہے۔ حضرت داتا صاحبؒ کے حالات میں آپ کی تصنیف کشف المحجوب کے مضامین پر تبصرہ نہایت گراں مایہ ہے مختصر اوقات میں تھوڑا تھوڑا پڑھا جاتا ہے۔ اعتکاف کی وجہ سے اچھا موقعہ مل گیا ہے۔ الحمد للہ! اللہ تعالےٰ افادہ و استفادہ کی توفیق بخشے۔ آمین۔ اور کتاب بھیجنے والے یعنی آپ کو سب کے برابر اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔ دنیا کی لذات اور شہوات اور جاہ طلبیاں چند روزہ ہیں اور عارضی۔ اور دنیا میں فساد اور بدامنی کا باعث ہیں ان سے الگ اور علیحدہ ہو جانا ہی امن و سلامتی کی راہ ہے جو چیز دنیا میں بھی کام آئے۔ ممد و معاون

ثابت ہو اور آئندہ ساتھ بھی جا سکے۔ اور بارگاہِ رب العزت میں نجات اور سرخروئی
کا باعث بھی ہو اس کے حصول ہی میں کوشش کرنی چاہیئے۔ حدیث شریف من کان
للّٰہ کان اللّٰہ لہٗ پر نظر رکھ کر اسی کا ہو رہنا۔ اسی کی ذات اقدس پر توکل وبھروسہ
کرنا۔ اسی کے حصول رضا اور اسی کے وصول میں اس کے ماسوا سے بیزار ہونا ہی عبدیت
عبودیت کے سزاوار ہے اور یہ سعادت دارین کی کلید اور جملہ مشکلات کا حل ہے
رزقنا اللّٰہ سبحانہٗ و تعالیٰ ھٰذا المقام بحرمت خیرالانام علیہ الصلوٰۃ والسلام
آمین۔ اللہ تعالےٰ عزیزہ کو آپ سے بھی زیادہ اپنی محبت عطا فرمائے۔ آمین اور
اس گاڑی کے دونوں پہیئے برابر برابر چل سکیں آمین۔ آپ کی خواب تو بہت اچھی ہے
اور آپ کے لیئے حوصلہ افزا۔ ابھی تک تو فقیر کا لاہور آنے کا خیال تک بھی نہیں ممکن
ہے آپ کی خواب ہی اس کا پیش خیمہ ثابت ہو جائے۔ محبت سے ہی انسان کچھ بنتا
ہے اور موجودہ مادیت کی دنیا میں صحبت اہل اللہ ہی میسر نہیں آتی اس لیئے کہ دنیاوی
مصروفیتیں ہمیں فارغ ہی ہونے نہیں دیتی ہیں اگر کسی کو موقع ملے بھی تو پھر حب مال
کا سوال سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ ہم ضروریات زندگی کے حصول اور رسومات
دنیوی کے پورا کرنے کے لئے تو بڑی سے بڑی قربانی کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں وہاں نہ
حب مال رکاوٹ ہوتا ہے نہ کفایت شعاری کا عذر۔ ذرا ذرا سی ضروریات زندگی
کے لئے فوراً بے دریغ روپیہ خرچ کیا جاتا ہے لیکن راہِ حق میں خرچ کرنے وقت کفایت
شعاری ہزار حجت بنا کر سامنے آجاتی ہے۔ گویا کہ راہ حق پر چلنا اور حصول رضائے مولا
ضروریات زندگی میں سے ہے ہی نہیں۔ حالانکہ ضروریات زندگی میں تنگی سے بھی
گزر ہو جائے تو خیر ہے کیونکہ کھانے پینے پہننے، رسومات دنیوی ادا کرنے کی نسبت یہ
سوال نہ ہوگا کہ معمولی کھانا کیوں کھایا تھا۔ کم قیمت کپڑا کیوں پہنا یا ادائیگی رسوم پر
کم خرچ کیوں کیا۔ دبلکہ اس میں اسراف اور فضول خرچی پر مواخذہ ہوگا لیکن راہ حق

ہیں ہاتھ کھینچے پر جوا بد ہی کا خنجر سر پر لٹک رہا ہے جو دنیاداروں کو نظر نہیں آتا آیت کریمہ لا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ پر قرآن شریف میں کبھی نظر ہی نہیں پڑی اور آیت کریمہ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَالِكَ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ نظر میں آتی ہی نہیں۔ کتنی بھول ہے۔ دنیادی ضروریات کی ہر منزل اور ہر مرحلہ کو بغیر روپیہ خرچ کرنے کے ہرگز طے نہ ہو سکے اور راہ حق میں حصول رضائے مولا و وصول الی الحق کی منازل بغیر خرچ کئے ہی طے ہو جائیں جاننے والے جانتے ہیں کہ انفاق فی سبیل اللہ کے احکام قرآن کریم و حدیث شریف میں بکثرت بھرے پڑے ہیں اور کہ راہ حق وہ منزل ہے جہاں عاشقانِ کرام و مومنان غلام و طالبانِ مولا سر دھڑ کی بازی لگا دیتے ہیں۔ تن من دھن سب کچھ قربان کرنے سے رضائے مولا کچھ حاصل بھی کرلیں۔ تو اس سودا کو بہت سستا سمجھتے ہیں۔ ؎

جما دچند دادم جاں خریدم ——— بحمداللہ عجب ارزاں خریدم

ہم خدا خواہی وہم دنیائے دوں ——— ایں خیال است و محال است و جنوں

آیت کریمہ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ أَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا أَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ میں دنیا کی چیزوں کو محبت کرنا خدا کی محبت کے برابر شرک قرار دیا ہے مومن کی شان یہ بیان کی گئی ہے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی راہ میں وہ دنیا و مافیہا کو بے دریغ قربان کر دیتا ہے اور ایسا کرنا اپنی سعادت اور خوش قسمتی سمجھتا ہے۔ ؎

جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی ——— حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

حب مال وجاہ اور ازواج اور اولاد کی محبت میں پھنس کر رہ جانے والے حلاوت ایمانی سے محروم اور نا آشنا رہتے ہیں آیت مذکورہ بالا میں خٰسِرُوْن کا لفظ آیا ہے جو بہت بڑی وعید قرآنی ہے اللہ تعالیٰ فہم سلیم عطا فرمائے اور

اپنی محبت اتنی عطا فرمائے کہ اس کے غیر کی محبت و گرفتاری سے بے نیاز ہو جائے آمین ثم آمین۔ لہٰذا قابل غور اور اہم سوال ہے جس کی طرف سے آنکھیں بند رکھی جاتی ہیں اور دنیا کے محبوب و مطلوب کو حاصل کرنے اور ملنے کے لیے تو جس طرح ملے جہاں ملے جس قیمت پر ملے سب کچھ روا رکھا جاتا ہے لیکن محبوب حقیقی کے حصول و وصول کے لیے نہ وقت ہے نہ فرصت، جدوجہد ہے نہ کوشش اور سب سے بڑھ کر بدقسمتی اور محرومی کا سبب تنگ دلی اور بخیلی کا اظہار۔ بال بچوں کے اخراجات سے پیسے نہ بچنے کا عذر رہتا ہے یہی کیوں نہیں کہہ دیتے کہ جو دل گزرگاہِ جلیل اکبر ہونا چاہیئے تھا وہاں اس کا غیر ڈیرہ لگائے بیٹھا ہے۔ ؎

دل ہمہ مخزن الست رحمانی خانۂ دیو را چہ دل خوانی

مولا کریم سبحانہٗ و تعالےٰ ہمارے دل دخانہ دیو کو مخزن رحمان اور گزرگاہ جلیل اکبر بنائے آمین۔ یارب الکریم۔ سب یاروں کی طرف مضمون واحد ہے بار بار پڑھنے غور کرنے پر توجہ دلائی جاتی ہے۔ شاید کہ مولا تعالےٰ مشکلیں آسان کر دے اور یہ مرحلہ بھی طے ہو جاوے جس کے بغیر وہاں راہ بھی نہیں۔

ہیچکس را تا نگردد او فنا نیست رہ در بارگاہِ کبریا

یہاں تک صبح لکھ چکا تھا کہ آپ کا محبت نامہ بھی آج کی ڈاک میں موصول ہو گیا قدرت خدا ہے کہ آپ کے اس لفافہ کی تقریباً ساری باتوں کا جواب اس میں تھوڑا بہت موجود ہے۔ غور سے پڑھیں دوبارہ لکھنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی آپ نے اپنی اہلیہ کے متعلق جو کچھ لکھا ہے فقیر کو علم ہے۔ اپنے ہاتھ سے گھر کا کام کرنا فقیری یا بزرگی کے خلاف اور منافی نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے اکثر کام اپنے دست مبارک سے کر لیا کرتے تھے آپکی اہلیہ اس معاملہ میں حق بجانب ہیں اور حق تو یہ ہے کہ چونکہ رشتہ میں آپ بڑے ہیں۔ الرّجال قوّامون علی النساء قرآن میں آچکا ہے اس لئے درگزر

کرنے اور برداشت کرنے کا مادہ آپ میں زیادہ ہونا چاہیئے اور سب سے بڑی بات جو نگاہ رکھنے کی ہے وہ یہ ہے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری وقت میں جو وصیت فرمائی تھی اس میں عورتوں پر شفقت و مہربانی اور ان کے حقوق کا خیال رکھنا خاص طور پر ذکر فرمایا تھا۔ آپ کی اہلیہ بے وقوف نہیں آپ کی فرمانبردار ہے جو کام پیار و محبت سے لیا جا سکتا ہے اس کے لئے سختی کرنے کی ضرورت نہیں میاں بیوی کا شرعی تعلق وہ ہے کہ ان دونوں کو ایک دوسرے کا محب و محبوب اور عاشق و معشوق بن کر رہنا چاہیئے تاکہ اس دنیاوی زندگی میں بھی ان کا گھر جنت بنا رہے۔ آئیں کبھی موقع ملا تو آپ دونوں کو اکٹھا بٹھا کر فقیر کچھ عرض کرے گا۔ فی الحال اس پر اکتفا کیا جاتا ہے

مکتوب نمبر ۱۳

بنام شیخ محمد نصیب صاحب
سپرنٹنڈنٹ ریلوے ملتان

وظائف نقشبندیہ اور ان کی پابندی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ کہ رمضان شریف بہت اچھا گزر رہا ہے فقیر ۲۰ رمضان المبارک سے حسب معمول مسجد میں ہے الحمدللہ علی ذالک دو تین دن سے دھوپ تیز پڑ رہی ہے لیکن ہوا کے چلنے سے معتدل ہو جاتی ہے غالباً عید ہفتہ کے روز ہوگی۔ وظائف کے متعلق اپنا فریضہ جان کر یاران طریقت کی بہتری کے لئے ازراہ طریقت کے ماتحت کچھ نہ کچھ لکھنا پڑ جاتا ہے نہ کہ اپنی بزرگی کے اظہار کے لئے اور نہ یاران طریقت کی دل آزاری کے لئے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو جان بوجھ کر صحیح مسئلہ نہ بتائے وہ گونگا شیطان ہے قیامت میں آگ کی قینچی سے اس کی زبان کاٹیں گے

سالکوں کے حالات ہمیشہ یکساں نہیں رہتے۔ کبھی قبض ہے تو کبھی بسط۔ کبھی احسان ہے تو کبھی امتحان (آزمائش)، اولیاء تو اولیاء، انبیاء کے ساتھ بھی ایسا ہوتا رہا ہے۔ قرآن کریم شاہد ناطق ہے کامیاب وہی ہے بفضلہ تعالیٰ جو شوق خلوص و محبت اور پابندی کے ساتھ اپنے وظائف پورے ادا کرتا ہے اور پھر سبحان اللہ اوظائف نقشبندیہ جن کی برابری کسی سلسلہ کے اسباق نہیں کر سکتے ان کی فضیلت کے لئے مکتوباتِ مجدد الف ثانیؒ کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ سب سے بڑی خوبی یہ کہ ان کی وجہ سے کوئی دنیاوی رکاوٹ کسی دینی کام میں نہیں ہوتی۔ کرنے والے کو رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ کا پورا مصداق بنا دیتے ہیں جتنا توکل علی اللہ مضبوط اور مستحکم ہوگا اتنی ہی ظاہری و باطنی طور پر کامیابی ہوگی حسنِ عقیدت۔ صبر و تقویٰ سالکوں کے اڑنے کے پر ہیں مولا کریم ہم سب کو نصیب کرے اور استقامت بخشے یہ شعر ہمیشہ پڑھنے کے قابل ہے۔

کام رکنے کا نہیں اے دلِ ناداں کوئی   خود بخود غیب سے ہو جائے گا ساماں کوئی

مکتوب نمبر ۱۴۱ ——— بنام مرزا محمد یوسف صاحب لاہور

غیرت سرمایۂ ایمان ہے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،
گرامی نامہ مع مضمون مبارک بعرف صدور لا کر کاشفِ حالات و باعث فرحت و انبساط ہوا۔

انسان میں یا اہل ایمان میں دو خصلتیں پائی جاتی ہیں جس میں ہر ایک تمیز نہیں کر سکتا ایک ہے غیرت دوسرا غصہ (غیظ و غضب) غیرت مایۂ ایمان ہے حدیث شریف میں ہے لَا اِیْمَانَ لَهٗ لِمَنْ لَّا غَیْرَتَ لَهٗ جس میں غیرت نہیں اس میں ایمان نہیں یا ایمان کامل نہیں۔ غصہ یعنی غیظ و غضب تمام مذاہب میں حرام ہے جس سے ہر مسلمان کو ہی نہیں بلکہ ہر انسان کو بچنے رہنا چاہیئے اگر دنیاوی مفاد اور نفسانی لذات

کے باعث طبیعت میں جوش آئے تو وہ غصہ ہے اور گرخلاف اسلام ہو تو وہ غیرت ہے اس میں تحمل کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا وہاں تحمل کرنا منافقانہ عمل ہے۔ اور مسئلہ حق کے خلاف دیکھ کر خاموش ہوجانا گونگا شیطان بننے ہے عجیب حال ہے بعض لوگوں کا۔ اور کہ اگر ان کی اولاد یا کوئی نوکر ان کے حکم کے خلاف کام کرے اور متواتر کرتا ہے تو نہ فقط یہ کہ غصہ آکر فقط ان کی مارپیٹ تک نوبت پہنچ جائے گی بلکہ بعض اوقات اولاد کو عاق کر کے ورثہ سے خارج اور نوکر کو اس کی تنخواہ وغیرہ بھی ضبط کرکے نکال دیں گے اس ضمن میں اگر ان کو کوئی سمجھائے اس سے بھی لڑنے کو تیار ہو جائیں گے لیکن اگر کوئی اسلام کے خلاف کرے۔ خدا اور رسول کے ارشادات کی نہایت بے باکانہ خلاف ورزی کرے تو ان کے کان پر جوں بھی نہ رینگے اور ناصح مشفق کو تحمل مزاجی کا درس دینے لگیں۔ ع۔ الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔ سبحان اللہ کیا تحمل ہے اور کیا ایمان؟ آپ کے تینوں نوٹ پڑھے۔ اور شکر خدا کا کیا۔ الحمدللہ! یہ غصہ نہیں غیرت ایمان و اسلام ہے ناصح مشفق کی حدود سے آگے نہ بڑھنا چاہیئے۔ ماموں صاحب سے باادب گذارش کی جاسکتی تھی کہ اگر زبان اور دل موافقت نہ کریں تو اسی نفاق کا نام منافقت ہے جس سے ہر مومن کو بچنا چاہیئے قرآن کریم میں ہے لِمَا تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ ۔ دوسرا حکم کہ زبان سے کسی کا دل نہ توڑنا چاہیئے۔ اس وقت تک درست ہوسکتا ہے کہ اس کا اثر شرعی مسئلہ پر نہ پڑے اگر کوئی شرعی حکم کو توڑے تو وہاں خاموشی جرم (مجرمانہ فعل) ہے سند میں وہ حدیث شریف یہاں عرض کی جاسکتی ہے جس کا مضمون مبارک میں اضافہ کیا گیا ہے۔

ترجمہ حدیث مذکورہ:۔ جو تم میں سے کوئی غیر شرعی کام ہوتا دیکھے تو ہاتھ یعنی قوت سے اسے درست کرے اگر اس کی طاقت نہیں تو پھر زبان سے کہے اور اگر اس کی بھی طاقت نہیں تو دل سے تو برا جانے (یعنی کنارہ کرے) اور یہ (آخری درجہ) کمزوری ایمان ہے۔ حدیث شریف پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ تحمل نہیں جو غیر شرعی

کام دیکھ کر خاموش رہا جائے بلکہ بے غیرتی ہے جو نا قص ایمان ہے ۔

حضرت شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں ۔

اگر بینی کہ نابینا و چاہ است   وگر خاموش بنشینی گناہ است

بھلا ماموں صاحب کو کوئی عزیز یا لنگوٹیا یار مے نوشی کی دعوت دے یا کوئی فاحشہ اپنے ساتھ بدفعلی کرنے کرانے پر اصرار کرے تو یہ ظاہر ہے کہ ان دونوں فعلوں سے انکار زبانی ان کی دل شکنی کا ضرور سبب ہوگا تو کیا ماموں صاحب ان کے زبان سے دل ٹوٹنے سے ڈر کر دونوں کی باتیں مان لیں گے ؟ امید نہیں کہ وہ ایسا کریں خصوصاً جب دائمی اور سچی توبہ کا اظہار فرما چکے ہیں ۔ بلکہ ان کو نصیحت کریں گے کہ یہ نہایت برے کام ہیں تم کو بھی چاہیئے کہ خدا سے ڈرو اور یہ فعل چھوڑ دو ۔ یہاں تو دل شکنی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ آپ نے جو مرزائی رشتہ دار کو جواب میں فقرے فرمائے ۔ آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں اور آپ کے کامل الایمان ہونے کا ثبوت ہیں سچا مومن کبھی خلاف اسلام پر راضی نہیں ہوتا اور مرزائی تمام اسلامی دنیا کے نزدیک خارج از اسلام ہیں اس لئے واقعی ہمارا اور ان کا کوئی تعلق نہیں رہا ۔ اسلام کا کفر کے ساتھ کوئی رشتہ نہیں دوسرے نوٹ میں اچھا ہوا کہ آپ نے اپنے دوست کی دلجوئی فرما دی ۔ ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ صوفی ٹھنڈے نہیں ہوتے ۔ نہایت سرگرم کار و ذکر اللہ میں محو ہوتے ہیں ٹھنڈا ہونے کے معنی ہیں مر جانا جب تک انسان زندہ ہے گرم ہے اور گرم رہے گا صوفی حب الشہوات اور لذات دنیوی کے لحاظ سے تو ضرور مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا کا نقشہ پیش کرتے ہیں لیکن خدا و رسول (جن کی محبت ہی ان کا ایمان ہے) کے ارشادات کے خلاف ہوتے دیکھ کر خاموش نہیں رہ سکتے ان کی رگ حمیت اسلامی و ایمانی جوش میں آ جاتی ہے اور ہر مناسب طریق سے اس غلطی کی اصلاح کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں آپ کے حلقہ ذکر کی بڑھتی ہوئی رونق کا پڑھ کر دل بہت خوش ہوا ۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ آمین ۔ محترم

ملک زین العابدین صاحب کے حادثہ سے بہت افسوس ہوا اللہ تعالے ان کی ٹانگ مبارک کو صحیح سالم تندرست فرما دے۔ آمین۔ وہ تو بڑے دل گردے کے بزرگ ہیں ان کو تو گھبرانا نہیں چاہیئے۔ فقیر جیسا گنہگار اگر کسی مصیبت میں گھبرائے تو اک بات بھی ہے اپنی بھی تلافی مافات (مومن کو کانٹا بھی چبھے تو اس کا گناہ معاف کر دیا جاتا ہے) کے خیال سے گھبراہٹ دور ہو سکتی ہے۔ وہ تو ماشاءاللہ صالح نوجوان اور شریعت کے پورے متبع ہیں ان کو تو اپنے درجات بلند ہونے کے خیال سے کہ تکلیف نیکوں کے درجات بڑھاتی ہے تو بالکل نہیں گھبرانا چاہیئے بلکہ خدا کی رضا پر جس میں کہ حقیقتاً ہمارا ہی فائدہ مدنظر ہے خوش رہنے کی کوشش کرنی چاہیئے اللہ تعالے ان کو زیادہ سے زیادہ راحت نصیب فرمائے۔ آمین۔

راقم
فقیر محمد اللہ دتہ عفی اللہ تعالے عنہ بقلم خود
کنجاہ۔ گجرات

مکتوب نمبر ۱۱ ——— بنام محمد رشید صاحب ڈی۔ ایم۔ ای پاکستان ریلوے

دین اسلام اور افرنگی نما مسلمان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آج فقیر سیالکوٹ کی طرف سے کنجاہ پہنچا تو آپ کا محبت نامہ آمدہ ۱۲/۱۵-۳۰ پڑھ کر خوشی حاصل ہوئی جو کچھ آپ نے لکھا ہے عین ثواب ہے سو ڈیڑھ سو سال فرنگیوں کی

غلامی اور صحبت نے ہمیں اسلام اور حقیقتِ اسلام سے اتنا دور کر دیا ہے کہ اسلام کے صحیح خد و خال ہمارے دل و دماغ سے محو ہو کر رہ گئے ہیں افرنگی رسم و رواج و آئین و تہذیب میں پلے ہوئے و تربیت یافتہ، تخیلات ہی ہمیں صحیح اسلام نظر آتے ہیں۔ دشمنانِ اسلام (یہود و نصاریٰ) کا یہی سب سے بڑا کارنامہ ہے کہ وہ خود تو کسی مجبوری سے ہمیں چھوڑ کر چلے گئے ہیں لیکن مخالفت و عداوتِ اسلام کے پر جراثیم ہم میں چھوڑ گئے ہیں یعنی مخالفتِ اسلام کا جو کام وہ اتنی مدت خود کرتے رہے ہیں وہی کام آج اسلام کے ان نام لیواؤں (گردیدگانِ فرنگ) کے سپرد کر گئے ہیں گویا اسلام کی مخالفت خود یہ ننگِ اسلام نام کے مسلمان ع "برعکس نہند نام زنگی کافور" کر رہے ہیں اور اپنے تخیلات و خرافات کو یہ انگریزی مسلمان اسلام سمجھ رہے ہیں انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ اور جو کوئی بھی خدا کے کلام (قرآن مجید) کو خدا کے رسول کے کلام (حدیث پاک) کے بغیر محض مغربی فلاسفروں کی تھیوری کی مدد سے سمجھنے کی کوشش کرے گا وہ بھی اسی گڑھے میں گرے گا جس میں یہ انگریزی مسلمان گر کر اسلام اور آئین اسلام سے بیزار نظر آتے ہیں۔ ایک اس بات سے ہی آپ ان کی عقل و فہم کی داد دیجیے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۹﴾ ہم نے قرآن کریم کو نازل کیا اور ہم اس کے محافظ ہیں۔ ان کی خوش فہمی کے مطابق تو اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت (قیامت تک) کا ذمہ معاذ اللہ بے سود ہے رکھا ہے بعض اوقات احکام کی تیج لگا کر یہ لوگ بہترین نظام حکومت (اسلام) کو چھوڑ کر اس کی برکات و فیوض سے محروم ہونا چاہتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ان کی غیر اسلامی روش کو شیطانی راہ قرار دے کر ان کو اسلام میں پورے طور پر داخل ہونے کو فرما رہے ہیں ملاحظہ ہو۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً ۪ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۲۰۸﴾

"اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ (اور فاسد خیالات میں پڑ کر) شیطان کے قدم بقدم نہ چلو (واقعی وہ تمہارا کھلا دشمن ہے")، کیونکہ خدا ہی ضابطہ حیات (نظامِ عالم یعنی قانون) اسلام کو اللہ تعالیٰ اپنا مقبول و پسندیدہ فرمار ہے ہیں فرمایا اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ پ۳ع۱۰ بلاشبہ دین (حق و مقبول) اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسلام ہی ہے اور فرمایا اگر اس کو چھوڑ کر کوئی دوسری راہ اختیار کرے تو وہ خدا کو قبول نہیں! وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ پ۳ ع۱۷ اور جو کوئی اسلام کے سوا کسی دوسرے دین (راہ عمل) کو طلب (تلاش) کرے گا۔ اس سے (خدا کے نزدیک) مقبول نہ ہوگا اور وہ شخص آخرت میں تباہ کاروں میں سے ہوگا یعنی نجات نہ پائے گا) آخر آیت تک اور اسی رکوع میں اوپر ایک آیت میں فرمایا! اَفَغَیْرَ دِیْنِ اللّٰہِ یَبْغُوْنَ۔ کیا اس دین خداوندی کے سوا کسی اور طریقہ کو چاہتے ہیں بطنزاً فرمایا کہ کیوں چاہتے ہیں جب کہ اس سے روگردانی فسق اور کفر ہے اللہ تعالیٰ ان مسلمانوں کو فہم سلیم عطا فرمائے اور ہدایت دے۔ ذیل کی آیت میں فیصلہ فرما دیا کہ اسلام ہی کامل و مکمل ناقابلِ تبدیل قانون الٰہی و ضابطہ حیات ہے یہ ہماری طرف سے ایک نعمت (بڑا انعام) ہے اور تمہارے لئے اس پر چلنا اور عمل کرنا ہماری خوشنودی اور رضامندی کا باعث ہے فرمایا اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا پ۶ع۱ آج کے دن تمہارے لئے تمہارے دین کو میں (اللہ) نے مکمل و کامل کر دیا۔ اور میں نے تم پر اپنا انعام تمام کر دیا اور میں نے اسلام کو تمہارا دین بننے کے لئے ہمیشہ کے لئے پسند کر لیا۔

ان تصریحات کے بعد بھی اگر کوئی عقل کا پتلا اور اپنی جان و مال کا دشمن قانون اسلام کو وقتی ٹھہرا کر اس سے اعراض (منہ موڑے) کرے اور تہذیب و تمدن و آئین

کفار کا گردیدہ (عاشق) رہے تو وہ قرآن کریم میں اپنا مقام ڈھونڈ کا نا تلاش کرے کہ ایسا عقیدہ رکھنے والوں کا حشر کیا ہوگا ع

اس پر بھی وہ نہ سمجھے تو اس بت سے خدا سمجھے

آج حشر و نشر کا انکار کرنے سے اس کے انجام بد سے ہم بچ نہیں سکتے ؎

بروز حشر شود ہمچو صبح معلومت
کہ باکہ باختۂ عشق در شب دیجور

تجھے کل روز روشن کی طرح معلوم ہو جائے گا کہ کل اندھیری رات (حیات دنیا) میں کس کے ساتھ عشق بازی کرتے رہے ہو اِنَّ اللّٰہَ خَبِیۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ہ بیشک اللہ تعالیٰ خبر رکھتا ہے جو کچھ تم کر رہے ہو۔ جو لوگ زندگی بعد از موت کے قائل نہیں وہ اپنے مسلمان ہونے کا کیا ثبوت پیش کر سکتے ہیں حالانکہ ایمان کی صفتوں میں والبعث بعد الموت کے الفاظ آئے ہیں اور قرآن کریم کا کثر حصّہ لَبُعِثۡ بَعۡدَ الۡمَوۡتِ کی تائید اور تصدیق سے بھرا پڑا ہے کفار مکہ بھی اس کے منکر تھے جن کے رد و ابطال میں یہ حصہ قرآن نازل ہوا۔ یہی انکار ان کا کفر تھا آج اسلامی عقیدہ کے لئے بن گیا خدا کی شان آج اللہ کے دوست (حبیب اللہ) بھی عَدُوَّ اللّٰہ (اللہ کے دشمنوں) کی سی باتیں کرتے ہیں اور انہی کا سا اعتقاد رکھتے ہیں۔ یاللعجب! نماز پڑھنے والے مسلمان روزانہ نمازوں میں کئی بار سورہ فاتحہ (الحمد شریف) پڑھتے ہیں جو دیباچہ قرآن (ام القرآن) مانی گئی ہے اس میں صراط مستقیم پر چلنے اور قائم رہنے کی توفیق و ہدایت کی درخواست کی گئی ہے (اھدنا الصراط المستقیم) اور اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے صراط مستقیم کا روشن نشان و پتہ بتا دیا ہے۔ صراط الذین انعمت علیہم وہ راستہ ان لوگوں کا ہے جن پر تو نے (یا اللہ) انعام کیا (انبیا صدیق شہدا صالحین) کا غیرا لمغضوب علیھم ولا الضآلین ہ نہ ان کا جن پر غضب نازل ہوا (یہود کا) اور نہ گمراہوں و دیگر مشرکین کا جب نزول قرآن کریم کے وقت سے بھی پہلے

ان یہود و نصاریٰ اور دیگر مشرکین کی راہ و رسم، تہذیب و تمدن، روش و طریقہ چال ڈھال سے روک دیا گیا ہے اور ان کی راہ کو غلط اور متروک العمل قرار دیا ہے تو آج جو مسلمان ہو کر ادھر دیکھے ان کا خیال کرے اور اس راہ پر چلے تو وہ فریب خوردہ نہیں تو کیا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں سیدھی راہ (اسلام) پر قائم رکھے اور عمل کی توفیق بخشے آمین۔

اندیشہ پیش تو گفتم غم دل ترسیدم
کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

مکتوب نمبر ۱۶ ____ بنام شیخ محمد نصیب صاحب سپرنٹنڈنٹ ریلوے ملتان

پریشانیاں اور ان کا علاج

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آپ کی پریشانی اور مایوسی کا حال پڑھ کر صدمہ ہوا حق سبحانہ تعالیٰ اپنے خاص لطف و کرم اور اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے آپ کی پریشانی کو دور فرمائے اور تائید غیبی سے امداد فرما کر آپ کو خوش نصیب فرمائے۔ آمین۔ فقیر دعا سے تو بفضلہ تعالیٰ غافل نہیں لیکن بعض ایسے قدم اٹھ جاتے ہیں بعض دفعہ انسان ایسے اقدام کا مرتکب ہوتا ہے کہ جو منشاء و مرضی الٰہی کے خلاف ہوتا ہے اور کسی مخلص دوست کی طرف سے اس کے امتناع کا اشارہ بھی اس پر دال ہوتا ہے لیکن ہونے والی بات کسی بہتری کو مد نظر رکھ کر کی جاتی ہے ہو ہی جاتی ہے۔ حق سبحانہ آپ کو اور ہم سب کو معافی دے اور اس پریشانی و مایوسی سے آپ کو کلی طور پر نجات بخشے آمین۔

ہر ایک کام کے لئے وقت مقرر ہوتا ہے جب وہ وقت آتا ہے تو تائید غیبی سے خود بخود ہو جاتا ہے اسی طرح اعلیحضرت امیر ملت شاہ صاحب قبلہ محدث علی پوری مدظلہ نے اس شعر میں ارشاد فرمایا تھا ۔

کام رکنے کا نہیں اے دل ناداں
خود بخود غیب سے ہو جائیگا ساماں کوئی

اور یہی مطلب اس شعر میں کسی نے کیا اچھا ادا کیا ہے۔

دلِ دیوانہ تیری تدبیر سے کیا ہوتا ہے ۔۔۔ وہی ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے

لہٰذا ہماری بہتری، بھلائی اور بہبودی اسی میں ہے کہ ہم حق سبحانہ وتعالےٰ کی ذات پر ہی کامل توکل و بھروسہ کریں اور نہ فقط خود ہی اس کے ہو رہیں بلکہ اپنے ہر کام کو خلوصِ نیت سے اس کے حوالے اور اس کے سپرد کریں اس پر کامل ایمان رکھتے ہوئے ہر قسم کے فکروں سے بے فکر ہو جائیں استاد ذوقؔ نے فرمایا (نعم ما قیل)

کیا فائدہ فکرِ بیش و کم سے ہوگا ۔۔۔ ہم کیا ہیں جو کوئی کام ہم سے ہوگا

جو کچھ کہ ہوا، ہوا کرم سے تیرے ۔۔۔ جو کچھ کہ ہوگا تیرے کرم سے ہوگا

اَللّٰھُمَّ انْصُرْنَا بِنَصْرِكَ وَبِكَرَمِكَ وَبِلُطْفِكَ۔ وَاحْفَظْنَا مِنْ كُلِّ بَلَاءِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ آمین ثم آمین۔ آپ ناچیز گنہگار، ناقص العقل اور رجو چاہیں اپنے آپ کو کہہ سکتے ہیں (ایسا کہنا اگر خلوص دل سے ہو تو مفید ہے) لیکن اپنے آپ کو بدنصیب نہیں کہہ سکتے کیونکہ "محمد نصیب" ہیں۔ سوچئے تو آپ "بد" کا لفظ کس پاک، مبارک مقدس و معظم لفظ کے بدلے استعمال کر رہے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ آپ بدنصیب نہیں بلکہ خوش نصیب ہیں۔ یہ دکھ تکلیف اور پریشانیاں عارضی چیزیں ہیں اور آپ کے گناہوں کا کفارہ ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ مومن کو ایک کانٹا بھی چبھے تو اس سے اس کا ایک گناہ دور ہوتا ہے وہ شخص کتنا خوش نصیب ہے جس کے گناہوں کی پاداش اور بدلہ اس کو دنیا میں ہی مل جائے اور وہ صاف اور مزکی ہو کر بارگاہِ رب العزت میں جائے یہ سب عنایتیں حضور علیہ السلام کے صدقہ ہو رہی ہیں ورنہ جو لوگ خدائے تعالےٰ کی طرف سے غفلت و نسیان میں پڑے ہوئے ہیں اور خوش حال زندگی بسر کر رہے ہیں ان کو فردائے قیامت معلوم ہو جائے گا کہ وہ کفار بھتے یا مشابہ بکفار۔ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ إِنَّ

اللّٰہ مَعَ الصَّابِرِیْن ہ ہے میں صبر سے مراد ہر دکھ تکلیف مصیبت وسختی کو جو پیش آئے زبان شکایت کھولے بغیر برداشت کرنا۔ الصلوٰۃ سے مراد ہر وہ عبادت ہے جو لیعبدون میں چاہی گئی ہے اگر اس آیت کریمہ پر ایمانا واحتساباً عمل ہو تو انشاء اللہ تعالے آپ ان اللّٰہ مع الصابرین سے بہرہ ور ہونگے اور معیت الٰہی ایک بہت بڑی نعمت ہے جو محمد نصیبوں (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نصیب رکھنے والوں) کو ہی میسر آسکتی ہے اور ایسے خوش نصیب ہی اس سے مشرف ہوسکتے ہیں لی مع اللّٰہ وقت ارشاد پاک ہے اللّٰھم ارزقنا ہ بحرمت حبیبک الکریم صلی اللّٰہ علیہ الف الف الصلوٰۃ والسلام۔ آمین یارب الکریم آمین۔ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ پر توبہ دیا کریں اس کی برکت سے سب قرض ھَبَاءً مَّنْثُوْرًا ہو جائیں گے اور آدمیوں کے غیض وغضب لطف وکرم میں تبدیل ہو جائیں گے انشاء اللّٰہ تعالے بفضلہٖ وکرمہٖ آپ شجرہ شریف ومناجات (جو انوار الصوفیہ ماہ مارچ میں چھپ چکا ہے تہجد کے بعد قبل از طلوع فجر ضرور پڑھا کریں اور پڑھنے کے بعد عرض کیا کریں کہ تیرے حبیب صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آخری رات کو اللّٰہ تعالے آسمان دنیا (پہلے آسمان) پر نزول اجلال فرماتا ہے اور پکارتا ہے۔ کوئی مانگنے والا ہو ہم اس کو دیں۔ کوئی بخشش چاہنے والا ہو۔ ہم اس کو بخشیں . . . الخ الٰہی گنہگار، سیہ کار اس تاریک رات میں کہ جب لوگ نیند کے لطف اٹھا رہے ہیں تیری بارگاہِ معلیٰ میں حاضر ہو کر دست بردا شتہ تیری رحمت تراعفو کرم مانگتا ہوں۔ مولا! تو نے فرمایا ہے اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ میں اپنے گناہوں سے شرمسار دنیا کے مصائب میں گرفتار تجھے پکار رہا ہوں۔ تجھ سے مانگ رہا ہوں اپنے محبوب صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے صدقہ قبول فرمایئے اپنی حفظ وامان میں لے لے تاکہ تیرا ہی ہو کر رہوں اور تیری رضامندی کے لئے زندگی بسر کردوں۔ آمین۔ آمین۔ آمین۔ بادیدہ گریاں وسینہ بریاں در مذکورہ بالا الفاظ بتہ

آہستہ زبان سے نکل رہے ہوں۔

جو آنکھوں میں آنسو تو لب پر ہو آہ   موافق یہ آب و ہوا چاہیئے

مکتوب نمبر ۱۷ — بنام مرزا محمد یوسف صاحب لاہور

مراقبہ اور اس کے اثرات

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ
الحمد للہ کہ آپ اس راہ میں بشوق و خلوص گامزن معلوم ہوتے ہیں اللھم زد فزد۔ آمین۔

بشارت پر مبارک باد۔ جہاں تک مطالعہ اور پڑھنے کا تعلق ہے مبتدی سالک پر سوائے فرمودہ و عطا کردہ شیخ کے کوئی چیز فرض واجب نہیں اور نہ وہ اس کو شرعی فرائض واجبات مؤکدہ کے بعد کچھ مفید ہو سکتی ہے۔ کلام حق تعالےٰ کے پڑھنے سے ثواب تو ضرور ہو گا لیکن درجات قرب میں شیخ کا فرمودہ ذکر اذکار ہی مبتدی کے لئے ممد و معاون ہوتا ہے جب تک سالک کی توجہ کا مرکز ایک اور پختہ اور مضبوط نہ ہوئے۔ اسے جائز نہیں کہ وہ کسی کتاب کو پڑھے خواہ کتنی ہی بزرگ اور مقدس کیوں نہ ہو۔ اگر اسے دنیاوی مشاغل سے فرصت ہو سکتی ہے یا جتنی بھی ہوتی ہے اس کو مراقبہ میں گزارنی چاہیئے اور اس میں اتنی کوشش کرنی چاہیئے کہ ذکر کرتے کرتے مذکور میں استغراق (فنا) حاصل ہو کر یہی سالک کا مقصود اعلیٰ ہے جب وہ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا (مزمل شریف) پر مامور ہے اور یہ مقام ادھر ادھر دیکھنے اور توجہ دینے سے نصیب نہیں ہو سکتا تو پھر وہ کیسے اصلی مطلب کو فوت کر کے اپنا نقصان کرکے، دوسری کتابوں اور وظیفوں میں مشغول ہو سکتا ہے شرعی فرائض و واجبات و سنن مؤکدہ کے ادا کرنے کے بعد جتنا ممکن وقت مل سکتا ہے وہ شیخ کے فرمودہ ذکر اذکار و مراقبہ میں ہی خرچ کرنا ہو گا۔ یہی حضرت اعلیٰ قبلہ مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالےٰ

عنہ کا ارشاد پاک ہے ۔

بن مانگے موتی وہ ہوتا ہے کہ جہاں کسی قسم کا بظاہر تعلق واسطہ نہ ہو اور غیب سے کوئی مرد خدا ظاہر ہو کر کچھ ارشاد فرمائے اس کو بھی اگر اپنا پیر زندہ ہے تو اس کے پیش کرے ۔ اجازت ہو تو شروع کرے ورنہ نہیں اور جہاں آپ کی تحریر سے ظاہر ہے دنیاوی لڑکے کی ترقی آپ کا ڈیل کرنا وغیرہ وغیرہ سب کچھ موجود ہے تو وہاں بغیر درخواست کے سوال ہی پیدا نہیں ہوتا رشوت لینے والے بھی تو اس کو فضل ربی سمجھتے ہیں ۔ اور کہتے ہیں کہ ہم تو مانگتے نہیں بغیر مانگے ہی اکثر لوگ دے جاتے ہیں فتدبر" بالتصویر کا دوسرا رخ یہ ہے کہ جب ایک ۔ آدمی بیعت کے بعد کسی دوسرے بزرگ کا بتایا ہوا وظیفہ شروع کر دیتا ہے پڑھتا ہے اور پھر اپنے پیر سے اجازت پڑھنے کی طلب کرتا ہے تو ایسی صورت میں بظاہر ہے کہ کلمہ کلام پڑھنا نیک کام ہے کار ثواب ہے اور نیک کام سے روکنا انسان کا تو کام نہیں ۔ شیطان کا کام ہے تو بزرگ ہو کر ایسے کام سے کیسے روک سکتا ہے باوجود اس کے پیر کا حق ہے کہ وہ اپنے متعلقین کو بہتر سے بہتر پوزیشن اور مقام میں دیکھنے کے خیال سے مضرات سے روکے ۔ اور حقیقی نفع رساں امور پر راغب کرے ۔ ان کے کرنے کا حکم دے اور طالب صادق کا فرض ہے کہ اس حکم کو خدا کا حکم سمجھ کر تعمیل کرے اور اس وقت تک کسی دوسری طرف نظر نہ کرے اور اپنا منہ کسی دوسری طرف نہ موڑے کسی دوسرے مشغلہ میں شاغل نہ ہو جب تک وہ اپنے موجودہ کام میں بامراد اور کامیاب نہ ہو جائے جب دنیا کا کوئی کام بھی کامل توجہ اور ہر طرف سے فارغ البالی کے بغیر نہیں ہو سکتا تو یہ روحانی کام بسبب اپنی نزاکت اور غیر محسوس ہونے کے انتشار طبع اور مرکز توجہ کو بدلنے سے کیسے پایہ تکمیل تک پہنچ سکتا ہے پھر ایسا کرنا اپنی عمر گراں مایہ کا ضائع کرنا نہیں تو اور کیا ہے ؟

حق سبحانہ تعالےٰ سمجھ اور ہدایت دے اور توفیق عمل بخشے آمین ثم

اے روشنی طبع تو بر من بلا شدی

کا مصداق بننے سے بچنے کی خاطر کوشش کرنی چاہیئے اور حقیقی نقصان سے بچ جانا چاہیئے یعنی خدا کی مہربانی اور نعمت (اس کی عطا کردہ روشنی طبع) سے ناجائز فائدہ نہ اٹھانا چاہیئے روشنی سے اندھیروں کو دور کرنے کا کام لینا چاہیئے نہ کہ نئے اندھیرے پیدا کرکے خود بھی ان کا شکار ہو جانے کا وبال اپنے ذمہ لینا۔ یہ تو نور کو ظلمت بنانا ہے نہ کہ نور سے ظلمت کا دور کرنا۔ حقیقی روشنی اللّٰہ نور السمٰوٰت والارض سے حاصل ہوتی ہے اور اس سے کفر و شرک اور فسق و فجور کی ظلمتیں اور تاریکیاں دور ہو جاتی ہیں اور منازل راہ حق کے طے کرنے میں آسانی اور حق تک رسائی (وصول الی الحق) میسر و نصیب ہوتی ہے۔ چونکہ اصلی اور پہلا سرچشمہ نور حق کا قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ (القرآن، تمہاری طرف حق تعالےٰ کی طرف سے نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) آیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ چنانچہ آپ نے خود بھی فرمایا کہ اوّل ما خلق اللّٰہ نوری (الحدیث) (سب سے پہلے اللہ تعالےٰ نے میرا ہی نور خلق فرمایا) اور آپ کے بعد بھی نور آپ کے ارشادات علماء امّتی کانبیاء بنی اسرائیل (میری امت کے علماء (اولیاء عظام و صوفیائے کرام) بنی اسرائیل کے انبیاء علیہم السلام کی طرح رشد و ہدایت میں) ہیں اور اَلْعُلَمَآءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَآءِ۔ علمائے (علوم ظاہری و باطنی) ہی انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں (سلسلہ رشد و ہدایت میں) کے مطابق اولیائے کرام و مشائخ عظام میں پایا جاتا ہے اس لئے عقیدت و ارادتمندی کے ساتھ ان بزرگ ہستیوں کی بیعت و صحبت اختیار کرنا لازمی و لابدی ہو جاتا ہے تاکہ ان نورانی ہستیوں سے وہ نور حقانی حاصل کر کے اس کے صحیح پیرو اور صادق فرمانبردار اور حقیقی مسلمان بن جائیں یہی اَلَّا یَعْبُدُوْنَ کا مفہوم ہے۔ روشن طبع میں حرص و ہوائے نفس بھی چونکہ ملی جلی ہوتی ہے اس لئے لوگ ہوائے نفس کو اپنا بیٹھتے ہیں وہ اَفَرَئَیْتَ الَّذِیْ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰہَہٗ ھَوَاہُ (القرآن) کیا آپ

نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنے ہوائے نفس کو اپنا معبود بنالیا ہے کا مصداق بن کر خسران الدنیا والاخرۃ د دنیا اور آخرت میں نقصان و خسارہ اٹھانا) اور برباد ہو جاتے ہیں نفس کی شرارتوں سے بچنا ہر کسی کے بس کا روگ نہیں حضرت یوسف علیٰ نبینا علیہ السلام جن کے تقدس و عصمت و صلاحیت کا خود خدا گواہ ہے فرماتے ہیں. وَمَا اُبَرِّئُ نَفْسِیْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْٓءِ (سورۂ یوسف) میں اپنے نفس کو پاک نہیں کہتا بے شبہ نفس برائیوں کی طرف کھینچے جاتا ہے لہٰذا جب تک اس طفل نفس کو کسی نفس کش مودب و مہذب استاد کے حوالے نہ کیا جائے اس کی شرارتیں دور نہیں ہو سکتیں اور یہ بندۂ خدا صحیح معنوں میں نہیں بن سکتا ہے

ہیچ نکشد نفس را جز ظلّ پیر   دامن آں نفس کش محکم بگیر   (مثنوی)

نفس کا سدھار کسی اہل اللہ کے سایہ کے نیچے ہی ہو سکتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ تو کسی ایسے نفس کش (مصلح) اہل اللہ کے اپنے تئیں حوالے کر دے تاکہ مراد کو پائے مولا کریم رحیم ہمیں نفسوں کو پالنے والے سرکشوں سے بچائے. آمین

مکتوب نمبر ۱۸ ——— بنام شیخ معزالدین صاحب لاہور

حقوق العباد

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ'

الحمد للہ کہ آپ حرکت کرتے معلوم ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ توفیق ارزانی زیادہ دے. اللّٰھم زد فزد. واقعی اس چند روزہ زندگی میں اس چیز کا فکر کرنا اور رکھنا چاہیئے. جو ساتھ جانے والی ہو اور جو چیز یہاں رہ جائے گی اس کی محبت اور کوشش میں عمر گراں مایہ ضائع نہیں کرنی چاہیئے اسلامی زندگی انفرادی زندگی نہیں بلکہ جماعتی زندگی ہے یعنی اسلام جماعتی نظام کا نام ہے اگر ہم حقوق اللہ میں پورے نہ بھی اترے تو اس کے فضل و کرم سے معافی اور بخشش کی امید ہو سکتی ہے.

لیکن حقوق العباد میں کوتاہی اور عدم ادائیگی معاف نہیں ہوگی جب تک اہل حقوق خود ہی معاف نہ کریں اس وقت مسلمان تمام قانون اور ضابطے چھوڑ چکا ہے حتیٰ کہ قوانین الٰہی کے خلاف کھلم کھلا سرکشی کر کے امتحانِ مسلمانی میں فیل ہو چکا ہے جو اپنے لئے زندہ ہے وہ مردہ ہے اور جو قوم کے لئے زندہ ہے وہ حقیقتاً زندہ ہے بلکہ زندہ جاوید ہے اپنی خاطر ہر شخص بہت کچھ کر سکتا ہے لیکن مردہ ہے جو دوسروں کی خاطر یُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ کا مصداق بنے۔

ہمارا فرض ہے کہ بتوفیق الٰہی ہم پہلے خود سچے مسلمان بن جائیں یعنی اسوۂ حسنہ (یعنی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صورتاً و سیرتاً اختیار کر کے نمونہ بن کر دوسرے لوگوں کو اس کی طرف دعوت دیں کسی لومۃ لائم سے نہ ڈریں کسی کے رعب میں نہ آئیں اس کو جہاد اکبر سمجھیں۔ تن من دھن بلکہ اپنا سب کچھ اس جہاد اکبر کی خاطر قربان کرنے کو تیار ہو جائیں اور توکلاً علی اللہ اس اہم فریضہ کے ادا کرتے میں لگ جائیں اپنے یاروں میں یہ جذبہ پیدا کریں اور باقاعدہ تبلیغی جماعت بن کر ملک اور قوم کی خدمت کریں جو اس میں کامیاب ہو گیا وہ ظاہری اور باطنی مرادیں پا گیا اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے ہمیں توفیق بخشیں۔

علاوہ ازیں اپنے دیگر وظائف بندگی و اسباق طریقت کے استغفار کی ہر دو تسبیحات بادیدہ گریاں و دل بریاں پڑھنی چاہئیں۔ قل شریف کی تسبیح بھی پورے خلوص و توکل سے پڑھنی چاہیے۔ ہمیں ہمارا مقصد بفضلہ تعالےٰ ضرور مل کر رہے گا وہ بڑی غفور رحیم و کریم ذات پاک ہے استغفار کی تسبیحات کے بعد تین تین بار یہ دو رباعیاں حضرت خواجہ خواجگان سید بہاؤالدین نقشبند بخاریؒ کی تبرکاً نہایت خشوع و خضوع سے پڑھ لیا کریں کوئی بدخواہ آپ کے خلاف کامیاب نہیں ہو سکے گا اور نہ آپ کو نقصان پہنچا سکے گا ہمیں اس کی بدخواہی نہیں کرنی چاہیے ہمیں جو کچھ لینا ہے اپنے مولا تعالےٰ رحیم و کریم سے لینا ہے اسی کو خوش کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ رباعیات اگلے صفحہ پر ہیں۔

(۱) آمد بردرت امیدوارے
کورا نبود بجز تو یارے
محنت زدہ نیازمندے
خجلت زدہ گنہگارے

(۲) وز کردۂ خویش روسیاہے
وز گفتۂ خویش شرمسارے
حاشا زِ در تو باز گردد
نومید چنیں امیدوارے

مکتوب نمبر ۱۹

بنام کیپٹن اکبر علی صاحب ڈنڈوٹ

اتباع سنت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کی مذہبی کوشش کا شکریہ جو رمضان شریف میں نماز تراویح کے لئے کی گئی لیکن جس انداز میں نیک کام کا تذکرہ کیا ہے اس نے اس کے اصلی حسن و خوبی کو بحال نہیں رہنے دیا یہ کیا فخر کی بات ہے کہ "چند ایک بندہ جیسے داڑھی منڈوں کی محنت کا نتیجہ تھا۔" اگر آپ کی اور آپ کے ساتھ کوشش کرنے والوں کی داڑھی ہوتی تو کیا یہ کام آپ لوگوں سے نہ ہو سکتا تھا؟ اس طرز بیان سے داڑھی منڈانے کا جواز پیش کیا گیا ہے۔ غالباً آپ لوگوں کو آج تک معلوم ہی نہیں ہو سکا کہ داڑھی کی شرعی حیثیت کیا ہے اور یہ کہ امام الانبیاء والمرسلین محبوب رب العالمین سید الاولین والآخرین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داڑھی کو کیا اہمیت دی ہے۔ سنئے اور مومنوں کی طرح خدا و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک

ارشادات سے اپنے ایمان کو تازہ کیجئے۔ ساتھ ہی یاد رہے کہ محب دعاشق (مومن) کو اپنے محبوب (معشوق (مومن بہ) کی ہر ادا پیاری و محبوب ہوتی ہے۔ چہ جائیکہ محبوب کا حکم حکم ہی نہ سمجھا جائے۔ اس سے پہلو تہی کرنے کے لئے بہانے تلاش کئے جائیں اور پھر بھی اپنے آپ کو محب (پکا مومن) سمجھا جائے سبحان اللہ کیا خوش فہمی ہے۔ مختلف کتابوں میں تقریباً سات حدیثیں آئی ہیں جس میں داڑھی بڑھانے اور مونچھوں کو کترانے کا حکم ہے اور آیۃ کریمہ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْىٌ يُّوْحٰى ۔ پ ۲۷ ہمارے محبوب اپنی خواہش سے کچھ نہیں بولتے مگر وہی جو ان پر وحی کیا جاتا ہے کے مطابق بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم بھی جانتے اور مانتے ہوں گے۔ اور آیۃ کریمہ وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ جو رسول کی اطاعت کرتا ہے وہ اللہ کی اطاعت کرتا ہے یعنی جو مطیع رسول نہیں خدا اس کو اپنا مطیع قرار نہیں دیتا۔ جو تیرا نہیں وہ میرا نہیں۔ کے ماتحت حضور کا فرمان خدا کا فرمان ہے اس میں بھی کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ بخاری شریف میں ہے تم مشرکین کی مخالفت میں داڑھی بڑھایا کرو اور مونچھیں کٹایا کرو۔ اگر اس حدیث میں مشرکین کی مخالفت کے الفاظ نہ بھی ہوتے جب بھی سات بار کی تکرار اہمیت کے لئے کافی تھی تاہم موجودہ عاشقان فیشن لفارد ذہنگ کی نا گوار اگر لیا جا سکتا ہے کہ عام حکم ہے۔ کوئی رکھے تو اچھا نہ رکھے تو بھی۔ مگر مشرکین کی منشرع کے الفاظ سے صاف ہے کہ یہ علامت ممیزہ اسلامیہ سے ہے اور تمیز کے لئے ناگزیر ہے پس ان کا یہ کہنا کہ کیا داڑھی ہی میں اسلام دھرا ہے وغیرہ من الفرقان کیا وقعت رکھتا ہے اس حدیث کی رو سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جس طرح ہر قوم اور ملک نے اپنی یونیفارم مٹی کے لئے الگ الگ یونیفارم (وردیاں) تجویز کر رکھی ہیں اس طرح شارع علیہ السلام نے داڑھی کو مسلمانوں اور کافروں میں امتیاز کے لئے اسلامی شعار قرار دیا ہے یہی وجہ ہے کہ آئمہ مجتہدین نے ان آیات واحادیث پر غور فرما کر داڑھی مونڈنا اور شرعی حد سے کم کرنا حرام قرار دیا ہے جس کا مرتکب شرعی اصطلاح میں فاسق کہلاتا ہے۔

لوگ سمجھتے ہیں کہ داڑھی رکھنا محض ایک سنت ہے کوئی فرض واجب تھوڑا ہی ہے کہ اسلام میں فتور آئے حالانکہ داڑھی سنت ہے۔ سنت سے مراد وہ مقام نہیں جو نماز میں فرض اور واجب کے مقابل میں آتا ہے بلکہ اس سے یہ مراد ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ دستور۔ چال چلن اور معمول شرعی احکام میں بدرجہ واجب کے ہے اور سنت محض ہوتا تو اس کے خلاف کرنا حرام نہ ہوتا۔ اور نہ اس کا خلاف کرنے والا فاسق قرار دیا جاتا۔ مثلاً نماز میں اگر کسی سنت کا ترک ہو جائے نہ تارک فاسق ہوتا ہے اور نہ ہی اسے سجدہ سہو کرنا پڑتا ہے۔ بخلاف واجب کے کہ سہواً اس کا تارک بھی سجدہ سہو کرے گا ورنہ نماز درست نہ ہوگی اور ترک بالعمد فسق کا مترادف ہوگا۔ احکام شرعیہ کی دو قسمیں ہیں۔ اوامر اور نواہی۔ پھر ان کی چار چار قسمیں ہیں یعنی کل آٹھ قسمیں ہیں۔ کوئی شرعی حکم ان آٹھ سے باہر نہیں ہوگا۔

اوامر:۔ فرض، واجب، سنت (موکدہ)، نفل۔ نواہی:۔ حرام، مکروہ تحریمی یعنی قریباً حرام، مکروہ تنزیہی، مباح جس کی مختصر تشریح اوپر سطور میں آچکی ہے۔

دوسرے اگر داڑھی منڈانے والوں کے خیال کو درست بھی مان لیا جائے کہ داڑھی رکھنا بھی ویسا ہی سنت ہے۔ جیسا کہ نماز میں فرض واجب کے مقابلہ میں الگ سنتیں پڑھی جاتی ہیں۔ تو اگر انہی سے پوچھا جائے کہ آپ میں سے کتنے نمازی ہیں جو صرف فرض پڑھ کر چلے آتے ہیں باقی نوافل اور سنن نہ پڑھتے ہوں تو یقیناً صرف ایک بھی ایسا نہ نکلے گا

اب انصاف شرط ہے جب خالی فرض پڑھنے سے نماز مکمل نہیں سمجھی جاتی بلکہ ہر نمازی سنت ضرور ادا کرتا ہے اور نیت کرتے وقت کہتا ہے کہ اتنی رکعت سنن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ تو پھر اس شعار اسلام داڑھی جو سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور حکم میں واجب ہے۔ چھوڑ کر کیوں کفار و فرنگ کی سنت کو اختیار کیا ہے۔ اور حدیث پاک مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ "جو کسی قوم کی شکل و شباحت اختیار کرے وہ انہی میں سے سمجھا جائے گا،، کی وعید شدید کا کیوں خیال نہیں کیا جاتا صافہ کیوں نہیں کہہ

دینے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت فرض، واجب نہیں۔ ہم آزاد ہیں جس حکم کو چاہا مان لیا جس حکم کو چاہا معاذ اللہ ترک کر دیا۔ یہ ہے وہ اسلام جو آج کل کے انگریزی تعلیمیافتہ طبقہ اور نقالانِ فرنگ (گستاخی معاف) لئے پھرتے ہیں یاد رہے کہ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ کے ماتحت جس طرح خدا تعالےٰ کا حکم ماننا فرض ہے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ماننا بھی فرض ہے۔ تفصیل کی گنجائش نہیں ورنہ معلوم ہوجاتا اور کان کھل جاتے کہ مومن کون کی شان وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ (قرآن کریم) اور لا یؤمن احدکم حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّلَدِہٖ وَوَالِدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ (بخاری شریف) میں وارد ہے لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ کی تعمیل میں اسوۂ حسنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صورتاً وسیرتاً اختیار کرنے کے بغیر چارہ ہی نہیں اگر کسی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت وسیرت محبوب ومطلوب نہیں۔ اور وہ اس کو اختیار نہیں کرتا یا اسے پسند نہیں کرتا تو وہ اپنے ایمان کی خیر منائے کیونکہ یہ منافی ایمان ہے دنیا میں کوئی ایسا محب دیکھا ہے جس کو اپنے محبوب کی شکل وصورت پیاری نہ ہو اور اس کی پرواہ نہ کرتا ہو۔

عزیزمن یہ فخر کا مقام نہیں بلکہ اپنی کمزوری اور لغزش پر رونے کا مقام ہے جس سے توبہ کرنا اور حق تعالےٰ سے معافی مانگنا واجب ہے پھر کمزوری بھی ایسی کہ محب محبوب کی ادا کو پسند نہ کرے اور اس کے دشمنوں کے طریقہ کو پسند کرے اور اختیار کرنے میں فخر سمجھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضامندی کو پیش نظر رکھ کر ذرا ٹھنڈے دل سے غور کریں اور چند بار اس کو پڑھیں شاید سمجھ میں آجائے اور حق واضح ہو جائے۔

اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّالْبَاطِلَ بَاطِلًا آمین

مکتوب نمبر ۱۹ الف ـــــ بنام شیخ محمد نقیب صاحب ملتان

خواہشات نفسانی

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

دنیوی اغراض اور نفسانی حرص و ہوا اچھے بھلے انسانوں کو تباہ و برباد کر ڈالتی ہیں حُبُّ الشّھوٰت نیک و بد کی تمیز نہیں رہنے دیتی۔ مولا کریم اس کے جنگل سے نجات بخشے اور اپنی مخلوق کو بدترین، ظالم، بدکار اور موذی وجود وں سے محفوظ و مامون رکھے اور ان کو ہدایت دے کہ وہ ملک اور قوم کے کام آئیں ورنہ ان کو دوسروں کے لئے عبرت گیر بنائے۔

آمین۔ ع سانچ کو آنچ نہیں

آپ دیانتداری سے دین و ملت، اور ملک و قوم اور اپنی حکومت کی بہتری کے لئے کام کرتے چلے جائیں۔ نفع و نقصان اللہ تعالےٰ کے حوالے کریں اس کی رضامندی اور خوشنودی کے لئے کریں اسی کے توکل و بھروسہ پر کریں شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں ؎

گر گزندت رسد ز خلق مرنج — کہ نہ راحت رسد ز خلق نہ رنج

از خدا داں خلافِ دشمن و دوست — کہ دل ہر دو در تصرف اوست

اگر تجھے خلقت (کسی) سے تکلیف یا ضرر پہنچے تو رنج نہ کر۔ کہ خلقت سے نہ کسی کو راحت پہنچتی ہے اور نہ رنج پہنچتا ہے یہ دوست اور دشمن جو تیرے خلاف کر رہے ہیں خدا تعالےٰ کی طرف سے جان۔ کیونکہ ان ہر دو (دوست دشمن) کے دل اللہ تعالےٰ کے تصرف اور قبضہ میں ہیں جدھر وہ چاہتا ہے ان کو پھیر دیتا ہے اس لئے ہمارے لئے بہترین طریقِ عمل یہی ہے کہ ہم حق سبحانہٗ و تعالےٰ کے دروازہ پر جھکے رہیں اور اسی پہ کامل توکل رکھتے ہوئے اپنے ملک اور قوم اور حکومت کی خدمت کریں اسلام اور پاکستان کی خدمت میں خون کا آخری قطرہ تک بہادیں اور ان حرص و ہوا کے بندوں خواہشات نفسانی اور جذباتِ

حیوانی کے اسیروں کو ان کی حالت پر چھوڑ دیں اور دعا کرتے رہیں کہ مولا تعالےٰ ہمارے موجودہ حکام کو محمدی مسلمان اور اسلام کے سچے خدمت گذار بنائے اور اسلام کے انوار و برکات سے مسلمانوں کے سینے بھر دے اور جہاں بھر کو اس نور سے روشن و منور کر دے۔ آمین

مکتوب نمبر ۲ ——— بنام شیخ نعمت علی صاحب لاہور

تیرا جلوہ ہو گر نار ہے جنت مجھ کو

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

الحمد للہ احالات قابل شکریہ حق تعالےٰ ہیں۔ اللّٰھم زِد فزِد۔ آمین حقیقت تو بتلا دی گئی ہے مولا تعالےٰ توفیق بخشے۔ اس پرخلوص و محبت سے مداومت نصیب ہو جائے تو دونوں جہاں میں کچھ پرواہ نہ رہے کہ سعادت دارین اسی میں ہے۔ ہاں گاہ بگاہ ہدایات ملتی رہیں گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ مثلاً ہر نماز کے بعد تین بار دعائے حدیثہ جو مخلصم یوسف صاحب بتا دیں گے پڑھ لیا کریں اور فجر کی نماز کے بعد صرف سات بار سورہ لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ظاہر و باطنی دشمنوں کا خیال کر کے پڑھنا۔ مولا تعالےٰ ان سے کامل طور پر مستفیض ہونے کی توفیق اور اہلیت بخشیں۔ آمین۔ حاضرین مجلس پرسان حال و یارانِ طریقت کی خدمت میں السلام علیکم۔ گھر میں سلام مسنون



ہوں طلبگار مگر حسرتِ دیدار نہ پوچھ

تیرا جلوہ ہو گر، نار ہے جنت مجھ کو

مکتوب نمبر ۲۱ ——— بنام ملک عبدالحمید صاحب

مثالی کردار

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ کہ آپ مع ہمراہیوں کے بخیریت منزلِ مقصود پر پہنچ گئے ہیں ثم الحمدللہ! حق سبحانہ وتعالیٰ آپ کو مع ساتھیوں کے سلامتی ایمان وجان اور عزت وآبرو سے خوش و خرم رکھے اور کامیاب وکامران کرکے بخیریت وطن لائے اور ملک وملت کی خدمت کی توفیق بخشے۔ آمین! آپ کو اور آپ کے ہمراہیوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اگرچہ آپ لوگوں کو حکومت پاکستان نے ٹریننگ (تربیت) کے لیے وہاں بھیجا ہے لیکن درحقیقت آپ پاکستان اور اسلام کے نمائندے ہیں کیونکہ آپ مسلمان ہیں لہٰذا آپ کے ہر قول وفعل اور ہر نقل وحرکت سے اسلام کا نمونہ اور اسلام کی شان آپ کے دیکھنے والوں کو نظر آنی چاہیئے آپ کا ہر قدم اور ہر ادا صداقت اسلام کا مظاہرہ ہونا چاہیئے۔ امام الانبیا خاتم المرسلین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ (فیشن رسولی) صورتاً وسیرتاً آپ کا مشعل راہ ہونا چاہیئے اور اس فیشن رسولی سے جس کو حق تعالیٰ نے تمام دنیا کے سامنے بطور بہترین نمونہ اور محبوب ترین مثال کے پیش فرمایا ہے ہرگز بھی ادھر ادھر نہ ہونا چاہیئے اس لئے کہ دونوں جہان سعادت اور سربلندی اس کی اتباع میں ہے۔ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ کی آیت مبارک تو متبعین وپیروی کرنے والوں کو محبوبیت رب العالمین کے مقام کی خوشخبری سنا رہی ہے اور اس سے آگے وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ (اور تمہارے گناہ تم کو بخش دے گا) کا فرمان پاک سچے فرمانبرداروں اور

اتباع کرنے والوں کو گذشتہ لغزشوں اور سرکشیوں کی معافی کا اعلان فرما کر سر بلندی اور جہان پر غالب ہونے کی بشارت دے رہا ہے۔ اللھم ربنا آمین۔ پاکستان اسلام کے نام پر دنیا میں قائم ہوا۔ اس لئے بھی آپ کو بحیثیت پاکستانی (مسلمان) ہوتے کے اپنا اعلیٰ کیریکٹر (چال چلن) وہاں پیش کرنا چاہیئے جو صبغۃ اللہ (اللہ کے رنگ) سے رنگین ہو اور جس کے سامنے بناوٹی تہذیبیں اور جھوٹے رنگ سب ماند پڑ جائیں اور اسلام اور پاکستان کا اخلاقی رعب اپنے حلقے والوں کے دلوں پر قائم کرکے آئیں۔ آمین۔ فقیر بفضلہ تعالیٰ دعا سے غافل نہیں اپنے وظائف عبادات پابندی کے ساتھ ادا کرتے رہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہر موقع اور ہر مقام پر نمایاں کامیابی نصیب ہوگی۔ آپ خدا کی زمین پر ہیں اور خدا آپ کے ساتھ ہے اسی کے ہو کر رہیں اسی پر کامل توکل و بھروسہ کریں وہ ہر وقت اور ہر آن آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

مکتوب نمبر ۲۲ —— بنام شیخ محمد نصیب صاحب سپرنٹنڈنٹ ریلوے

اجر اعمال صالح

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

الحمد للہ کہ عزیزم الشیخ محمد سعید سلمہ ربہ بفضلہ وکرمہ تعالیٰ صحت یاب ہوا۔ ثم الحمد للہ علیٰ ذالک! مولا کریم اس کو مع اپنے بھائیوں کے صحیح و سلامت رکھے اور سب اپنے والدین کے زیر سایہ و تربیت اپنے کمال کو پہنچیں۔ آمین۔ رمضان شریف کا مبارک اور برکتوں سے معمور مہینہ آیا ہے حق سبحانہ' و تعالیٰ ہم سب کو اس کے انوار و برکات سے مستفیض فرما کر کامل متقی و متوکل بنائے اور دنیا و آخرت میں ہمارے لئے چین کا باعث ہو۔ آمین۔ اگر عزیز نے سخت محنت کی ہے تو فکر نہیں۔ اللہ تعالیٰ سے نیک اور بہتر اجر کی توقع رکھنی چاہیئے اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ نیز فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا

يُضِيعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ہ اللہ تعالیٰ عزیزوں کو حقیقی معنوں میں اسم بامسمّٰی بنائے کہ وہ ظاہری اور باطنی طور پر اسلام کی خدمت کریں کہ لوگوں میں فخر ذسفر اسلام کے نام سے ملقب و مشہور ہو کر والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنیں۔ آمین ۔

آپ کو معلوم ہے کہ فقیر کے پاس تو ہے ہی کچھ نہیں محض مولا تعالیٰ کے فضل و کرم اور لطف و احسان پر دار و مدار ہے جس کا ذریعہ محض دعا ہی دعا ہے اس لیے فقیر انشاء اللہ دعاؤں سے غافل نہیں اور نہ ہی دعاؤں کے سلسلے میں یاروں میں کسی تفریق کو روا رکھتا ہے سب یاروں کا اپنا اپنا اخلاص و محبت متاثر ہوتا ہے جس کو مولا تعالیٰ ہی جانتا ہے اور وہی اپنا بندہ نوازی بندہ پروری فرما کر ان کے حق میں قبول کرتا ہے ہر یار محترم کو حق حاصل ہے کہ وہ جو چاہے مانگے منگوائے۔ البتہ دعائیں قبول فرمانے والے کا حق و اختیار ہے کہ اپنی مصلحتوں اور حکمتوں کے ماتحت سب کے ساتھ یکساں سلوک کرے یا نہ کرے اور وہ غفور الرحیم بھی کا ایسا نہیں کہ بے وجہ اور بے سبب کسی کے ساتھ بے انصافی کرے اور اس کا پورا حق اسے نہ دے کیونکہ وہ فرماتا ہے۔ لَيْسَ اللّٰهُ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ

اور اللہ جہان والوں پر ظلم نہیں چاہتا یعنی کسی سے بے انصافی کرنا نہیں چاہتا ایک شاگرد کا دوسرے شاگرد سے یہ مذاق تو ہو سکتا ہے کہ تھوڑے و کم نمبروں والا زیادہ نمبر حاصل کرنے والے کی برابری چاہے یعنی نمبر تو ننے ممتحنوں سے نہیں پا سکا کہ فسٹ ڈویژن میں آ جاتا لیکن مطالبہ یہی کرتا ہے کہ مجھے فسٹ ڈویژن کیوں نہیں دی۔ استاد بیچارے نے تو سارا سال ایک جیسی محنت کی اور کرائی ہے اور چاہتا بھی ہے اور دعائیں بھی مانگتا ہے کہ عزت رہ جائے زیادہ سے زیادہ فسٹ ڈویژن میں آ جائیں لیکن نمبر دینا اور فسٹ سیکنڈ ڈویژن لگانا یہ ممتحنوں کا کام ہے اختتام نماز پر دعائے ابراہیمی میں پڑھا جاتا ہے رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ.... الخ ۔ آپ اچھی طرح جانتے ہیں دعا تو تمام مسلمانوں کے لیے مانگی جا رہی ہے کوئی تفریق بین المسلمین روا نہیں رکھی

جاتی لیکن آپ کے سامنے کتنے مسلمان ہیں جو اس دعا سے مستفیض نہیں ہو رہے کیوں؟ یہ قبول فرمانے والا جانتا ہے کہ کون قبولیت دعا یعنی حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور کون نہیں کرتا یا کم ذہنیں کرتا ہے آپ کو ان باتوں کا خیال کرنا چاہیئے بلکہ کر ہمت باندھ کر سب سے بڑھ جانے کی جد و جہد کرنی چاہیئے آپ خواہ مخواہ کیوں کسی بدظنی میں مبتلا ہوتے ہیں مومنوں پر بدظن ہونا گناہ ہے آپ یاران قدیم سے ہیں اسلئے بھی کہ SENIOR IS SENIOR سنیئر سنیئر ہی ہوتے ہیں۔ دوسرا آپ خاص یاروں میں الحمد للہ ہیں کہ جن کا نام بفضلہٖ تعالےٰ خدا کے دوستوں میں ہے۔ سفر حج مبارک کا آخری پروگرام روانگی سے کچھ دیر پہلے معلوم ہو جائے گا انشاء اللہ اسی وقت مفصل عرض کر دیا جائے گا۔

مکتوب نمبر ۲۳ ـــــــــ بنام سید محمود شاہ صاحب لاہور

صراط مستقیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

حقیقی سید سب آل رسول ہیں صلی اللہ علیہ وسلم اور اس نسبت سے حضور کی ظاہر و باطنی ورثہ کے وارث۔ اگر اپنے آپ کو اسوہ حسنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صورتاً و سیرتاً و نیتاً رسولی رنگ میں بھی رنگ لیں تو ورثہ کے مالک بھی بن جائیں اور وہ رنگ چڑھے کہ کا نبیاءِ بنی اسرائیل اسرائیل کے انبیاء کی مانند کہلائیں بلکہ ان سے بھی بڑھ کر درجہ پائیں۔ اپنی پریشانیوں سے ہی نجات نہ پائیں بلکہ دوسروں کی پریشانیاں بھی ان کی خدمت و صحبت میں بیٹھ کر دور ہو جائیں اور اطمینانِ قلب حاصل کریں۔ آمین۔ آپ کے اس مقدس فقرہ نے کہ بزرگوں کی خدمت کو خوش قسمتی سمجھتا ہوں۔ اس فقیر حقیر کو جرأت دلائی کہ طرفین کی بہتری اور نفع کے لیے کچھ عرض کرے ورنہ جرأت تحریر کی گستاخی نہ کرتا۔ میرے مخدوم۔ اس پروردگار اور منعم حقیقی سے یہ توقع کہ

اگر نہیں دے تو صبر! فقیر کے خیال میں بہت بڑی جسارت ہے نورًا ذات اقدس سے معافی مانگنی چاہیئے۔ ہم کیا اور اس کی توفیق کے بغیر ہمارا صبر کیا ؟ وہ تو ایسا داتا ہے کہ وہاں سے "نہ" کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس دروازہ سے کوئی محروم نہیں رہتا۔ اسکی بارگاہِ معلٰی سے مایوسی کفر سمجھی جاتی ہے اگر ہماری دعا کا نتیجہ ہماری خواہش کے مطابق برآمد نہ ہو، اس کا مطلب یہ نہیں کہ دعا قبول نہیں ہوئی اور اس نے ہمیں دیا کچھ نہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ دعا بھی قبول ہوئی اور ہماری مطلوبہ شیئی سے بہتر اور نفع بخش چیز ہمیں اس کے فضل وکرم سے عطا فرمائی گئی قرآن کریم میں آتا ہے عَسٰی اَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسٰی اَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ قریب ہے کہ تمہیں چیز اچھی نہ لگے ناپسند آئے (اس سے بچنے کی دعا کرو اور اس سے بچنا چاہو) اور وہ تمہارے حق میں خیر (بہتر اور فائدہ مند ہو) اور قریب ہے کہ تمہیں کوئی اچھی لگے اور پسند آئے (اس کو چاہو اور اس کے حصول کی دعا کرو) اور وہ تمہارے لئے شر (ضرر رساں اور نقصان دہ) ہو۔ اللہ تعالےٰ ہی ان باتوں کو خوب جانتا ہے اور جو ہمارے حق میں مفید اور بہتر ہوتی ہے وہی کرتا ہے اور وہی چیز دیتا ہے۔ اَلْخَيْرُ فِيْ مَا صَنَعَ اللّٰهُ بہتری اور بھلائی اسی میں ہے جو اللہ تعالےٰ کرتا ہے یہ الگ بات ہے کہ ہم اس کی مرضی کے خلاف چل کر اس کو ناراض کرلیں اور کبھی کبھی وہ ہمارے کسی گناہ پر مواخذہ فرمالے جس سے ہم تکلیف محسوس کریں حالانکہ وہ مواخذہ (تکلیف) بھی ہماری ہی اصلاح درستی اور بہتری کے لئے ہوتا ہے جیسا کہ ماں کبھی کبھی اپنے بچے کو اور استاد اپنے شاگرد کو حکم نہ ماننے پر سزا دیتا ہے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ بچے اور شاگرد کو سزا اس واسطے ملی ہے کہ ماں اور استاد بچے اور شاگرد کے دشمن ہیں بلکہ ہر کوئی یہی کہے گا کہ اس سزا میں ہی ان کی اصلاح، درستی اور بہتری ہے اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرمایا ہے وَمَا اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ط اور جو کوئی مصیبت تمہیں پہنچتی ہے تو وہ

تمہارے ہی ہاتھوں کی کمائی ہوئی ہے (تمہارے ہی شامت اعمال ہے) وہ اللہ تو بہت معاف کرتا رہتا ہے اس آیہ کریمہ میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ اگر تم دنیا میں تکالیف و مصائب اور ناکامیوں سے بچنا چاہتے ہو تو احکامِ الٰہی اور منشائے ربی کی خلاف ورزی سے بچتے رہو اور وہ سیدھا راستہ (صراطِ مستقیم) اختیار کرو جس پر نبی صدیق شہدا اور صالحین چلتے رہے اور انعام الٰہی کے پانے والے ہوئے ہر عاقل فہیم پڑھا لکھا جانتا ہے کہ خط مستقیم وہ خط ہے جو دو نقطوں کے درمیان (ان کو ملانے والا) سب سے سیدھا ہو۔ اس میں کجی نہ ہوگی اور وہ سب سے چھوٹا بھی ہوگا۔ اس کے علاوہ جتنے بھی خط دو نقطوں کو ملانے والے ہوں گے منحنی (ترچھے ٹیڑھے) ہوں گے۔ جتنا ان میں ترچھا پن بڑھتا جائے گا ان نقطوں کا درمیانی فاصلہ بھی بڑھتا جائے گا۔ یہ ایک مثال ہے صراط مستقیم کی۔ صراط مستقیم عابد (عبد، بندہ) اور معبود (حق تعالیٰ) کے درمیان نزدیک ترین راستہ ہے یعنی چھوٹے سے چھوٹا SHORTEST WAY ۔) سیدھا و آسان شاہراہ جس پر شاہی انعام پانے والے مقبولانِ بارگاہ رب العزت اور مقربان ذات احدیت چلتے رہے اور چلتے رہتے ہیں اسی پر چلنے کی ہمیں دعوت دی گئی ہے اور اسی صراطِ مستقیم کے حصول کے لئے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (سورۃ فاتحہ) میں دعا کرنے کی ہدایت کی گئی ہے اس آیتہ کریمہ (دعائے قرآنیہ) سے پتہ چلتا ہے کہ اس خالقِ کل پروردگار عالمین کو اپنے بندہ پر کتنی شفقت اور پیار ہے کہ پنج وقتہ نماز فرض فرمائی اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کو پڑھنا مقرر فرمایا جس میں صراط مستقیم پر چلنے کی ہدایت طلب کی جاتی ہے جو پنج وقت نماز پڑھے۔ وہ پچاس نمازوں کا جو شب معراج مقرر ہوئی تھیں یعنی رات دن کی عبادت کا ثواب بھی پائے اور صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق بھی۔ تاکہ وہ اس مختصر سی زندگی میں جلد از جلد صراط مستقیم کے آخری سنگ میل تک بآسانی پہنچ جائے اور انعام پانے والوں میں شامل ہو جائے۔ آمین اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَاهُ آمین۔ یارب الکریم آمین۔

اند کے پیش تو گفتم غم دل ترسیدم
کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

مکتوب نمبر ۲۴ ——— بنام شیخ معزالدین صاحب لاہور

صحبت شیخ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آپ کا دستی خط مع لفافہ موصول ہوا۔ پراپیکٹس شام کو ملے صبح اتنی فرصت نہ مل سکی کہ مفصل طور پر مطالعہ کیا جاتا جو کچھ جلدی میں مناسب سمجھا کر کے لڑکے کو آپ کی خدمت میں بھیج دیا گیا اچھا ہوا کہ یہاں سے درخواست رجسٹری کرا کر نہ بھیجی گئی آپ کے پہنچنے سے غلطی نکل آئی معاملہ صاف ہو گیا جو کچھ مولا تعالٰی کو منظور تھا ہو کر رہا ؂

دل دیوانہ تیری تدبیر سے کیا ہوتا ہے
وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے

آپ حضرات کے آنے کی خبر عزیزم سلطان صاحب کو دی گئی تھی تو اس نے بوجہ بیماری اپنی بیوی کے عدم حاضری پر حسرت ظاہر کی اور لکھا ہے کہ لاہور والوں کا یہ فعل قابل رشک ہے خدا انہیں توفیق بخشے آدیں اور بار بار آدیں اس در سے کبھی کوئی نامراد نہیں جا سکتا بشرطیکہ طبیعت میں نیکی رکھتا ہو نیز لکھا ہے "ان کو انشاء اللہ تعالٰی تھوڑے عرصہ میں پتہ چل جائے گا کہ دربار گنجاہ شریف میں حاضری انہیں کہاں تک پہنچا دیتی ہے وغیرہ وغیرہ۔" یہ اس عزیز کا حسن ظن اور اعتقاد ہے ورنہ من آنم کہ من دانم۔ البتہ ایک ادنیٰ خادم آپ حضرات کا اپنے آپ کو جانتا ہے اللہ تعالٰی ہم سب کو اپنی پناہ میں لے اپنا ہی بنا لے۔ آمین۔ الحمد للہ کہ آپ مطمئن لوٹے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ محبت ہی ہے جو محب کو محبوب سے ملا دیتی ہے محبوب خواہ کتنی بلندی پر ہو۔ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ (حدیث شریف)

(خط)

از لاہور

بنام شاہدِ نازک خیالاں قبلہ و کعبہ پیر و مُرشدی مدظلہٗ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

طالبِ خیریت بخیریت۔ سنا ہے دریاؤں سے سونا نکلتا ہے۔ وہ تو ریت کے ذرّوں میں خوب ملا جُلا ہوتا ہوگا۔ اسے حاصل یعنی اکھٹا کرنے کیلئے (مثلاً تولہ بھر) ریت کے ایک ذرے کا ملاحظہ کرکے علیحدہ کرنا مکمل توجہٗ ان تھک محنت و کوشش اور خاص ترکیب چاہیئے۔ بہرحال سونے سے محبت رکھنے والے یہ سب کچھ کرتے ہی ہوں گے۔

اسی طرح مجھے ایمان کی دولت بھی حواس خمسہ کی ایک ایک حرکت اور سانس میں (جو ریت کے ذروں کی مانند ہیں) اِنسانی روزی منتشر معلوم ہوتی۔ جس کی تکمیل تب ہی ہو سکتی ہے جب ذکر اللہ (اطیعوا اللہ و اطیعو الرسول) کے پارس سے استقامت اور توجہ کلی سے یہ سونا بنتے چلے جائیں۔ سعید حضرات کو یہ نصیب ہے۔ مسیحا دم! ادھر اس عاجز خادم نا خادم کی گلی سڑی لاش جس کا رُواں رُواں نجاست ہے کو بھی اپنے قدم کی ٹھوکر سے سامانِ جنوں عنایت ہو کہ ماسوا کی الجھنوں کو بھول کر ایمان کی تکمیل کرتے ہُوئے روحانی زندگی حاصل کرے تصوّر تریاق ہے۔ مگر وہ اتنا پاکیزہ ہے کہ آئینہ ساں دلوں پر ہی اترتا ہے۔ اور یہ عاجز ماسوا کے شرک میں آلودہ۔ اغثنی یا شاہا!

والسلام

آپ کا غلام: محمد یوسف مغل

مکتوب نمبر ۲۵

جواب

عزیزم مخلصم و محترم محمد یوسف صاحب زاد محبتکم و اعلیٰ درجاتکم ظاہرًا و باطنًا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

الحمد للہ! کہ یہ دیدِ قسور وہ اعلیٰ مقام ہے کہ کسی بوالہوس کو نصیب نہیں ہوتا۔ ؎

ایں سعادت بزورِ بازو نیست ۔۔۔ تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

یہ عاشقانِ صادقین کا ہی نصیب ہے جن کا یہ حال ہے ؎

وعدۂ وصل چوں شود نزدیک ۔۔۔ آتشِ شوق تیز تر گردد

خم کے خم ختم کیے جاتے ہیں اور ھَلْ مِنْ مزید کا نعرہ لگاتے جاتے ہیں۔ ان کا حال مستسقی کا سا ہے کہ پی پی کر پیٹ پانی سے بھرتا جاتا ہے اور پیاس نہیں بجھتی۔ العطش العطش زبان پر ہے۔ راہ حق میں جان لٹائے جا رہے ہیں اور ھَلْ مِنْ مُّبَارِزْ کا نعرہ لگائے جاتے ہیں خدا کرے اس حال میں صداقت اور حقیقت کارفرما ہو۔ فقط قال ہی قال نہ ہو تا کہ لِمَا تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ ہ کی وعید سے حق سبحانہٗ وتعالیٰ بچائے رکھے آمین جَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ لَعَلَّکُمْ کے بغیر فلاح میسر نہیں ہوتی۔ گوہر مقصود ہاتھ نہیں آتا ایک شخص مسلمان (مومن) ہے۔ (بقولہٖ) اللہ تعالیٰ سے ڈرتا بھی ہے اور ایک کامل رہنما کو وسیلہ بھی بناتا ہے۔ لیکن راہ حق میں گامزن نہیں ہوتا اس کی راہ میں کوشش نہیں کرتا جہاد بالنفس جس کو کہ حدیث شریف میں جہاد اکبر فرمایا ہے۔ کرنے کی بجائے خود مطیع نفس اور پابند حرص و ہوا رہتا ہے اور اپنی خواہشات نفسانی کو اپنا معبود بنانے کا مرتکب اور مصداق بنا ہوا ہے وہ کبھی بھی منزل مقصود کو نہیں پہنچ سکتا اس کو جاننا چاہیئے اس کے عدم جدوجہد (جہاد بالنفس) کے سبب وہ اپنے ایمان و تقویٰ اور وسیلہ پر ضرب کاری لگا رہا ہے یعنی ان کو جھوٹا ثابت کر رہا ہے مولا کریم اپنے خاص لطف و کرم اور فضل سے جَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ کی کامل توفیق بخشے بجاہ خیرِ خلقہٖ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ آمین

مکتوب نمبر ۲۶ — بنام شیخ محمد نصیب صاحب آفس سپرنٹنڈنٹ ریلوے ملتان

رضائے مولا کریم و رحیم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

الحمد للہ! کہ حالات کو تسلی بخش پایا مفصل حالات پڑھ کر دل خوش ہوا مزید خوشی ہوئی کہ لکھے ہوئے حالات سے آپ کا مستقبل روشن نظر آیا اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل و کرم سے اور اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے آپ کو جملہ مقاصد نیک میں کامیاب و بامراد کرے اور آپ کی دیانتداری۔ ایمانداری اور ملک و قوم کی خاطر محنت شاقہ کرنے کا بدلہ اس دنیا میں بھی بصورت ترقی درجات ظاہری و باطنی عطا فرمائے اور آخرت میں بھی ذریعہ نجات گردانے۔ آمین ثم آمین۔

دفتر کے حالات ایسے ہی تھے کہ آپ پر افسروں کی نگاہ پڑی آپ کو اس قابل سمجھا کہ آپ کو ملتان کی آب و ہوا میں سانس لینا نصیب ہوا اور بہت ممکن ہے کہ اس کا بدلہ یعنی کریڈٹ آپ کو ملے اور یہی آپ کی بہتری کا سبب بن جائے آمین۔ بندے اگر نہیں دیکھتے اور قدر نہیں کرتے تو مولا تعالےٰ تو دیکھتا ہے وہ کسی کا اجر ضائع نہیں فرماتا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ارشادِ باری ہے بشرطیکہ کام کرنے والا محسنین میں اپنے آپ کو شامل کرے۔ فَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ ، ، ہمیں بھی چاہیئے کہ اپنے کام اپنے مالک رب العالمین کے دکھانے کے لئے اس کی رضامندی و مرضی حاصل کرنے کے لئے کریں اور صرف اسی سے بہتری کی امید رکھیں اور التجا کریں۔ شرارتی اور مخالف خود بخود بفضلہٖ تعالےٰ اپنے کئے پر پشیمان ہوں گے۔ ورنہ اپنے کئے کی سزا پائیں گے۔ خدا کے ہاں اندھیر نہیں ہاں بعض مصلحتوں کی بنا پر دیر ہو جاتی ہے۔ سو حوصلہ اور صبر سے کام لینے والے آخر کار جیت میں رہتے ہیں اور کامیاب ہو جاتے ہیں آپ کسی انسان سے سفارش کی توقع نہ رکھیں اور نہ ہی

کسی کی سفارش پر بھروسہ کریں۔ آپ براہِ راست ہی مولا تعالےٰ سے توقع اور کامل بھروسہ رکھیں جس کو خوش کرنے کے لئے آپ کام کر رہے ہیں اور جس کی مرضیات پر پہنچنے کے لیے آپ کو نافرمانوں، نااہلوں سے کسی کی بھی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ اللہ بس باقی ہوس قرضہ آپ کا بفضلہٖ تعالےٰ دیگر مہ بہت جلد ھباءً منثوراً ہو جائے گا۔

پنجگانہ نماز کے بعد وہ دعا نہایت خشوع و خضوع سے تین بار پڑھا کریں اور استغفار کی تسبیحات کسی حالت میں بھی ناغہ نہ ہونی چاہیئں۔ فقیر جب آپ کو ذکر فکر مراقبہ، تہجد اور پابندی شریعت کی طرف توجہ دلاتا ہے تو اس وقت خیال ہوتا ہے کہ آپ کی مشکلات اس کی برکت سے آسان اور حل ہو جاویں اور آپ انہی مشکلات میں پھنسے ہونے کی وجہ سے اس طرف سے معذوری کا اظہار کر دیتے ہیں۔ فقیر چاہتا ہے کہ آپ اہل اللہ میں سے ہو جائیں اور آپ کے کام اللہ تعالےٰ کے حکم سے اس کے فرشتے کیا کریں کیونکہ اللہ تعالےٰ اپنے خاص بندوں کا خود کارساز ہوتا ہے اور غیب سے ان کے کام بآسانی تمام کرنے کے اسباب مہیا فرما دیتا ہے اور آپ اس کی طرف سے معذوری کا اظہار فرما کر انہی مشکلات میں پھنسے رہنا چاہتے ہیں۔ ع۔

بہ بیں تفاوتِ راہ است از کجا تا بکجا

مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ کی خوشخبری کو نہ بھولنا چاہیئے وہ خود مہربانی سے فرماتا ہے، وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ۔

فقیر مشاہدات و مکاشفات پر اعتماد نہیں رکھتا کیونکہ وہاں غلطی کا احتمال موجود ہے ظاہری حالات کا مقابلہ کر کے تَوَکَّلًا عَلَی اللّٰہِ جو سمجھ میں آئے کر گزرتا ہے اور مولا تعالےٰ سے بہتری کی توقع رکھتا ہے۔ فقیر ایک نہایت ہی سہل راستہ پر جانا چاہتا ہے اور یار دل کو بھی اسی طرف بلاتا رہتا ہے اور وہ ہے توکل علی اللہ (عملاً نہ قولاً) اور توکل یہ ہے کہ اپنی بہترین عقل و فراست سے اور کامل جد و جہد سے مطلوبہ و مفروضہ کام کو کرنا اور اپنے آپ کو

اور اپنے کاموں کی جدو جہد کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دینا اور کامیابی کی امید اس سے رکھنا۔ پوری تفویض و تسلیم سے کام لینا ہے

سب کام اپنے کرنا تقدیر کے حوالے
نزدیک عارفوں کے تدبیر ہے تو یہ ہے

مکتوب نمبر ۲۷ ——— بنام شیخ معزالدین صاحب لاہور

دنیا و آخرت

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ‘

کارڈ ملا کاشف حالات ہوا خوشی ہوئی کہ تحریر سے ارادت کی خوشبو آتی ہے اللہ تعالیٰ خلوص قلبی عطا فرمائے کہ یہ حقیقت ہو جائے آمین۔ ع۔ ”مَنْ جَدَّ وَجَدَ“ جس نے در کھٹکھٹایا اس کے لیے کھولا گیا۔ پھر مشکل کیا ہے؟ دنیا و آخرت دو بہنیں ہیں جو ایک گھر میں خوش نہیں رہ سکتی ہیں ایک دل میں دو محبوب نہیں سما سکتے۔ ؎

ہم خدا خواہی و ہم دنیائے دوں   ایں خیال است و محال است و جنوں

پہلی محبت کو غالب رکھنا پڑے گا اور دوسری کو مغلوب ورنہ سلامتی ایمان دنیا میں اور خاتمہ بالایمان آخر میں مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن۔ کیا اچھا فرمایا ہے۔ ؎

با دو قبلہ در رہ توحید نتواں برد راہ
یا رضائے دوست باید یا رضائے خویشتن

ارشاد پاک الٰہی ہے (قرآن کریم) ”اے مومنو! تمہارے اموال اور اولاد تم کو ذکر اللہ سے روک نہ لیں (خبردار) اور جو ایسا کرے گا (حب دنیا میں پھنسے اور ذکر اللہ سے ہٹے) پس وہی خاسرون (تباہ شدگان) سے ہوگا۔“ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ ہمارے دلوں میں یقین اور ایمان پختہ ہو جاوے اپنی خاص محبت عطا فرما کر ہمیں اپنا بنا لے آمین

تعمیل ارشاد دین کی کوشش کرنا ہمارا کام ہے۔ قبولیت ادھر سے ہے جو بفضلہ تعالیٰ ہو ہی جاتی ہے۔ کہ

عاشق کہ شد کہ یار بحالش نظر نہ کرد۔

حاضرینِ مجلس و پرسانِ حال کی خدمت میں السلام علیکم جس کو فقیر کے ساتھ تعلق اور محبت ہے اس خط کی نقل اپنے پاس رکھے اور اس کو پڑھتے رہا کریں۔ تا آنکہ راہ آسان ہو۔

مکتوب نمبر ۲۸ ——— بنام شیخ محمد نصیب صاحب۔ ملتان

پاکستان اور اسلام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

محبت نامہ شرف صدور لاکر کاشفِ حالات ہوا۔ فقیر نے اپنا فرض ادا کر دیا اور راہِ حق کی تبلیغ ان کو کر دی۔ حق سبحانہ تعالیٰ انہیں ہدایت نصیب کرے کہ ان کے پیارے نصیب سے نحوست اتر جائے آمین! عزیزم محمد عالم خاں کو جواب میں ضروری ہدایات لکھ دی تھیں اگر ان پر اس نے عمل کیا تو انشاءاللہ تعالیٰ وہ خسارہ میں نہیں رہے گا دعائیں تو بفضلہ تعالیٰ ہمیشہ ہوتی ہی رہتی ہیں دل کو اور نیت کو درست کرنے کی ضرورت ہے افسوس کہ بعض حضرات ابھی تک فرنگی دورِ حکومت کے پرانے خیال پر ہی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ملازمت کو (پاکستانی) بدترین غلامی اپنے آپ کو بھاڑے کے ٹٹو اور افسروں کو فرعون صفت سمجھتے ہیں اور کام کی زیادتی کو تکلیف اور مصیبت۔ کاش کہ وہ پاکستان کو اپنا ملک بلکہ اپنا گھر اور افسروں کو بڑے بھائی، اور کام کاج کو اپنا روزانہ گھریلو فرائض کی بجا آوری سمجھتے تو ان کو اپنی تکلیف اور دکھ محسوس نہ ہوتے جتنا کہ وہ اب محسوس کر رہے ہیں دنیا میں شاید ہی کوئی ایسا انسان ہوگا جو ماں باپ یا اہل و عیال کی خدمت کو تکلیف سمجھے۔ اگر آپ ایسے محنتی دیانتدار کام کرنے والے جو ملک کی بہترین خدمت انجام دے رہے ہیں ایک ایک کر کے نوکری چھوڑ جائیں تو پاکستان کا کیا حال ہوگا۔

اندھا راجہ بیداد نگری والا معاملہ ہوگا۔ کیا وہ گھر آباد رہ سکتا ہے جس کے بہترین خیرخواہ کارکن ممبر گھر کا کاروبار کرنا چھوڑ دیں۔ ابھی پاکستان کو کھانے دنفع اٹھانے کا وقت نہیں بلکہ اس کو بنانے کا وقت ہے ابھی تو تعمیر ہو رہی ہے تعمیری کام کے لیے حد سے زیادہ محنت اور دیانتداری اور خدا ترسی کی ضرورت ہے ہمیں پاکستان کے سپوت بننا چاہیئے نہ کپوت۔ ہمیں فرہاد کی طرح کوہ کن ہونا چاہیئے نہ کہ کام چور۔ اللہ تعالےٰ کی اس نعمت (خطۂ پاکستان) کا شکریہ ادا کرنا ہے کہ اس کے فضل کرم سے کفر کا سایہ ہم پر سے اٹھ گیا ہے لہٰذا اللہ تعالےٰ کے اس عطیہ پر ہمیں تن من دھن سے قربان نثار ہونا چاہیئے تاکہ کفرانِ نعمت کے ہم مرتکب نہ ہوں۔ تسلی۔ اطمینان، دیانتداری اور نیک نیتی سے توکلاً علی اللہ تعالےٰ کو خوش کرنے کے لیے کام کیے جائیں وہ دیکھ اور سن رہا ہے۔ سمیع و بصیر اور علیم و خبیر ہے آپ انشاء اللہ تعالےٰ کبھی خسارہ میں نہ رہیں گے کامیاب ہوں گے اور بفضلہٖ تعالےٰ سعادت دارین حاصل کریں گے فکر اور غم کی بات نہیں بلکہ خوشی اور ترنم کی بات ہے کہ ہم اپنے گھر (پاکستان) کا کام کر رہے ہیں نہ کہ غیر (فرنگیوں) کے گھر کا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ حق سبحانہٗ و تعالےٰ آپ کو صحت عطا فرمائے اور اس سے بھی زیادہ بلند ہمت بنائے اور اس سے بڑھ کر آپ ملک اور قوم کی خدمت اپنی ذات (نفس) کی خدمت سمجھ کر کریں۔ آمین۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ (اللہ تعالےٰ احسان یعنی نیک کام کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں فرماتے) کا مژدہ اور خوشخبری کبھی فراموش نہ کرنی چاہیئے۔ آپ یہ خط اپنے تمام دفتریوں اور متعلقہ احباب کو دکھا سکتے ہیں اور تبلیغی رنگ میں سنا سکتے ہیں۔ باوجود اس قدر عدیم الفرصتی کے وظائف کی پابندی ذوق و شوق محبت والہانہ خلوص قلبی سے کرنا۔ احساسات تکالیف میں تخفیف کا باعث ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ یاد رہے کہ اہل اللہ کا کام خدائی فرشتے کرتے ہیں مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ (الحدیث) جو اللہ کا ہو جائے اللہ اس کا ہو جاتا ہے۔

مکتوب نمبر ۲۹ ——— بنام مرزا محمد یوسف صاحب لاہور

منتہائے مقصود

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

الحمد للہ کہ حالت تسلی بخش ہے اللّٰھم زِد فزِد۔ آمین۔ حجابات بھی ترقی کا زینہ ہیں۔ آتے جائیں اور اٹھتے جائیں حتیٰ کہ ع ''بے حجابانہ درآ بردرِ کاشانۂ ما''، والا معاملہ آ پہنچے۔ آمین۔ اس راہ میں لذت اور نہ لذت دونوں ملے جلے مقام ہیں۔ بسط اور قبض وہی حجابات کی طرح ترقی کے سنگ میل ہیں ہر طرف سے منہ پھیر کر ذکر فکر اور مراقبہ میں لگے رہنا چاہیے حتیٰ کہ حضور دوام میسر ہو جو اَقصَی الغَایَات ہے (منتہائے مقصود) خطوط کے ذریعے وہ تبلیغ نہیں ہوتی جو صحبت سے ہوتی ہے غالباً آپ اس راز کو جانتے ہوں گے قرآن کریم ہم میں سے روزانہ پڑھتے ہیں لیکن مستفیض نہیں ہوتے لیکن جب قرآن اہل اللہ کی زبان سے سنتے ہیں تو سبحان اللہ کیا سے کیا ہو جاتا ہے بات چیت کرنے میں دو بڑے فائدے ہیں۔ اول زبان پاک دل کی ترجمان۔ دوسرے پاک نفس یعنی وجود کی صحبت ومعیت بھی اپنا کام کرتی ہے کہتے ہیں ناقص سے کامل نہیں بنتا یعنی ناقص کسی کو کامل نہیں بنا سکتا لیکن ناقص عالم ہو تو اس کے علم سے راہ پا سکتے ہیں وہ بے عمل ہونے کی وجہ سے ناقص ہے عمل اور کوشش کرنے والا انشاء اللہ تعالیٰ کبھی ناقص نہیں رہتا۔ ؎

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

ع کچھ کرلو نوجوانو! اٹھتی جوانیاں ہیں۔

مکتوب نمبر ۳ ——— بنام شیخ معز الدین صاحب لاہور

پابندیٔ وظائف

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ'

فقیر آپ سے رخصت ہو کر جمعہ کی نماز کو پہنچ گیا چونکہ برادرم خاں صاحب سلمہ' ربہ' کے ساتھ شام کا وعدہ تھا اس لئے بمشورہ عزیزم سلطان صاحب جمعہ پڑھا کر ایکسپریس پر اسی دن وزیر آباد واپس چلے گئے سلطان صاحب کو اتوار کی شام کو چناب ایکسپریس پر راولپنڈی چلے گئے۔ فقیر کو خاں صاحب نے نہ چھوڑا۔ آج مشکل کو بمشکل رخصت حاصل کرکے کنجاہ پہنچا اور آپ کا محبت نامہ ملا۔ عزیزم غلام حیدر خاں صاحب کو اور جملہ دیگر احباب کرام کو بھی اللہ تعالےٰ اسلامتی ایمان وجان وعزت دآبرو دے ہمیشہ خوش رکھے آمین۔ فقیر اس کو ایک بات کہہ کر آیا ہے جو بڑی ضروری ہے جس پر بہت سے لوگوں کا فائدہ منحصر ہے اس کو اس کی تاکید کریں۔ آپ باقاعدہ طور پر ختم خواجگان اور حلقہ ذکر ہفتہ وار قائم کیا کریں اگر کوئی دوسرا یار بھی اس کی دعوت اپنے ہاں پڑھانے کے لئے رکھے تو اس کو بھی موقعہ دینا چاہیئے تاکہ یہ برکت و رحمت سب کے گھروں میں پہنچ جائے اپنے سب وظائف پابندی وقت کے ساتھ نہایت ذوق وشوق سے کرنے چاہئیں اور سب کاروبارِ دنیاوی سے مقدم سمجھنے چاہئیں کوئی دنیا کا کام رہ جائے تو رہ جائے لیکن ان وظائف میں ناغہ نہ ہو اور ذوق وشوق اور محبت دن بدن بڑھتا جائے۔ آپ سب یاروں کے حالات سے بھی اطلاع دیتے رہا کریں۔ سب کو السلام علیکم۔

مکتوب نمبر ۱۳ ——— بنام الحاج شیخ محمد نصیب صاحب لاہور

نظام کائنات

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ،

نظامِ عالم اس احکم الحاکمین جل و علا کی قدرت کے تحت چلتا رہے گا اور اسی طرح ہمارے سب کام جو بظاہر ہماری طرف منسوب اور ہمارے کرنے کے رہین منت ہوتے ہیں اسی کی مشیت کے ماتحت چلتے رہیں گے ہمیں جو کچھ کرنا ہے اسی نظامِ عالم کی مشین کا ایک پرزہ ہونے کی حیثیت سے اپنا مفروضہ و مفوضہ کام کرنا ہے اسی لئے ہمارا فرض ہے کہ دیانتداری و ایمانداری سے اپنے فرائض کو انجام دیں۔ قومی ہوں مذہبی ہوں سیاسی ہوں ظاہری ہوں یا روحانی ہوں۔ پورا پورا بھروسہ اور توکل اسی کی ذاتِ اقدس پر رکھتے ہوئے اور اپنے آپ کو اس کے آگے جواب دہ سمجھتے ہوئے جب آپ مکمل طور پر خلوص قلبی کے ساتھ اپنے آپ کو اس کی پناہ میں دے دیں گے اسی کے پاس (مراقبہ میں) بیٹھا کریں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ کسی مشورہ دینے والے کی ضرورت محسوس نہ ہو گی آپ کو بفضلہٖ تعالیٰ وہ فراست عطا ہو جائے گی جو مومنوں کا حصہ ہے جس کی نسبت حدیث شریف میں آیا ہے کہ "مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے" او کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ فافہم نتدبر۔

اعلیٰ حضرت اقدس امیر ملت شاہ صاحب قبلہ مدظلہ نے جو لطف و کرم آپ پر ظاہر فرمایا ہے وہ آپ کی دیانتداری و نیک نیتی کے سبب سے ہے جس کا پرنور عکس (آنحضرت مدظلہ کے قلب مبارک پر پڑا ہے۔ فقیر حقیر پر آنحضرت مدظلہ کی یہ خاص شفقت و مہربانی ہے کہ فقیر کے واسطے سے پہنچنے والے غلاموں پر بہت خوش ہوتے اور خاص مہربانیوں سے سرفراز فرمایا کرتے ہیں۔ الحمد للہ کہ آپ کو بھی اس سے حصہ وافر مل گیا امید ہے کہ آپ کو

فقیر کی ،، نسبت ،، کے متعلق اور اپنے حالات کے متعلق فقیر کی کوششوں کے بارے میں کامل تسلی واطمینان حاصل ہو گیا ہو گا۔ آنحضرت مدظلہ' کافقرہ فقرہ ارشاد فرمودہ فقیر کے خطوط کا نچوڑ ہے الحمدللہ کہ فقیر کی محنت ٹھکانے لگی اور حضور پرنور نے مہر تصدیق ثبت کر دی ثم الحمدللہ آج کے بعد آپ کو کبھی پریشان خاطر نہ ہونا چاہیئے اور حضور لامعہ النور کا ارشاد کردہ شعر ہمیشہ پڑھتے رہنا چاہیئے ؎

کام رُکنے کا نہیں اے دل ناداں کوئی
خود بخود غیب سے ہو جائیگا ساماں کوئی

مختصراً یہ کہ جب ہم اپنے خالق و مالک و رازق مولا تعالےٰ کو خوش کرنے کی کوشش کریں صحیح معنوں میں اس کے غلام و پجاری بن جائیں۔ اپنے ہر قول و فعل اور نقل و حرکت سے اس کو خوش کریں اور اس کی مرضی پر چلیں تو وہ بھی اپنے فضل و کرم سے ہمیں محروم نہیں رکھے گا۔ اور ہماری تکلیف یا ناخوشی میں راضی نہ ہوگا۔ ایک مومن کبھی یہ بات مان نہیں سکتا ؟ ہمیں یورپ کی تقلید نے اسلام اور اسلامیات سے اتنا دور کر دیا ہے کہ آج یہ بات ہمارے ذہن میں بیٹھتی نہیں کہ وہ خود فرماتا ہے هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ہ ہم مذہب کو دنیا سے الگ سمجھنے لگ گئے ہیں اور دنیاوی امور سے خدا تعالےٰ کا کوئی تعلق ہی نہیں جانتے فرماتا ہے۔ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَکُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ہ جب وہی سب کچھ پیدا کرنے والا اور دینے دلانے والا ہے (لَکُمْ میں اشارہ ہے) تو کیا پھر یہ سب کچھ حاصل کرنے کے لئے اس کی طرف جھکنے کی ضرورت نہیں فقیر کا تو ایمان ہے جتنا زیادہ جھکے گا اتنا ہی زیادہ پائے گا اور جو منعم حقیقی سے منہ پھیرے اور اس سے دور ہو جائے وہ کس منہ سے اس کی نعمتیں پانے کا مدعی اور مستحق ہے ؟ اگر ایسوں کو دیتا ہے یا دے رہا ہے تو اس کی شانِ ربوبیت و خالقیت کا تقاضا ہے لیکن ایسوں کو دشمنوں میں شمار کرتا اور کافر کرکے مارتا ہے اَعَاذَنَا اللّٰہُ مِنْھَا اور اپنے دوستوں اور غلاموں

میں شامل رکھے ۔ آمین ۔

حضرت الحاج محمد امام الدین صاحب قبلہ کا وصال بھی ہمارے لئے زخموں کو ہرا کرنے والا ثابت ہوا آپ کی جگہ بھی پر ہوتی نظر نہیں آتی ۔ الاّ ماشاء اللہ ! یہ سیر اور سیاحتیں خصوصاً مقامات و مزارات مقدسہ کی زیارت و حاضری بہت ہی مفید اور دل خوش کن ہے بشرطیکہ اپنے شیخ (پیر و مرشد) نے اس کا حکم فرمایا ہو ۔ اگر حکم ہوتا تو آپ کی زندگی میں ہوتا جیسا کہ جناب چشتی صاحب قبلہ اجازت لے کر آپ کی زندگی میں ہی مدینہ شریف ہجرت کر گئے ہیں آپ کے بعد ایسا کرنا اسی کیٹیگری (CATOGORY) میں ہے جس پر حضرت پیر سید حافظ حیدر علی شاہ صاحب قبلہ مدظلہٗ کا تشریف لے جانا ہے مرید کے لئے زندگی میں پیر کی زیارت اور ان کے وصال کے بعد ان کی مرقد پاک (نور اللہ مرقدہٗ) کی زیارت سے بڑھ کر کوئی دوسری جگہ جانے کے لئے نہیں اس کو جو کچھ ملنا ہے انہی کے طفیل اور انہی کی وساطت سے ملنا ہے ۔ ہاں اجازت ہو ۔ یا خود مختار ہو تو دوسری بات ہے ۔

مکتوب نمبر ۳۲ ———— بنام مرزا محمد یوسف صاحب لاہور

پیغام حق تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کے مکتوب گرامی نے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی سرہندیؒ کے مکتوب شریف کی یاد تازہ کر دی وہ بھی اپنے پیر صاحب حضرت خواجہ محمد باقی باللہ دہلویؒ کی خدمت میں اپنے پاس رہنے والے یاروں کے حالات اسی طرح لکھا کرتے تھے گویا کہ آپ نے ان کے مکتوب شریف کی نقل کر دی ہے مولا کریم علم، فہم اور انشراح صدر، روحانیت میں برکت ترقی نصیب فرمائے اپنی پناہ میں لے اور اپنا ہی بنا لے آمین یا رب الکریم آمین محترم مستری

اللہ بخش صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے اپنے خیال میں ٹھیک فرمایا ہے آپ کو تو معلوم ہی ہے واقعی فقیر نہ پیر ہے اور نہ پیری کا مدعی نہ دعویٰ بزرگی اور نہ ولایت! یہ کام تبلیغی رنگ میں جو چل رہا ہے یا ہو رہا ہے۔ یہ فقیر باوجود اپنی نااہلیت کے مجبوراً اور حکماً کر رہا ہے کیونکہ اعلیٰ حضرت امیر ملت شاہ صاحب قبلہ محدث علی پوری نے باوجود فقیر کے بسبب اپنی نااہلیت کے بار بار انکار کرنے کے سختی سے حکم فرمایا کہ یہ کام ضرور کرنا ہوگا تم کو اپنے آپ کو نااہل سمجھتے ہوئے بھی یہ کام ضرور کرنا ہوگا اس لئے کہ تمہاری نسبت کامل ہے تمہارے پیر کامل ہیں۔ فقیر نے عرض کیا تھا کہ حضور میں کسی کے پاس جا کر نہیں کہوں گا کہ آؤ تمہیں داخل سلسلہ کروں۔ یا تمہیں بیعت کروں تو حضور نے فرمایا تھا کہ ڈاکٹر صاحب آپ کو یہ کام ضرور کرنا ہوگا جس کو ضرورت ہوگی وہ خود آپ کے پاس چلا آئے گا تو یہ کام فقیر آپ کے حکم اور ارشاد گرامی کے مطابق کر رہا ہے اور ان کی دعا و برکت و توجہ اور فضل و رحمت الٰہی سے چل رہا ہے اور انشاء اللہ تعالےٰ العزیز چلتا رہے گا کیونکہ فقیر کا کام ان کے ارشادات کے ماتحت ان کی تعلیم کو لوگوں تک پہنچا دینا ہے ہدایت دینا یا ہدایت پر قائم رکھنا خدا تعالےٰ کا کام ہے فقیر کا ذمہ نہیں۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں اپنے محبوب مطلوب امام الانبیاء والمرسلین۔ سرور عالم و رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی قسم کے موقعہ پر کئی بار فرمایا ہے وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ پ ۲۴ ع ۱ نہیں اوپر رسول کے مگر حکم پہنچا دینا۔ ب فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ۝ سورہ رعد۔ آپ کا فرض ہے (پیغام) پہنچا دینا اور ہمارا کام ہے حساب و کتاب۔

ج۔ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ سورہ نحل ۱۱۔ اگر وہ اعراض کریں آپ کا فرض صرف روشن پیغام پہنچا دینا ہے۔ پھر جانے والوں کو متنبہ و طنز کے طور پر فرمایا فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ پ ۱۲ ع ۲ پھر اگر پھر جاؤ تم نو جان لو کہ نہیں اوپر رسول ہمارے کے مگر پہنچا دینا ظاہر (جب ہمارا حکم تمہیں

پہنچا دیا۔ تو ان کا فرض ادا ہو گیا ، فَهَلْ عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ ۝
نہیں کیا ہے مشن (MISSION) رسولوں کا مگر روشن پیغام کا پہنچا دینا۔" اور بھی بہت جگہ اسی طرح کی آیات شریفہ آئی ہیں۔ خدا فہم سلیم عطا کرے آمین۔ باقی رہا نام کا پوچھنا اور یاد رکھنا اور پھر قیامت میں مدد نہ کر سکنا ؛ یہ کسی لکھت پڑھت میں نہیں اور نہ ہی کوئی مسئلہ کسی کتاب میں ہے کہ اس کا جواب دیا جائے بعض حقیقت ناآشنا لوگوں کو من گھڑت بات بتا دیتے ہیں جس کی کوئی سند نہیں بصیرت کے لیے "حالات خواجگانِ نقشبندیہ" سے حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامیؒ کا واقعہ درج کیا جاتا ہے۔

"آپ کا ایک خادم تیس برس سے آپکے پاس شب و روز (غالباً وضو کی خدمت پر) رہتا تھا۔ آپ ہر روز اس کا نام پوچھتے۔ ایک دن اس خادم نے کہا حضرت میں تیس سال سے آپ کے پاس آپ کی خدمت کر رہا ہوں پھر بھی آپ روزانہ میرا نام پوچھتے رہتے ہیں (غالباً اس نے یہی کہا ہو گا کہ آپ مجھے قیامت میں کیسے پہچانیں گے جبکہ روز نام پوچھتے ہیں ؟) تو آپ نے یہی فرمایا تھا۔ ہاں روزانہ نام پوچھتا ہوں پھر بھول جاتا ہوں اسی لئے پھر پوچھتا ہوں۔ ذرا بایزید بسطامیؒ کی شان ملاحظہ ہو: تذکرۃ الاولیاء میں ہے کہ حضرت جنید بغدادیؒ جو اپنے وقت کے قاضی القضاۃ اور اولیا و صوفیا وقت کے سرتاج و امام تھے وہ فرماتے ہیں کہ بایزید بسطامی ہمارے درمیان ایسے ہیں جیسے فرشتوں میں جبرائیل۔ فقیر تو عصیاں و نسیاں کا پتلا ہے نام بھولنے کے کئی اسباب ہو سکتے ہیں۔ عام طور پر یاروں کو معلوم ہو گا کہ یاروں کے نام پوچھنا کہ اس کا کیا نام ہے اس کا کیا نام ہے (داخل سلسلہ ہوتے وقت) فقیر کی عادت نہیں)۔ دوسرا یاروں کے چہروں کی طرف بھی اس وقت دیکھنا فقیر کی عادت نہیں اس وقت توجہ دوسری طرف ہوتی ہے اس طرح کئی دفعہ یہ نوبت آجاتی ہے کہ نام پوچھنا پڑتا ہے بلکہ پہچان

میں بھی دقت ہوتی ہے۔ تیسرے اگر یار بھی ایسا ہو جو بہت کم ملاقات کو آئے یا نزدیک بیٹھ کر اپنی زیارت سے مشرف نہ کرے تو پھر اور بھی مشکل ہوتی ہے لیکن باوجود ان باتوں کے اسباق پر عمل کرنے والے فیض سے محروم نہیں رہتے اللہ تعالےٰ ان کے اجر ضائع نہیں فرماتے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ہ (القرآن) دنیا میں کئی ایک ایسے واقعات ہوئے ہیں کہ چھوٹی عمر میں کوئی گھر سے نکل گیا۔ مدت کے بعد صوفی بزرگ یا مولوی بن کر گھر آئے تو ماں تک نے نہ پہچانا لیکن اس نہ پہچاننے یا نام پوچھنے سے یہ کہاں سے ثابت ہوا کہ وہ اس کا بیٹا ہی نہیں رہا؟ تذکرۃ الاولیاء مصنفہ حضرت خواجہ فریدالدین صاحب عطارؒ میں بھی حضرت بایزید بسطامیؒ کے حال میں ان کا یہ واقعہ درج ہے وہاں سے بھی تسلی کر سکتے ہیں۔ وَاللّٰہُ یَھۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ (القرآن) سیدھے راہ پر اللہ تعالےٰ چلاتا ہے۔ جسے چاہے۔ ہدایت اسی کے ہاتھ میں ہے ہمارا فرض احکامِ الٰہی کا پہنچا دینا ہے اور بس۔ مولا کریم فقیر کے سب دوستوں کو صراط مستقیم پر قائم رکھے اور ظاہری و باطنی نعمتوں سے سرفراز فرمائے آمین۔

عزیزم عبداللطیف کے پیچھے پڑنے کی ضرورت نہیں۔ آپ کا فرض بھی یاروں کو اکٹھا کرنے کی کوشش کرنا ہے آگے آنا نہ آنا ان کی قسمت! آپ کو کوشش کا اجر انشاءاللہ تعالےٰ ضرور مل کر رہے گا۔ محترم محمد عالم صاحب کی بات سمجھ میں نہیں آئی مالی امداد کس کی کرتا ہے؟ اللہ تعالےٰ نے تو نماز روزہ بھی فرض کیا ہوا ہے اور ساتھ ہی زکوٰۃ بھی فرض ہے۔ نماز روزہ کرنے والے کو زکوٰۃ (مالی امداد) معاف نہیں کشمیر والے پیر صاحب ہوں یا کوئی اور پیر صاحب ان کے ارشادات پر عمل کرنے سے ہی نجات ہو گی ورنہ خالی گود میں ڈالنا کام نہیں آئے گا جو صاحب شرقپور شریف والوں کے مرید ہیں بڑی خوشی سے شامل ہو سکتے ہیں۔

مکتوب نمبر ۳۳ ——— بنام

جہاد اکبر

محبت نامہ موصول ہو کر کاشف احوال ہوا مولا کریم ہر نیک مقصد میں کامیاب فرمائے آمین! خدا کرے کہ حصول سایہ کی کوشش بار آور ہو۔ اگر اس جہان میں میسر ہو گیا۔ تو وہاں انشاء اللہ تعالےٰ ساتھ ہی رہے گا جو مشکل ہے وہ یہاں اس کے حاصل کرنے میں ہی ہے جب تک سالک فنافی الشیخ کے مقام کو نہ پالے سایہ سے اسے کوئی نسبت نہیں ہوتی۔ شیخ کا سایہ (ظل) سالک تب ہی بن سکتا ہے جب ظاہر و باطن میں شیخ کا نمونہ بن جائے۔ اور نمونہ تب ہی بن سکتا ہے کہ نفسانی خواہشات کے خلاف کام کیا جائے حضرت یوسف علیٰ نبینا علیہ السلام کا قول مبارک قرآن کریم میں بیان فرمایا گیا ہے۔ وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ پ ۱۳ ع ۱ میں اپنے نفس (جی) کو پاک (بری) نہیں سمجھتا۔ بے شک یہ ہمیشہ برائیوں کا حکم ہی کرتا رہتا ہے (برائی کی طرف ہی کھینچتا رہتا ہے) مگر جس پر اللہ رحم کرے (وہ اس سے بچے) یہی جہاد بالنفس ہے جس کو حدیث شریف میں جہاد اکبر فرمایا گیا ہے۔ جس طرح بچوں (شاگردوں) کی شیطنت ماسٹر یا استاد کے جماعت میں آتے ہی دور ہو جاتی ہے اسی طرح نفس امارہ شیخ کامل کے سامنے سے مرعوب ہوتا اور سدھار حاصل کرتا ہے ؎

ہیچ نکشد نفس را جز ظلِّ پیر
دامن آں نفس کش محکم بگیر

مولانا روم فرماتے ہیں کہ نفس سرکش پیر کے سایہ میں ہی مارا جاتا ہے اس کے سوا مشکل ہے اس لئے (ن) نفس کے مارنے والے یعنی مطیع بنانے والے کے دامن

کو مضبوطی سے تھام لو تاکہ یہی نفس کشتہ داکسیر ہو کر سنہری مقامات عالیہ پر لے جائے عاشقانہ اور والہانہ کوششیں درکار ہیں کامیابی بفضلہ تعالیٰ ضرور ہو جاتی ہے۔

ہر کارے کہ ہمت بستہ گردد اگر خارے بود گلدستہ گردد

جس کام میں ہمت صرف کی جائے اگرچہ وہ کانٹا کیوں نہ ہو وہ ضرور پھول اور پھولوں کا گلدستہ بن جاتا ہے بلکہ فرمانے والے اور اس راہ کے طے کرنے والے یہاں تک فرما گئے ہیں۔

وہ کون سا عقدہ ہے جو وا ہو نہیں سکتا
ہمت کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا

البتہ ایسی ہمت فرہاد جیسے کوہ کن عاشق ہی کر سکتے ہیں جب کسی چیز کی طلب صادق نہ ہو تو کون اتنی قربانی کرتا ہے۔ دنیا و مافیہا سے منہ موڑنا اور نفس کے ہوا و ہوس کو چھوڑنا اور پھر خالق و مالک دنیا و مافیہا کی طرف صحیح طور پر رجوع کرنا مذاق نہیں ہے

ایں سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

دم، درود، منتر، جنتر کے پیچھے دوڑنے والوں کا یہ کام نہیں۔ مولا کریم ذوق سلیم اور شوق عظیم عطا فرمائے آمین۔ تاکہ ان باتوں کی حقیقت کھلے۔ دنیائے غفلت زا سے نفرت بڑھے۔ اور حق تعالےٰ سے الفت۔ آمین۔

مکتوب نمبر ۳۴ ———— بنام شیخ معز الدین صاحب لاہور

حُبِّ مال

الحمد للہ کہ بچے خیریت سے ہیں اللہ تعالےٰ خیریت سے رکھے صالح اور عمر دراز کرے

اور کسی کا محتاج نہ کرے آمین ۔ آپ کا اشتیاق اور محبت مولاکریم روزافزوں زیادہ کرے آمین ۔ یہ شوق اور محبت جب اپنے مقام اصلی پر پہنچیں گے تو بیوی بچوں کے تعلقات گو بظاہر تو قائم رہیں گے لیکن دل سے عارضی اور غیر معلوم محسوس ہوں گے ۔

تعلق حجاب است و بے حاصلی چو پیوند ہا بگسلی واصلی

جب تک یہ تعلقات دل میں جمے ہوتے ہیں تو پردہ بنے ہوئے ہیں کچھ حاصل نہیں ہوتا جب یہ دل سے ٹوٹ جاتے ہیں کثرت ذکر اور محبت شیخ کی شدت دَ تَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا ہ کا نقشہ جم جاتا ہے تو وصال محبوب کے دن قریب ہو جاتے ہیں ۔ فنا و بقا کے نقشے آنکھوں میں پھرنے نظر آتے ہیں ۔ مولا تعالیٰ یہ مقام جلد از جلد ہمارے آپ کے نصیب کرے ۔

عاشقاں را با مصالح کار نیست قصد ایناں جز رضائے یار نیست

واقعی رضائے یار کا انمول موتی بحرِ عشق میں غوطہ زن ہوئے بغیر میسر نہیں ہو سکتا عاشقانِ مولاکریم کی صحبت (ظاہری) اور ان کے حالات (معیت باطنی) ہی اس مشکل کا حل پیش کر سکتے ہیں یہ کسی ریاضی دان سے حل نہیں ہو سکتا اسی واسطے فرمایا ۔

با عاشقاں نشیں و ہمہ عاشقی گزیں
ہر کس کہ نیست عاشق با او مشو قریں

حق سبحانہ' و تعالیٰ آپ کی حوالیوں کو مزید فیض بخش ثابت کرے جب تک سونے اور جاگتے میں یعنی شب و روز اس قسم کی صحبتیں میسر نہ ہوں فیضان کے دروازے نہیں کھلتے کثرت اختلاط و صحبت سے ہی وہ نسبت (روحانی) حاصل ہوتی ہے جس کی طرف مولانا جامیؒ نے اپنے اس شعر میں اشارہ فرمایا ہے ۔

در راہ عشق مرحلۂ قرب و بعد نیست
مے بینمت عیاں و دعا مے فرستمت

عشق و محبت کی راہ میں دور اور نزدیک کا (مرحلہ۔ ماہ) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا آپ کو سامنے دیکھ رہا ہوں اور درود و سلام بھیج رہا ہوں موجودہ رنگین دنیادار دنیا کی لذتوں میں پھنسا ہوا اس ذوق سے محروم اور ناآشنا ہے۔ افسوس۔ ھیھات

فقیر کے وقت میں ملٹری ڈاکٹروں کو دو قسم کی رخصت ملا کرتی تھی۔ سال میں ایک دو ماہ کی رخصت اور عندالضرورت دس دن کی اتفاقیہ چھٹی۔ جب کبھی بھی فقیر چھٹی پر آتا چھوٹی یا بڑی۔ سامان گھر پر چھوڑ کر علی پور شریف حاضر ہو جاتا اکثر نسبت سے زیادہ چھٹیاں حضور کی صحبت میں گزرتی تھیں۔ گھر والے ترستے ہی رہتے تھے کہ ہمارے پاس نہیں رہتے کتنے مبارک دن تھے اب ہمیشہ کے لئے یہ نعمت جاتی رہی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اگر اس وقت کی ڈاکٹری ماہوار تنخواہ اور اس کے مقابلہ میں جو خرچ فقیر علی پور شریف جاکر کرتا تھا کا ذکر کیا جائے تو آج کل کے لوگ ڈر جائیں۔ ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔

حق سبحانہ وتعالیٰ اپنے فضل وکرم اور رحمت وعنایت سے ایسے ہی پاک ماحول میں رکھے۔ آمین۔ آج پچیسویں شب رمضان شریف تھی لیکن لیلۃ القدر کے اثرات ظاہر نہیں ہوئے۔ الحمدللہ کہ ساری رات شغل میں گزری ثم الحمدللہ ا ع دعائے فقیر ال رحم اللہ پر عمل درآمد ہے خدائی تو کسی کے ہاتھ میں نہیں ہو سکتی اور جب ہماری دعائیں (مطلوبہ شئے) ہمارے لئے مفید نہ ہو اور خدا تعالیٰ ہمیں بہترین حالت اور نافع حالات میں رکھنا چاہتا ہو تو پھر ہمیں بھی خوش ہو کر راضی رہنا چاہیئے محض اس لئے کہ اس کی رضا ہمارے حق میں ہے ایسی صورت میں ہمارا کیا حق ہے کہ مولا تعالیٰ پر ناراض ہوں کہ ہماری دعا سنی نہیں گئی خدا کرے کہ ہماری دعا خدا کی رضا کے موافق بیٹھے۔ تاکہ ہمارا ایمان سلامت رہے آمین۔ صالح اور نیک ہونا اور بات ہے اور خدا کی محبت و طلب میں سب غیرحق کو بھول جانا۔ امر دیگر۔ مَنْ جَدَّ وَجَدَ۔ در کھٹکھٹانے والوں کے لئے بفضلہٖ وکرمہٖ تعالیٰ کھولا جاتا ہے

اہل دنیا یعنی لذات و شہواتِ دنیوی سے محبت رکھنے والے بہتر سے بہتر ملفوظات اور اچھے سے اچھے اولیائے کرام کی صحبتوں سے بھی فیض نہیں اٹھا سکتے جب تک کہ کثرت صحبت اور عدم صحبت میں کثرت ذکر اذکار سے اللہ کی محبت بڑھ نہ جائے۔ اور محبت دنیا کم نہ ہو جائے۔ تن من دھن اللہ کی راہ میں قربان کرنے کا ولولہ اور جذبہ پیدا نہ ہو جائے فیضیاب ہونے کی راہ صاف نہیں ہوتی سالک راہ حق نہیں بن سکتا۔ ؎

ہم خدا خواہی و ہم دنیائے دول
ایں خیال است و محال است و جنوں

لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَا اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ کا یہی منشاء ہے یعنی اموال اور اولاد اگر اس کی راہ میں رکاوٹ ہیں تو ان کو اس راہ میں قربان کر دو تاکہ تم خَاسِرُوْن میں سے نہ بن جاؤ۔ خسارت اور تباہی میں نہ پڑو۔ قربان کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ان کو ذریعہ قرب الٰہی بناؤ۔ اہل دنیا۔ دنیا کی محبت میں پڑ کر یاد الٰہی سے دور ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے آیت بالا میں حکم امتناعی نہایت سخت وعید کے ساتھ صادر فرمایا گیا ہے۔ مولا کریم و رحیم ہمیں اپنا بنائے اور اپنی پناہ میں رکھے آمین۔ نماز مسلمانوں پر ایک ایسا فریضہ ہے جس کی عدم ادائیگی کفر تک لے جاتی ہے کیونکہ خدا کو اپنا معبود سمجھ کر اس کی عبادت سے گریز کرنا غداری ہے جس کو شرعی اصطلاح میں ارتداد کہتے ہیں باغی کی سزا قتل! اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو نماز کی توفیق بخشے کہ دنیا و آخرت کی بہتری و بھلائی اسی میں ہے۔

مکتوب نمبر ۳۵ ——— بنام چوہدری عبدالرحمن صاحب لاہور

الاعمال بالنیات

محبت نامہ موصول ہو کر مطلع احوال ہوا۔ الحمد للہ کہ آپ مع خاندان بخیریت ہیں مولا کریم ہمیشہ آپ کو اپنے مشاغل میں کامیاب فرمائے۔ اپنی پناہ میں رکھے اور اپنا ہی

بنالے۔ آمین۔ اس موقع پر نہ آنے سے تو فقیر کا ہی نقصان ہوا۔ ذاکروں کی ملاقات سے محروم رہا آپ لوگوں کو تو نیت کا ثواب مل ہی گیا۔ فانما الاعمال بالنیات والحدیث حق سبحانہ وتعالےٰ آپ لوگوں کو سلامتی ایمان وجان کے ساتھ خوش وخرم رکھے محبت خلوص کے ساتھ ذکر فکر مراقبہ تہجد اور پابندی شریعت کی توفیق بخشے اور فقیر کو بھی الدال علی الخیر کفاعلہ (الحدیث) کے ثواب سے بحرمتہ عطا فرمائے آمین ثم آمین۔ حاضرین مجلس پرسان حال ویاران طریقت کی خدمت میں السلام علیکم گھر میں سلام مسنون، بچوں کو دعوات وپیار۔

مکتوب نمبر ۳۶ ـــــــــ بنام ملک عبدالعزیز صاحب لاہور

یاران طریقت

الحمدللہ کہ آپ مع اہل وعیال بخیریت ہیں۔ اور ثم الحمدللہ کہ عزیزم عبداللطیف کی پوسٹنگ لاہور ڈویژن میں ہی ہوگئی ہے مولا کریم اپنے خاص فضل وکرم اور اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے صدقہ میں خاص لاہور میں ہی تعیناتی فرمائے اور آپ لوگوں کی دلی مراد پوری کرے آمین ثم آمین۔

فقیر نے بھی ایک عریضہ لائل پور چک نمبر ۲۷۹ میں اعلیٰ حضرت سراج الملت حضرت قبلہ سجادہ نشین صاحب علی پور شریف کی خدمت اقدس میں لکھا تھا پھر ۲ ستمبر کو حضرت قبلہ ماسٹر صاحب مدظلہٗ بھی وہاں تشریف لے گئے واپسی پر قبلہ ماسٹر صاحب نے سیالکوٹ سے لکھا کہ ۴ نومبر ہفتہ کا دن ہے ختم شریف کی تاریخ رکھ لو حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب تشریف لائیں گے امید ہے عنقریب ہی اشتہار روانہ کر دیئے جائیں گے معلوم ہوتا ہے کہ آپ چہارشنبہ کی کارروائی وزیرآباد ہی آکر سنائیں گے نہ لاہور نہ کنجاہ۔ کوئی سالانہ جلسہ

کا بھی فیصلہ ہوا کہ نہیں ؟ کاش کہ یارانِ لاہور میں وہ پہلی سی محبت عود کر آئے اور آپ لوگ پھر دو قالب یک جان کے مصداق بن جائیں اور اس طرح تبلیغ کا کام بحسن وخوبی سر انجام پانے لگے۔ فقیر تو سب کا خادم اور دعا گو ہے اسی نسبت کا خیال کر لیتے تو اچھا تھا۔ اپنے دلوں کو خدا کے ہاں ٹٹولنا چاہیئے۔ جس سے ہمارے دل کی کوئی بات یا خیال پوشیدہ نہیں کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ خدا کے ڈر اور خوف کے ماتحت ہمارا نفس ہمیں فریب نہیں دے سکے گا اور ہماری غلطیوں کو نیکیاں بنا کر ہمیں نہیں دکھلا سکے گا۔ ہم لوگوں کے سامنے باتیں کرنے میں تو کچھ چھپا سکتے ہیں اور اپنے کو سچا ظاہر اور ثابت کر لیتے ہیں لیکن اس عالم الغیب والشہادۃ سے کچھ نہیں چھپا سکتے۔ اپنی دنیاوی برتری نہیں بلکہ اپنی عاقبت کی بہتری کا خیال کر کے صاف دلی سے کام لے کر ایک ہو جانا چاہیئے اور اپنے خسارہ کو منافع میں تبدیل کر لینا چاہیئے۔

مکتوب نمبر ۳۰ —————— بنام مرزا محمد یوسف صاحب لاہور

فنا سے بقا

خدا کرے کہ الجھا ہوا مسئلہ یقیناً اور قطعی طور پر سلجھ جائے اور ہم سب اسوۂ حسنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا کر اس کا کامل حظ اٹھائیں جس سے ہماری تبلیغ کو چار چاند لگ جائیں۔ آمین ثم آمین۔ یارب الکریم آمین۔ خواب کا ظاہر مفہوم یا اشارہ جو سمجھا گیا اس پر عمل درآمد ہو گیا۔ الحمد للہ! پھر دعا ہے کہ مولا کریم اس مجاز کو حقیقت بنائے۔ آمین تاکہ یار یار سے مستفیض ہو اور ایک کی یاری دوسرے کو مفید۔ خواب کی حقیقت کچھ اور ہی معلوم ہوتی ہے۔ یعنی نظارہ موت ایسی موت نہ تھا نظارہ اس موت کا تھا جس کے بعد ہوتی اس

دنیا میں نہیں آتا اگرچہ سچا مومن اس موت سے ہی اپنے حبیب کو پاتا ہے مگر اس دنیا کو چھوڑ کر یہاں سے انتقال کے بعد "الموت جسر یوصل الحبیب الی حبیب" لیکن وہ موت ہا موت (فنا) تھی جس سے اسی دنیا میں رہ کر مع الحبیب (بقا) کے مقام پر پہنچتا ہے فنائے ذات نفس نہ تھی فنائے صفات نفس تھی جس میں سالک بشری صفات رذیلہ کو چھوڑتا اور اخلاق اللہ کو حاصل کرتا ہے (فنا سے بقا) حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رح فرماتے ہیں ۔

ہیچ کس نزنانگردد اوفنا نیست رہ در بارگاہ کبریا

جب تک سالک یہ فنا حاصل نہ کرے بقا تو درکنار اس کا رستہ بھی نہیں پاتا حق تو یہ ہے کہ یہ موت (فنا) پہلی (انتقال) موت سے بہت سخت اور مشکل تر ہے بارگاہ کبریا تک پہنچنے کا رستہ یہاں (دنیا میں) ہی جانا پہچانا جاتا ہے اور طے کیا جاتا ہے ورنہ اگر راہ منزل حبیب سے شناسائی اور واقفیت نہ ہو تو پس مرگ وہاں پہنچنا محال! اس فنا سے حبیب سے شناسائی اور اس کے ساتھ ملنے یا اس کو پانے کی قابلیت اور اہلیت نصیب ہوتی ہے اس تشریح میں آپ کے لئے مژدہ ہے اور شیخ صاحب (عزیزم) کے لئے بھی یہ آزردہ کامیاب ہو گئے ۔ آپ بآسانی اور وہ بہت مشکلات کے بعد۔ خواب میں ان کی مشکلات کا مظاہرہ کیا گیا ہے جن سے بحمد للہ کہ حق تعالےٰ نے نجات بخشی اور گزرے وقت میں فقیر کو بھی یہی بات ستا رہی تھی کہ یاروں کے راہ سلوک میں رکاوٹیں پیدا ہو گئی ہیں اور بڑھ رہی ہیں ۔ ہجر اور فراق کا مسئلہ تو آپ نے خود حل کر دیا ہے جہاں معیت اور حضور حاصل ہو ظاہری ہو یا باطنی تو ہجر و فراق کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ فرق یہ ہے کہ ظاہری مفارقت کے ساتھ باطنی بھی مفارقت ہو اور معیت روحانی نہ ہو تو ہجر و فراق میں جلن سوز بے قراری بہت ہوتی ہے اور ہر وقت ستاتی رہتی ہے اور اگر معیت وحضور باطنی طور پر حاصل ہو تو پھر ظاہری مفارقت میں تپش معلوم نہیں ہوتی البتہ احساس شدید ہوتا ہے جو ہونا ہی چاہیئے کہ خوش نصیبی

پر دال ہے اور یہی احساس اس بے قراری کا بدل ہے جوں جوں معیت تام اور حضور دوام حاصل ہوتا جاتا ہے بے قراری کم ہوتی جاتی ہے حتیٰ کہ ایک وقت ایسا بھی آجاتا ہے کہ وہ احساس بھی بہت کم ہوجاتا ہے۔ پھر آنا جانا عادتہً اور اذکارہ جاتا ہے مستتیض تو وہ گھر بیٹھے ہی ہوسکتا ہے یہی وجہ ہے کہ وصال شیخ کے بعد بھی نسبت بلند رکھنے والا فیض حاصل کرتا اور منازل طے کرتا رہتا ہے مولاکریم ہمیں بھی وہ مقام اپنے خاص لطف وکرم سے نصیب فرمائے۔ آمین۔ رسالہ انوار الصوفیہ زادھا اللہ شرفھا واشاعتھا اعلیٰ حضرت امیر ملت شاہ صاحب قبلہ قدس سرہٗ کا رسالہ ہے اس میں حضور پر نور کا پروپیگنڈہ کیا جاتا اور کیا جاسکتا تھا یا اب آپ کی آل اولاد کا کیا جاسکتا ہے اس میں غلاموں کا اور پھر کمترین غلام کی بزرگی کا پروپیگنڈہ نہیں کیا جاسکتا البتہ آپ کی محفلوں کا تذکرہ ہوسکتا ہے یا اگر خواہ مخواہ ہی رسالہ میں بھیجنا ہو تو مکتوبات شریف کا عنوان نہیں رکھنا چاہیئے اور عبارت میں کوئی بڑا فرق نہیں۔ جہاں رویت حق لکھا ہے غالباً لغزش قلم ہے رویت پاک یا رویت حق نما لکھ لیں شعر کے ساتھ یہ شعر زیادہ موزوں معلوم ہوتا ہے۔ ؎

دل آرامے کہ داری دل درو بند
دگر چشم از ہمہ عالم فرو بند

بقول۔ تصور شیخ غفلت سے چھڑا کر ذکر اللہ پر قائم کرتا ہے اور ذکر اللہ نقش ما سوا کو مٹا کر دل کی تختی کو مجلّا اور منور کرتا ہے محترم نعیم صاحب نے جنتری اور کیلنڈر کا کھوج نہیں نکالا نہ یہاں اس کی کوئی خبر مل سکی۔ کیا وہ مفت لائے تھے مومن کا مال ایسا تو نہیں کہ اس کی پرواہ نہ کی جائے اگرچہ جانا نہ کا ہی ہو پورا خیال رکھنا چاہیئے۔ مخلصم رفیق صاحب کو کئی چیزوں کا عرض کیا تھا۔ وہ بھی وہاں جاکر خاموش ہو گئے۔ واللہ اعلم۔ لاہور کی فضا میں اتنا سکون کہاں سے آگیا۔

مکتوب نمبر ۳۸ ——— بنام سید محمود شاہ صاحب لاہور

رضائے مولا تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ طالب خیریت بخیریت۔ گرامی نامہ شرف صدور لاکر کاشف حالات ہوا۔ آپ کو معلوم ہے اور یقیناً ہونا بھی چاہیئے کہ آپ فقیر کو جملہ احباب میں سے کتنے عزیز ہیں اور جس قدر آپ فقیر کے خیرخواہ و عقیدت مند ہیں اس سے کئی گنا زیادہ بفضلہٖ تعالےٰ فقیر آپ کا خیرخواہ ہے اور خدا اس بات کا گواہ ہے آپ نے جن تکالیف کا اس تبادلے کے متعلق اظہار فرمایا ہے وہ آپ کی قیاسیات اور بے وجہ و بے اصل خطرات کا ڈراؤنا مجموعہ ہے جن کو حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہوسکتا آپ نے جس وظیفہ اور طریقہ عمل کا گرامی نامہ میں ذکر فرمایا ہے فقیر اس سے مانع نہیں اور نہ خوش۔ خدا کرے کہ کسی طرح آپ اپنے مقاصد کے حصول میں کامیاب ہو جائیں اور آپ کو اطمینان خاطر نصیب ہو آمین
آپ کو دو میں سے ایک تو ضرور ماننی پڑے گی۔ (۱) چند دشمنوں نے غلط پروپیگنڈہ کر کے آپ کا تبادلہ کیا یا کرایا ہے۔ (۲) حق سبحانہٗ و تعالیٰ نے اپنے خاص مصالح کی بنا پر آپ کا تبادلہ پسند فرمایا اور کیا ہے۔

پہلی بات کے تو آپ قائل نہیں ہوسکتے خیالی اور قیاسی پریشانیوں میں گھر کر بھی آپ پروپیگنڈہ کرنے والے مخالفوں کو ذاتی طور پر اور مستقل مؤثر نہیں کہہ سکتے کیونکہ ذاتی اور مستقل مؤثر مخلوقات میں سوائے خدا تعالےٰ کے کوئی نہیں ہوسکتا مخلوقات کی طرف جو یہ نسبتیں کی جاتی ہیں حقیقی اور مستقل نہیں بلکہ مجازی ہیں اور غیر مستقل۔ ان بے چاروں کی حقیقت فقیر کے خیال اور الفاظ میں فقط اتنی ہے کہ وہ خود کچھ شے نہیں۔ کوئی حقیقت اور مستقل اختیار نہیں رکھتے اور یہ اس کی بدنصیبی ہے یا بدبختی یا عاقبت کو خراب کرنے والی حماقت کہ وہ قضا و قدر

کے برے ہتھیار ہیں اس سے زیادہ وہ کچھ نہیں دلا شیئ ہیں۔ ان کی بدقسمتی یہ ہے کہ ان کی بری نیت اور برے ارادوں کے ماتحت قدرت نے ان کو اس برے کام پر لگایا ہے اگر وہ نیک اور اچھے ارادے رکھتے تو ایذا رسانی کی بجائے وہ مخلوقات کی خیر خواہی اور نفع رسانی کا باعث بنتے۔ ع

اگر در خانہ کس است   یک حرف بس است

حدیث شریف میں ہے۔ اَلْخَلْقُ عَیَالُ اللّٰہِ اَحَبُّھُمْ اِلَی اللّٰہِ اَنْفَعُھُمْ لِعَیَالِہٖ وَاَبْغَضُھُمْ اِلَی اللّٰہِ اَذَاھُمْ لِعَیَالِہٖ یعنی مخلوق اللہ کا کنبہ ہے۔ اللہ کے نزدیک وہ شخص زیادہ محبوب ہے جو اس کے کنبہ کو زیادہ نفع پہنچائے اور زیادہ برا اللہ کے نزدیک وہ شخص ہے جو اس کے کنبہ کو زیادہ اذیت دے۔ الفاظ کی بندش سے کوئی شخص مغالطہ میں نہ پڑے یہاں حدیث شریف میں بھی نسبتیں مجازی ہیں مطلب یہ ہے کہ ان کی بری نیت اور برے ارادوں کی وجہ سے ہی یہ برا کام ان سے لیا جا رہا ہے اور اسی وجہ سے وہ مغضوب الٰہی ہیں اور نیک کام نیک نیت اور نیکوں کی طرف منسوب ہیں اور اسی وجہ سے وہ محبوب الٰہی ہیں نیت ارادے اور کسب کی وجہ سے نسبتیں ہماری طرف منسوب ہیں ورنہ خالق کل وہی ہے جو کچھ کرتا ہے وہی کرتا ہے قرآن کریم میں آتا ہے۔ وَاللّٰہُ خَلَقَکُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ہ یعنی تم اور تمہارے اعمال کا خالق اللہ ہی ہے نیت ارادے اور کسب کی وجہ سے ہم تم ذمہ دار ہیں یہ دنیا آزمائش اور امتحان کی جگہ ہے اس پہلی صورت میں آپ اپنی خیالی اور دنیاوی پریشانیوں کی پیاس بجھانے کے لئے جو چاہیں کر سکتے ہیں فقیر کو اعتراض کی گنجائش یا منع کا حق اس لئے نہیں کہ ممکن ہے کہ آپ بزرگوں کے برے اثرات سے کسی حسن نیت کی بنا پر بچ سکیں اگر آپ دوسری صورت کے قائل ہیں اور آپ ایسے دیانت دار نیک نیت مومن انسان کو اس کے سوا چارہ بھی نہیں۔ خصوصاً جب آپ کئی بار خطوط میں لکھ چکے اور اقرار کر چکے کہ میں نے اپنے سب کام اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیئے ہیں تو پھر یہ آپ کی خیالی پریشانیاں اور خطرات سب

فضول ہوں گے اور لائق ترک اور پھر راضی برضائے مولا رہنے میں جو لطف ہوگا اور جو فوائد مضمر ہوں گے (جن کو خدا ہی جانتا ہے) وہ نعمت ان اضطراری حرکات یعنی پریشانی آمیز تگ و دو میں شاید میسر نہ ہو سکے۔ فقیر کا اس پر پختہ ایمان ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم اور رحمت کی بنا پر ہمارا دشمن نہیں اور قرآن کریم میں کئی بار فرما چکا ہے کہ اللہ اپنے بندوں پر ظلم (بے انصافی۔ تشدد وغیرہ) نہیں کرتا۔ اس لئے جب ہمارا ایمان ہے کہ جو کچھ کرتا ہے خدا ہی کرتا ہے تو جو کچھ اس کی طرف سے ظاہر ہوگا۔ خواہ ہماری عقل اور سمجھ میں آئے یا نہ آئے خواہ وہ بظاہر ہمیں مضر (ضرر رساں) ہی معلوم ہوتا ہو اور نقصان رساں ہی نظر آتا ہو وہ انشاء اللہ تعالےٰ بکرمہٖ وبفضلہٖ ہمارے لئے مفید ہی ہوگا حدیث شریف میں ہے۔ اَلْخَیْرُ مَا صَنَعَ اللّٰہُ (یعنی خیر و خوبی اسی میں ہے جو اللہ کرتا ہے) ہم حدیث کے خلاف سمجھ کر کیوں اپنا ایمان خراب کریں۔ بہر حال فقیر دعا کرتا ہے کہ مولا کریم و رحیم اپنے خاص فضل و کرم سے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اور طفیل آپ کی مشکلیں آسان فرمائے اور پریشانیاں دور کرے جس سے آپ مطمئن ہو کر پہلے سے زیادہ اپنے مولا تعالےٰ و خالق و مالک کے ساتھ وابستگی پیدا کریں اور مقام رضا میں مضبوطی سے قدم رکھیں اللہ تعالےٰ آپ کا حافظ و ناصر اور معین و مددگار رہو۔

مکتوب نمبر ۳۹ ——— بنام مرزا محمد یوسف صاحب لاہور

مکاشفات

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کا دوسرا بزرگ نامہ بھی بشارات لئے ہوئے شرف صدور لاکر باعث مسرت ہوا اللّٰھم زد فزد آمین ثم آمین۔ آپ نے لکھا تھا کہ سات آٹھ ماہ کی چھٹیاں ڈیو (ع ما م)

ہیں۔ فقیر بشرط صحت جنوری ۱۹۵۵ء کے دوسرے یا تیسرے ہفتہ میں ملتان کی طرف جانے کا ارادہ رکھتا ہے کیوں نہ اس دورہ میں دو تین ماہ کے لئے آپ کو بھی ساتھ لے لیا جائے ملتان۔ میانوالی۔ ڈیرہ غازی خاں جنوبی (مظفر گڑھ) تک اور غالباً پھر اسی سفر میں پہلے یا بعد سکھر جا دید صاحب کی دعوت پر جانا ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔ آپ مکاشفات کے اس مقام پر پہنچ رہے ہیں جہاں اکثر نفوس بگڑ جایا کرتے عجب پندار کا شکار ہو جاتے ہیں اصول یہ ہے کہ جتنا انسان بلندی پر جائے عجز و انکسار بھی ویسے ہی بڑھتا جائے۔ تصنع کے طور پر نہیں بلکہ حقیقتاً پھلدار شاخیں جھک جایا کرتی ہیں اللہ تعالیٰ ان سب معاملات میں آپ کا حافظ و ناصر ہو احتیاطاً عرض کر دیا ہے تاکہ دھوکا نہ لگے

مکتوب نمبر ۴۸

بنام محمد رواض الدین صاحب لاہور

مشکل نیست کہ آساں نہ شود

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ طالب خیریت بخیریت۔ خط ملا۔ کاشف حالات ہوا۔ الحمد للہ کہ آپ ترقی پر جا رہے ہیں اسباق کو پابندی وقت سے ادا کرتے رہیں تو انشاء اللہ کوئی کمی نہ رہ جائے گی ہر کام اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ٹھیک ہو جائے گا ہر مشکل آسان ہو جائے گی۔

ایک بات یاد رکھنے اور عمل میں لانے کی ہے جب بھی کوئی کام کرنا ہو کسی قسم کا کام ہو۔ شروع کرنے سے پہلے وضو کر کے دو رکعت استخارہ کی نیت سے پڑھیں بعد از سلام دل کی طرف متوجہ ہو کر اپنے تئیں اور اپنے سب کام اس کے سپرد و حوالہ کریں۔

سپردم بتو مایۂ خویش را　　تو دانی حساب کم و بیش را

کہتے ہوئے مراقبہ کریں یا سوئی ہو جانے کے بعد جو کچھ دل میں آئے بسم اللہ توکلت

علی اللہ کہہ کر، کر ڈالو۔ انشاء اللہ تعالےٰ نتیجہ بہتر ہی ہوگا۔ خدائی کسی کے ہاتھ میں نہیں اور نہ کوئی بندہ اس کے دربار بندگی کی حد سے نکل کر جرأت کر سکتا ہے

بندہ باید کہ درِ خود داند

ہر قسم کی دریافت طلب بات کا جواب اس میں آگیا۔ عزیزم شیخ محمد نصیب صاحب کو بھی سمجھا دیں۔ بتا دیں۔ فقیر کا تو سوائے اس کے فضل و کرم کے کوئی آسرا و بھروسہ نہیں اپنی گنہگاری پر نادم و شرمندہ ہے اور اس کے عفو و کرم کا امید وار۔ گھر میں سلام مسنون

مکتوب نمبر ۱۴

فرستادہ مولانا الحاج ڈاکٹر شیخ محمد اللہ دتہ صاحب
برائے اشاعت رسالہ انوار الصوفیہ اگست ۱۹۵۲ء

اعلیٰحضرتؒ کے اپنے دوستوں کے نام مکتوبات میں آپ کی طرف ایک مرید کے خط کی نقل بطور نمونہ دی جاتی ہے تاکہ آپ کی تبلیغ کے اثرات کا اظہار ہو سکے۔

تخیلات سالک یعنی مبتدی

یہ خط ایک مبتدی سالک محترم محمد رشید صاحب ڈی ایم ای ریلوے نے اپنے پیر و مرشد کی طرف لکھا ہے چونکہ سالک کی ابتدائی تخیلات و جذبات کا خاکہ کھینچ کر دکھایا ہے اس لئے یارانِ طریقت کی عبرت آموزی کے لئے انوار الصوفیہ میں بھیجا جاتا ہے امید ہے کہ حضرت قبلہ ایڈیٹر صاحب رسالہ میں شائع فرما کر مشکور فرمائیں گے۔

مکرمی و مخدومی پیر و مرشد راہبر من قبلہ و کعبہ جناب پیر صاحب مدظلہ العالی

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ'۔ آج بہت عرصہ کے بعد یہ خط آپ کی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں۔ اور کوتاہی کے لئے معافی کا خواستگار ہوں۔ عید کے دوسرے روز ہمارے ایک رشتے کی ہمشیرہ کا انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس بیچاری کے کوئی عزیز اقربا یہاں نہیں تھے اس لئے تجہیز و تکفین وغیرہ میں کافی مصروفیت رہی وفات سے چند روز پیشتر ہی ہماری یہ خواہش ہوئی تھی کہ رمضان مبارک کے بعد

جب وہ "مری" سے واپس آئے۔ تو اولین فرصت میں آپ کی خدمت میں اسے حاضر کیا جائے مگر زندگی نے ساتھ نہ دیا اس کے مرتے دم تک میری یہ دعا رہی کہ آپ کی حضوری کی طفیل خدا اسے اتنی مہلت عطا فرمادے کہ وہ توبہ کرے اور امور صالحہ زیادہ سے زیادہ اس کی قسمت میں ہوں ویسے بھی مرحومہ بڑی خاموش طبیعت کم گو با اعتقاد اور نیک بھتی خداوند تعالےٰ اسے جنت نصیب کرے اور مغفرت عطا فرمائے۔ مرحومہ کی "قل" کے بعد میں عمداً دورے پر چلا گیا۔ وہاں سے واپس آکر ایک دن اور اس کے گھر میں گزارا اور پھر دورے پر چلا گیا کل شام کو واپس آیا اور آج دوپہر کو پھر نکل آیا ہوں۔ اس وقت یہ خط کیمبل پور کے سٹیشن پر سے لکھ رہا ہوں پھر سے معذرت کرتا ہوں کہ آپ میری کوتاہی کو معاف فرمادیں مصروفیت ضرور تھی مگر کوتاہی بھی ضرور ہوئی ہے اس لئے پھر سے معافی کا خواستگار ہوں کل شام کو ختم خواجگان پڑھا گیا اور محفل ذکر ہوئی حاضری کم تھی شاید اطلاع وقت پر نہ مل سکی ہو۔

میں محسوس کرتا ہوں کہ کچھ بھیل سا گیا ہوں یا گر رہا ہوں۔ اپنی کمتری کا اندازہ انوار الصوفیہ کے مطالعہ سے بھی معلوم ہوتا ہے اگر معیار عبادت و ریاضت برائے نجات وہی ہے جو اولیاء اللہ اور صوفیائے کرام نے قائم کیا تو معاً یہ خیال آتا ہے کہ ہم جیسے گنہگار عوام الناس اس معیار پر کبھی پورے نہیں اتر سکتے یہ ایک مایوس کن خیال ہے اگرچہ خدا کی رحمت سے مایوس نہیں ہوں لیکن جب اپنی سیاہ کاریاں سامنے آتی ہیں اور دوسری طرف وہ معیار خیال میں ہوتا ہے تو اپنی نجات کی کوئی صورت نظر نہیں آتی اگر بڑے بڑے اولیاء اللہ خداوند کریم کی عبادت کا حق ادا نہ کر سکے تو ہم غلط کاروں اور بے عملوں کی عبادت کس گنتی میں آتی ہے اگر برگزیدہ ہستیاں بھی شیطان سے تادم زیست برسرپیکار رہیں تو کیا ہمارا مقابلہ بھی کوئی معنی رکھتا ہے مبتدی اگرچہ توبہ

کرتا ہے اور یہ بھی امید رکھتا ہے کہ اگر اس کے بعد نیکی کا راستہ اختیار کیا تو انشاء اللہ اس کے سابقہ گناہ بھی نیکیوں میں بدل دیئے جائیں گے مگر اس کے دل کی کشمکش ایک حشر کا نقشہ پیش کرتی ہے وہ اگرچہ نیک ہونے کا ارادہ رکھتا ہے مگر گناہ کی لذت سے اس کی زبان ابھی بھی چٹخارے لے رہی ہوتی ہے گناہ کی لذت سے چونکہ وہ آشنا ہے اور نیکی کی فضیلت سے چونکہ بہرہ ور نہیں اس لئے بھی لذت گناہ اسے پھر واپس کھینچتی ہے نیکی کی حد میں اگرچہ داخل ہو چکا ہے مگر گناہ کی حد سے دور نہیں گیا لذت گناہ بار بار اس کا منہ اپنی طرف موڑ لیتی ہے اور کبھی نہ کبھی یا دہ پھسل جاتا ہے یا کم از کم ایک آہ ضرور بھر لیتا ہے دونوں گناہ ہیں مگر واہ رے مبتدی ابھی نہ تو ادھر کا ہے اور نہ ادھر کا۔ اگر عبادت کثرت سے کرے تو معاً دل میں فخر پیدا ہوتا ہے اور اپنے آپ کو دوسروں سے بہتر تصور کرتا ہے کبھی یہ خیال ہوتا ہے کہ کاش کوئی مجھے عبادت میں مشغول دیکھے اور میری تعریف کردے کہ یہ نیک آدمی ہے کبھی یہ خیال ہوتا ہے کہ میں برگزیدہ ہو چکا ہوں اس لئے زیادہ عبادت کی ضرورت نہیں کبھی اپنے پیر و مرشد کے ارشادات احباب کے سامنے اس انداز سے دہراتا ہے گویا کہ اپنے ہی تخیلات ہیں تاکہ احباب اسے نیک سمجھیں اور تعریف کریں اور کبھی اس تعریف پر خوش ہو کر عبادت سے کچھ وقت کے لئے احتراز کر لیتا ہے کبھی یہ خیال ہوتا ہے کہ توبہ تو کر ہی لی ہے عبادت بھی جاری ہے مرشد کی نگاہ بھی مدد و معاون ہے چلو تھوڑی بے احتیاطی ہی سہی پھر توبہ کر لیں گے یا یہ گناہ اتنا بڑا نہیں کہ اس کے کفارہ کے لئے خاص تدابیر کی جائیں۔ غرضیکہ اس کا دل واقعی ایک نمونہ محشر ہوتا ہے۔ نفس بغاوت پر آمادہ ہوتا ہے۔ سیاہ کاریاں اپنی طرف کھینچتی ہیں۔ ضمیر ملامت کرتی ہے اور نیک اعمال کی طرف رغبت دلاتی ہے اور بے چارہ مبتدی بسا اوقات سرزمین گناہ کی طرف منہ کئے حسرت زدہ دل سے چار و ناچار الٹے پاؤں سرزمین پاک پر یعنی منزل پر کیسے پہنچے گا۔ چلنا ایک طرف

دیکھنا دوسری طرف۔ خواہش کسی چیز کی اور بھاگنا کسی طرف۔ خداوند کریم ہی ہے جو مبتدی کو اس کشمکش سے پیرومرشد کی وساطت سے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طفیل سے بچائے اور صراط مستقیم پر چلائے خدا ہی ہے جو مبتدی کو گناہ سے بچائے اس کو تکبر کے پاس نہ جانے دے اسے خوشامد کے پھندے سے آزاد رکھے اس کے دل کو اپنی طرف کر ڈالے اس کی عبادت ریاضت میں برکت ڈال کر اس کی آنکھوں اور دل میں سمائے اس کے دل سے ناامیدیاں دور کر کے امید کی روشنی پیدا کرے اس کی بند آنکھوں پر سے پٹی اٹھا کر معرفت کے جلوے دکھائے اس کے تاریک دل کو منور کرے اور ایسا منور کہ پھر کبھی اس میں اندھیرا نہ ہو کبھی اس میں شیطان کا گزر نہ ہو کبھی وہ لغزش نہ کھائے کبھی وہ صراط مستقیم کی مشکلات سے نہ گھبرائے آپ بھی خدارا ہم جیسے مبتدیوں کے لئے دعا گو رہیں۔ ہمیں اپنی نگاہ میں رکھیں تاکہ ہم بھی روز محشر کسی کو منہ دکھا سکیں۔ دعا فرمایئے کہ خداوند کریم مجھے اور میرے خاندان کو تمام گناہوں سے بچائے تکبر سے بچائے شرک سے بچائے اپنے عشق میں دیوانہ کر دے پیرومرشد کا عشق عطا کر دے حضور رہبر کائنات فخر الانبیاء مالک کون و مکان، باعث دوجہان خاتم النبیین حبیب پاک رحمت اللعالمین کے سایہ مبارک کے تلے لے جائے اور آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و محبت عطا کرے ہمارے ارادوں کو ایسی استقامت بخشے کہ آئندہ ہمارے قدم کبھی لغزش نہ کھائیں کبھی نہ ڈگمگائیں روز محشر ہم کو سایہ محمدی میں اٹھائے اور جان کنی، قبر، حشر اور پلصراط کی منزلوں سے بے خوف و خطر پار کرے۔ دعا فرمایئے کہ میں اور میرا خاندان پھر کبھی گناہ کی طرف رغبت نہ کرے آمین ثم آمین۔ آپ نے جو انعام بھیجا۔ اس کے لئے ہم سب آپ کے بے حد مشکور و ممنون ہیں۔ خداوند کریم آپ کا سایۂ عاطفت ہم پر اور باقی اصحاب سلسلہ پر ہمیشہ قائم رکھے اور آپ کے درجات کو اور اعلیٰ کرے اور آپ کے سایہ کو اور وسیع کرے

تاکہ زیادہ سے زیادہ خلقِ خدا آپ سے فیض حاصل کر سکے۔ آمین ثم آمین۔ گنہگاروں کی دعا کچھ عجب نہیں کہ اسے بھی شرفِ قبولیت حاصل ہو جائے آپ کی دعا سے اور خدا کے فضل سے رحمت بی اے میں ۲۲۶ نمبرے کر پاس ہو گیا ہے مگر محمود کا نتیجہ ابھی نہیں نکلا بے چارہ بہت متفکر ہے۔ دعا فرمائیں کہ وہ بھی کامیاب ہو جائے نیز دونوں کے روزگار کے متعلق بھی دعا فرمائیں تاکہ خداوند کریم ان کو باعزت عہدے پر فائز کرے۔ برسرِ روزگار کر دے آمین ثم آمین۔

آپ کا حقیر خادم
محمد رشید۔ ڈی ایم ای راولپنڈی

مکتوب نمبر ۲۴ — بنام شیخ محمد نصیب صاحب ملتان

افرنگی مسلمان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

اللہ سبحانہٗ وتعالےٰ آپ کی جملہ مرادیں پوری کرے قرض سے سبکدوش کرے ظاہری باطنی بہتری کے سامان مہیا کرے بفضلہٖ وکرمہٖ آمین فقیر نے دعا کر دی ہے کہ مولا تعالےٰ اگر لاہور میں آنا سود مند اور بہتری کا باعث ہے تو اپنے فضل وکرم سے عزیزم شیخ محمد نصیب کی تبدیلی لاہور فرما دے تاکہ سب یار نزدیک رہ کر اور اکٹھے ہو کر تیرے دین کی خدمت کر سکیں اور ہم سب کو اپنے دین کی خدمت کرنے کی توفیق اور موقعہ نصیب فرما دے۔ آمین ثم آمین یا رب الکریم! آمین۔

انگریزی مسلمان (صورت وسیرت افرنگیوں کی رکھنے والا مسلمان) بظاہر کتنا ہی آزاد ہو جائے آزاد نہیں کیونکہ افرنگیت اس کی رگ وپے میں سرایت کئے ہوئے ہے

رہا اسلام سے اتنا ہی دور ہے جتنا خود افرنگی۔ محمدی مسلمان ہی دنیا میں کامیاب ہوتے رہے ہے اور اب بھی بفضلہٖ تعالےٰ محمدی مسلمان ہی دنیا میں کامیاب ہوگا اللہ تعالےٰ کا وعدہ غلبہ وحکومت محمدی مسلمان سے ہے انگریزی مسلمان سے نہیں۔ مبارک اور خوش نصیب وہ ہیں جو اس نازک وقت کی اہمیت کو پہچانیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوہ حسنہ کو جو اللہ تعالےٰ کو محبوب و مطلوب ہے اختیار کریں اور پاکستان کو صحیح معنوں میں پاکستان بنا کر عالم کفرستان پر چھا جائیں۔ سب جگہ اسلام کا پھریرا لہرائے اور دنیا اس کے سائے میں امن وامان پائے آمین! اگر انگریزی (افرنگی) تہذیب معاشرت تمدن فیشن اور رسوم ہمارے لئے کسی صورت میں بہتر اور نافع ہوتے تو مولا تعالےٰ نماز کی سورہ فاتحہ میں اس سے دور رہنے کے کلمات ہماری زبان سے خاص اپنی حضوری میں نہ نکلواتا۔ غیرالمغضوب علیہم ولا الضالّین ہ پر غور کرنے کی ضرورت ہے گویا نماز کی ہر رکعت میں اللہ تعالےٰ ان سے دور رہنے کا ہم سے وعدہ لیتا ہے بدیں الفاظ کہ اے اللہ ہمیں اپنے منعم علیہ لوگوں کے راستے پر قائم رکھ اور چلا۔ یہود ونصاریٰ ومشرکین کے راہ روش چلن طریقہ فیشن رسوم سے بچا اور ادھر نہ جانے دے۔

اگر در خانہ کس است یک حرف بس است

کیا کوئی خوش قسمت روح اس پر غور کر کے اپنی غلطی کی تلافی کرے گی اللّٰھمّ ارزقناہ آمین۔ اپنے احباب کو سنا دیجئے۔ وقت گزرتا جا رہا ہے ایسا نہ ہو کہ حسرت ہی حسرت رہ جائے۔

پھر پچھتا دے ہووت کیا جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

اللہ تعالےٰ تو اپنے پسندیدہ دین (انّ الدّین عند اللہ الاسلام) کو سلامت رکھے گا اور پاکستان کو عروج دے گا لیکن ہمارا ایمان پرکھا جائے گا۔؟

حاضرین مجلس۔ پرسانِ حال و یارانِ طریقت کی خدمت میں السلام علیکم بصد شوق

گھر میں سلام مسنون۔ بچوں کو دعا و پیار

مکتوب نمبر ۴۳ بنام چوہدری محمد شفیع صاحب رام گڑھ لاہور

تبلیغ اسلام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ طالب خیریت بخیریت۔ آج پرانے خطوط کا اتفاقیہ جائزہ لیا گیا تو ۸ سے زیادہ لفافے ملے جن کا جواب اس غرض سے نہیں دیا گیا تھا کہ فقیر خود حاضر خدمت ہو رہا ہے لیکن ہوتے ہوتے نوبت یہاں تک پہنچی کہ رمضان شریف نزدیک ہو جانے کے سبب پروگرام ملتوی کرنا پڑا آپ کی اہلیہ کی والدہ کو اللہ تعالے جنت نصیب کرے اور آپ حضرات کو صبر جمیل عطا فرمائے ۔

موت سے کس کو رستگاری ہے۔

آج وہ، کل ہماری باری ہے

حلقہ ذکر کی باقاعدگی مبارک ۔ابھی موقعہ ملا تو انشاء اللہ تعالے ختم خواجگان کی برکات پر کچھ عرض کر دیا جائے گا۔ فی الحال فرصت نہیں۔ فقیر پہلے ہی جواب میں دیر ہو جانے پر شرمندہ ہے اس لئے خیر و عافیت پر اکتفا کرتا ہے مولا کریم سب کو ظاہری باطنی نعمتوں سے سرفراز فرمائے۔ آمین۔ حاضرین مجلس پرسان حال و یاران طریقت کی خدمت میں السلام علیکم۔گھر میں سلام مسنون بچوں کو دعوات

مکتوب نمبر ۴۴ بنام شیخ محمد نجیب ملتان

وظائف اور ان کے فوائد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

خط ملا کاشف حالات ہوا پڑھتے ہی فوراً ایک لفافہ عزیزم ملک محمد سلطان صاحب کو بھیج دیا ہے کہ وہ حتی بلدی ممکن ہو آپ کے پاس پہنچ جائیں باقی سارے خط کا جواب یہ ہے کہ ہمارا تو سوائے اللہ تعالےٰ کی ذات بابرکات کے اس دنیا میں اور کوئی سہارا ہے اور نہ مددگار۔ اسی کے فضل وکرم اور لطف وعنایت پر زندگی کے دن کاٹ رہے ہیں ہمیں نہایت ہی خلوص قلبی کے ساتھ فقط اسی کا ہو رہنا چاہیئے تاکہ ہمارا دعویٰ بھی صحیح وسچا ہو اور ہماری توقع اور توکل بھی صحیح ہو اس بنا پر لکھا جاتا ہے کہ خدا کرے کہ آپ اپنے سب وظائف مع تسبیحات استغفار وقل شریف وغیرہ پابندی کے ساتھ ادا کر رہے ہوں اگر ایسا ہی کر رہے ہیں تو آپ لوگوں کی عداوتوں اور مخالفتوں سے بے فکر ہو کر رہیں کوئی کچھ نہیں کر سکتا سب کی باگ ڈور اسی ایک مولا تعالےٰ قادر مطلق کے قبضہ قدرت ودست تصرف میں ہے جس نے اپنے فضل سے ہمیں اپنی طرف جھکا رکھا ہے اور الحمد للہ اپنا بنا لیا ہے ہمیں اپنے کردار سے ثابت کرنا ہے کہ ہم اسی کے ہیں اسی کے سہارے پڑے ہیں اور اسی کے دائرہ رضامندی وخوشنودی سے باہر نہیں جاتے اگر کوئی ہمارے ساتھ بدی کرتا ہے تو وہ اس کا بدلہ اپنے رب تعالےٰ سے ضرور پائے گا۔ اس لئے ہمیں انتقام لینے کی حاجت نہیں۔ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان پاک کے مطابق اس کے ساتھ نیکی ہی کرتی چاہیئے ہمیں انشاء اللہ رب تعالےٰ سے نیکی کا اجر نیک ہی ملے گا کیونکہ یہی قانون الٰہی ہے۔

نیکی کا بدلہ نیک سے بد سے بدی کی بات ہے
کیا خوب سودا نقد ہے اِس ہاتھ دے اُس ہاتھ لے

جو بدی کرتا ہے ہمارے ساتھ نہیں کرتا اپنے لئے بدی کے کانٹے بوتا ہے پھر ہم بھی کیوں اپنے لیے برائی کا بدلہ بدی میں دے کر بدی کے کانٹے بوئیں۔

آپ کے پہلے خط سے جو مفصل لکھا گیا ہے۔ کئی باتوں کا انکشاف ہوا جن کا پہلے علم نہیں تھا اور اب جن پر بحث کرنا لاحاصل ہے اگر آپ اس وقت فقیر کے پاس ہوتے تو سیر حاصل بحث کر کے آپ کو مطمئن کیا جا سکتا تھا لیکن اتنا تو ضرور عرض کرنا ہے کہ آپ معاملہ کو خداوند کریم کے سپرد بھی کرتے ہیں اور ناامیدی کا اظہار بھی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے اس کے فضل و کرم سے نا امید ہونا کفر ہے کیا آپ کا گزارہ اور رزق کا محتاج ہیڈ کلرک یا آفس سپرنٹنڈنٹ ہونے پر ہی ہے ورنہ آپ کے لئے دنیا میں رہنا مشکل ہو جائے گا۔؟ یہ ہے مایوسی جو آپ جیسے سمجھدار انسان کے نزدیک نہیں آنی چاہیئے ہیڈ کلرکی یا آفس سپرنٹنڈنٹی ایک ذریعہ معاش ہے اللہ تعالٰے کے پاس کئی ذریعے ہیں جن کے ذریعے وہ رزق پہنچاتا ہے "وَاللّٰہُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ہ" آؤ ہم اسباب کو خدا نہ بنائیں بلکہ مسبب کو اپنا خدا مان کر اسباب پر بھروسہ و اعتماد کرنے سے بے نیاز ہو جائیں وَاللّٰہُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ہ کا انعام حاصل کرنے کے مستحق ہو جائیں کاش کہ کافی اسباب آپ کی کامیابی کے موجود نہ ہوتے ان کا وجود آپ کی نظر میں نہ ہوتا تو آپ خدا کے فضل و کرم بغیر مایوس ہونے کے کامیاب ہو جاتے اب بھی اس سے مایوسی کی کوئی وجہ نہیں ہمیشہ اُن کے فضل و کرم سے دلی یقین سے امیدوار رہنا چاہیئے

ہر روز آئندہ کے لئے صبح کی نماز کے بعد سات بار لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ مع بسم اللہ شریف اول و آخر درود شریف تین تین بار پڑھ لیا کریں اعلیٰحضرت اقدس امیر ملت

شاہ صاحب قبلہ محدث علی پوری مدظلہ العالی سے نئی اجازت ملی ہے آپ کو بھی اجازت ہے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی سرہندیؒ اپنے مکتوبات شریف میں فرماتے ہیں کہ دشمن کے غلبے اور خوف کے وقت امن و امان کے لئے سورۃ لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ کا پڑھنا بہت خوب ہے۔

اور ہر نماز کے بعد رَبِّ زِدْنِی عِلْماً ۱۱ بار درود شریف تین تین بار پڑھ کر اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر پھونک کر دل پر پھیر لیا کریں آپ کو بھی اجازت ہے ان کو بھی اجازت ہے۔ ہمیشہ پڑھا کریں انشاء اللہ عالم و فاضل ہو جائیں گے۔

ہاں ضرورت تو ہے اگر آپ مہربانی فرما کر سکیں حق سبحانہ' و تعالے کا حضور دوام لینے آویں باقی بفضلہ تعالے جو کچھ آپ کے پاس ہے وہ فقیر کا ہی ہے جو لائیں گے وہ پہنچ جائے گا اور جو کھائیں گے وہ بھی پہنچ جائے گا اس تعلق کی بنا پر ہے

چیزیکہ بے سوال رسد دادہ خدا است — آں را تو رد مکن کہ فرستادہ خدا ست

بن مانگے آئے تو حلال اور طیب اور سوال کرنے اور مانگ لینے میں کراہت تو ضرور ہے اللہ تعالے سوال کرنے اور مانگنے سے بچائے آمین۔ یہ مسئلہ کبھی آئیں تو ضرور پوچھیں مثنوی شریف سے بتایا جائے گا۔ انشاءاللہ تعالے! حاضرین مجلس و پرسانِ حال و یاران طریقت کی خدمت میں السلام علیکم۔ بچوں کو پیار۔

مکتوب نمبر ۵۴

بنام مرزا محمد یوسف صاحب لاہور

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ'

گرامی نامہ محبت شمامہ شرف صدور لا کر باعث تسکین خاطر ہوا۔ الحمد للہ مولا تعالے ہمیں بھی مومن بنائے جن کی تعریف کتاب و سنت میں کی گئی ہے آمین ثم آمین۔ علی پور شریف کے جلسہ میں بولنے کے لئے ضرور کوئی مضمون تیار کر کے لائیں محترم حافظ محمد زکریا

صاحب کو بھی عرض کر دیں تین نام پروگرام میں شائع ہونے کے لئے بھیجے گئے ہیں مولوی ضیاء اللہ صاحب نعمانی حافظ صاحب اور آپ کا۔ فقیر کی صحت بفضلہٖ تعالےٰ اچھی ہے۔ اب اس ارذل العمر میں نزلہ زکام تو عام چیز ہے کیونکہ قدرتاً بڑھاپے میں مزاج بلغمی ہوتا جاتا ہے راولپنڈی برات کی تاریخ بجائے 21/3 کے 29/3 کر دی گئی ہے اس لئے فقیر وہاں تا لگیا ۲۴ یا ۲۵ مارچ کے بعد ہی جائے گا لیکن یکم اپریل کو ضرور ان شاء اللہ تعالےٰ کنجاہ میں ہوگا۔ کیونکہ یہاں بھی ایک خاص قریبی رشتہ دار کی مجلس نکاح خواتی میں حاضری ہے۔ ۶، ۷ اپریل کو علی پور شریف کا جلسہ مبارک ہے فقیر ان شاء اللہ تعالےٰ ۴ یا ۵ اپریل کو وہاں پہنچ جائے گا اگر کوئی کنجاہ آنے والا ہو تو فقیر کا ٹکٹ ان شاء اللہ تعالےٰ بن گیا ہوگا وہ لیتا آئے یا ممکن ہو تو حفاظت سے گجرات ریلوے سٹیشن پر ملک بشیر صاحب پارسل کلرک کے پاس پہنچا دیا جائے حاضرین مجلس کی خدمت میں السلام علیکم۔

مکتوب نمبر ۵۴ الف — بنام شیخ معزالدین صاحب۔ لاہور

پابندیٔ شریعت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کا اور شیخ سعید احمد صاحب کا بھی خط ملا۔ حالات سے اطلاع ہوئی فقیر دعا سے غافل نہیں۔ اللہ تعالےٰ اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صدقہ میں قبول فرمالیوے۔ آپ حضرات کو سلامتی ایمان وجان اور عزت وآبرو کے ساتھ اپنے مخلص بندوں کی راہ پر قائم رکھے۔ آمین۔ اپنی خیر وعافیت سے جلدی جلدی اطلاع دیتے رہنا چاہیئے۔ اور خط آدھی ملاقات کا فائدہ دیتا ہے اگر ظاہر صحبت میسر نہ ہو

سکے۔ حالانکہ ظاہری ملاقات کا جلدی جلدی نصیب ہونا بڑی نعمت ہے تاہم کاغذی ملاقات سے تو محروم نہ رہنا چاہیئے۔ اس میں تو بڑا خرچ نہیں ہوتا کسی موقعہ پر معلوم ہوگا کہ یہ ملاقاتیں کتنی ضروری اور کتنی نفع بخش تھیں۔ ؎

نمازیں گر قضا ہوں پھر ادا ہوں
نگاہوں کی قضائیں کب ادا ہوں

ذکر، فکر، مراقبہ تہجد پابندی شریعت میں خوب ذوق شوق سے اور خشوع و خضوع سے کوشش کرتے رہنا چاہیئے اور آج کل رمضان شریف کو غنیمت سمجھ کر اس کی خیرات و برکات سے پورا فائدہ اٹھالینا چاہیئے کہ اس کا ایک دن کا روزہ دوسرے ہزار دنوں کے روزہ سے بھی افضل ہے اس میں نفل ادا کرنا فرائض کا درجہ رکھتا ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے یہ مغفرت اور بخشش کا مہینہ ہے جس نے اس میں اپنے گناہ نہ بخشوائے وہ بڑا بدنصیب ہے گویا یہ مہینہ ہمیں گناہوں سے پاک کرنے کے لئے ہر سال آتا ہے۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو اس راز کو سمجھتے اور اس سے پورا فائدہ اٹھاتے ہیں گھروں میں سلام۔ یارانِ طریقت کی خدمت میں السلام علیکم۔

مکتوب نمبر ۴۶   بنام شیخ معزالدین صاحب لاہور

دینی کتب کی خرید
انفاق فی سبیل اللہ ہے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

جلد جواب دینے کا شکریہ۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو خوش رکھے اور ظاہری اور

باطنی نعمتوں سے مالا مال کرے آمین۔ عزیزم شیخ ثناء اللہ کو فقیر سکھر کے پتہ پر خط لکھنے والا تھا۔ اچھا ہوا کہ آپ نے اس کا موجودہ پتہ لکھ دیا ورنہ فقیر کا خط آوارہ ہی پھرتا رہتا افسوس کہ شیخ ثناء اللہ صاحب سے دو چار دفعہ ملاقات ہوتی تو بہت کچھ سمجھ جاتے۔ طبیعت اس کی بہت اچھی ہے آپ کی طرح خط بہت دیر سے لکھتے ہیں وہ بھی غالباً المکتوب نصف الملاقات کے راز سے آگاہ نہیں کاغذی ملاقات جسمانی ملاقات بن سکتی ہے پرسوں انعام اللہ صاحب کا تعزیت نامہ آیا تھا جس کے جواب میں دونوں بھائیوں کی خدمت میں لکھا گیا ہے کہ اپنے اپنے مفصل دفتری پتے لکھیں ایک گھر میں ہونے کے سبب ایک انوار الصوفیہ اور دوسرے لمعات الصوفیہ خرید کریں آپ بھی ان کو فقیر کی طرف سے تاکید کر دیں مذہبی رسالوں پر خرچ کرنا تبلیغی اور خیراتی خرچ ہے جس پر ۷۰۰ گنا ثواب ملنے کی حسب نیت وخلوص توقع بارگاہ رب العزت سے ہو سکتی ہے کیونکہ یہ انفاق (خرچ فی سبیل اللہ) میں داخل ہے۔ نماز، روزہ نفلی درود، وظائف پڑھنا ہل چلانا ہے اور روپیہ پیسہ اس کی راہ میں دینا بیج ڈالنا ہے اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں انفاق فی سبیل اللہ کی مثال یوں بیان فرماتا ہے کہ ایک دانہ بیج اس میں، بالیں دسے نکلیں گے ہر ایک بال میں ۱۰۰ دانہ ہوگا اور اللہ چاہے تو اس کو دگنا اور پھر اس دگنے کو دگنا کر دے

سبحان اللہ! شیخ سعدیؒ ایک حدیث کا ترجمہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں ؎

بخیل ار بود زاہد بحر و بر بہشتی نباشد بحکم خبر

یاران طریقت و پرسانِ حال کی خدمت میں السلام علیکم۔

مکتوب نمبر ۷۴ - ا بنام شیخ معز الدین صاحب لاہور

اتباع سنت

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

آپ کا کارڈ پریشانی دل لیے ہوئے اظہار مافی الضمیر کرتا ہوا کاشف حالات ہوا اللہ تعالےٰ آپ کو ہر طرح خوش و خرم رکھے آپ کے یا آپ لوگوں کے خلوص پر فقیر کو کوئی شبہ نہیں جو کچھ لکھا گیا ہے خیر خواہانہ اور دعائیہ لکھا گیا ہے تاکہ خلوص و محبت قلبی کی زیادتی کے ساتھ استقامت بھی نصیب ہو اور غفلت و سستی راہ نہ پائے جیسا کہ اکثر ظاہر ہوتا رہتا ہے گجرات سے جنوب کی طرف خصوصاً لاہور میں یاران طریقت کا سرمایہ آپ لوگ ہی ہیں۔ خدا کرے کہ آپ لوگ اسوہ حسنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فیشن اختیار کریں اور حضور اکرمؐ کی صورت و سیرت کے لباس سے ظاہر و باطن کو ملبوس کریں آمین۔ ہماری مسلمانی کا ثبوت اور ہمارے ایمان کا مظاہرہ اس کے بغیر ہیچ ہے۔ وقت آگیا ہے کہ ہم کسی بڑی سے بڑی دنیاوی غرض کو اس معاملہ میں رکاوٹ نہ بننے دیں اور جو چیز اتباع سنت سے روکنے والی ہے اس سے دستبردار ہو جائیں ورنہ نام کی مسلمانی نہ ہمیں یہاں کام دے سکتی ہے اور نہ قیامت میں سودمند ہو سکتی ہے ہم نے ایک نہ ایک دن یہاں سے جانا ہے اور آج جن لذائذ و شہوات سے بھری دنیا میں ہم خدا و رسول سے دور رہ کر یعنی ان کو بھلا کر مستغرق اور منہمک ہو رہے ہیں اس نے ہمارے ساتھ نہیں جانا بلکہ یہاں ہی رہ جانا ہے اس لیے آج اس سے ہمارا تعلق عارضی ہونا چاہیئے جو کہ سلوک الٰہی میں ہمارے لیے رکاوٹ نہ ہو سکے۔ اللّٰھمّ ربّنا آمین۔ حاضرین مجلس و پرسان حال کی خدمت میں السلام علیکم۔

مکتوب نمبر ۷۴ ب

مشکلے نیست کہ آساں نشود مرد باید کہ ہراساں نشود
بر سر فرزندِ آدم ہرچہ آید بگذرد

عزیزم مخلصم شیخ محمد نصیب صاحب زاد محبتکم و حفظکم اللہ تعالیٰ
من کل بلا الدنیا و عذاب الاخرۃ ۔ آمین

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ طالب خیریت بخیریت خط ملا حالات سے اطلاع ہوئی ۔ آپ ایسے بلند ہمت اور متین مومن سے گھبرانے کی توقع نہیں کی جا سکتی ۔ مولا تعالیٰ اپنے فضل و کرم اور حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طفیل آپ کی سب پریشانیاں دور فرما دے اور ہر طرح سے ہر طرف سے ہر قسم کی کامیابی عطا فرما دے ۔ پاکستان اور پاکستانیوں کو آپ کے وجودِ مسعود کی خدمت سے مستفید و مستفیض فرما دے ۔ حاسد اور کینہ ور آپ کے حسن سلوک کے معترف ہو کر آپ کے قدموں میں آ رہیں ۔ آمین ثم آمین یا رب الکریم لاہور سے واپسی پر عزیزم محمد سلطان مع برادرم خان صاحب کے چوہدری امانت علی صاحب ٹھیکہ دار اور عزیزم عالمگیر صاحب کو ساتھ لیے ہوئے سحری کے وقت جمعرات کو کار میں کنجاہ پہنچے دونوں نئے حضرات داخل سلسلہ عالیہ ہو کر سب دوست کار میں ۸ بجے کے قریب کنجاہ سے رخصت ہو گئے ۔ آج پورے ۶ دن گزرے ہیں ان کا کوئی خط راولپنڈی سے خیریت کا نہیں آیا اس سے پہلے ابھی ابھی ان کو خط لکھا ہے اور اب آپ کی طرف لکھنا شروع کیا ہے ۔ درشت کلامی کا جواب تو اوپر کے انڈر لائن میں آ چکا ہے ۔ مکان ملنے کی صورت بھی بفضلِ تعالیٰ کوئی جلدی ہی بن جائے گی ۔ مولا تعالیٰ کو معاذ اللہ کیا ضرورت ہے کہ بے وجہ آپ کو تکلیف دے جب کہ ہم اس سے بہتری کی توقع رکھتے ہیں اور اس کی

پناہ میں رہ کر اسی کی ذاتِ اقدس پر توکل و بھروسہ کرکے زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں لَيْسَ اللّٰه بظلام للعبید ۔ اللہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتے ۔ الحمدللہ! اہل و عیال کی جُدائی اور دوستوں کی مفارقت انشاءاللہ تعالیٰ عارضی ہے جلدی بکرمہٖ تعالیٰ دوُر ہو جاوے گی البتہ یہ جُدائی اور مفارقت سبق آموز ہونے کے سبب بہت اہم اور فیض بخش ہے ۔گھبرانے کی ضرُورت نہیں ۔ اشاعت سلسلہ عالیہ کا کام خدائی کام ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ آہستہ آہستہ آپ کو اس کا شرف حاصل کرنے کا موقع بھی ملتا جاوے گا عزم بالجزم ۔شوق محبت و خلوص قلبی کی البتہ ضرُورت ہے دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ سے اشاعت سلسلہ (حقیقت اسلام) عالیہ کی خدمت لیں ۔ آمین ۔ اس کے فیوضات و برکات کا پتہ تب ہی لگے گا جب آپ اس میں منہمک ہوں گے اَللّٰھُمَّ رْزُقْنَاهُ ۔ آمین ۔اگر ان حالات کو جن کو مصائب و مشکلات و تکالیف کا نام دے رہے ہیں آپ امتحان سمجھتے ہیں تو مبارک ہو یہ جذبہ و خیال ۔مومن صادق بن کر اس میں کامیاب نکلنے کی کوشش کریں جو جہاد بالکفار سے کئی گنا اعلیٰ افضل ہے بلکہ جہادِ اکبر ہے انشاءاللہ تعالیٰ اس کے فضل و کرم سے آپ ضرور کامیاب ہوں گے ۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا آمین مومن پست ہمت نہیں ہوتا ۔مشکلات بلکہ موت کی بھی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مقابلہ کیا کرتا اور کامیاب ہوا کرتا ہے بفضلہٖ و بکرمہٖ تعالیٰ یہ بہت اچھا ہے کہ آپ کو کوئی نہیں جانتا آپ کا خدا تو آپ کو جانتا ہے ۔ وہ خود آپ کا تعارف سب سے کرا دے گا ۔سنت الٰہی اسی طرح جاری ہے کہ وہ خود اپنے دوستوں کا تعارف زمین والوں بلکہ آسمان والوں سے بھی کرا دیا کرتا ہے ۔ آپ کو مبارک ہو کہ توبہ مومنانہ کرنے کے بعد آپ کو اس فہرست میں لے لیا گیا ہے ۔نبوت کا کام تو چالیس سال عمر کے بعد

شباب پر آتا ہے جواں مرد بلند ہمت بنو اور اس عطیہ ربی پر خوش ہو کر ربّ العزّت کا شکریہ ادا کرتے رہو۔ ولایت بھی فیضانِ نبوّت ہی سے ہے۔ الحمدللہ! نہ راولپنڈی میں دنیا رہنے دیتی تھی نہ ملتان میں قیام ملتا ہے۔ اس پر کیا لکھا جاوے، راولپنڈی ہیں کئی ایک خطوط ہیں یہ مسئلہ زیر بحث آ چکا ہے بلکہ صاف یہ الفاظ لکھے گئے تھے کہ جو خدا راولپنڈی میں ہے وہی لاہور (ملتان وغیرہ) میں ہے۔ تبدیلی کی خواہش اچھی نہیں جو کچھ ہوتا ہے جہاں بھی ہوتا ہے، مرضی مولا سے ہوتا ہے۔ وُہی ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے۔ اب بھی فکر کی گنجائش نہیں۔ بہرحال جائیکہ باشی با خدا باشی پر عمل پیرا رہیں اس کے فضل و کرم سے طبیعت دُرست و خوش رہے گی۔ دل بھر آنا اچھی علامت ہے سر سجدہ میں رکھ کر زاری و فریاد اس کی بارگاہ میں کرنی چاہیئے۔ رقتِ قلبی رحمتِ ربی ہے۔ زندگی و عمر کی کشتی (ناؤ) تو ہمیشہ ڈانواں ڈول ہی رہتی ہے۔ مومن کا کام ہے کہ اس کو مستقیم الحال بنا کر ساحل پر لے جائے۔ آمین۔ رخصت مانگنے کا موقع نہیں نوکری میں کیا پڑا ہے؟ نوکری میں سب کچھ پڑا ہے۔ قوم وملت وملک (پاکستان اور پاکستانیوں) کی خدمت اس سے اعلیٰ اور اہم کام دنیا میں کیا ہوگا۔ ادائیگی فرائض خداوندی انشاءاللہ تعالیٰ آپ کو بہت جلد اس کا عُمدہ صلہ ملے گا آپ خوش ہو جائیں گے فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ہ پر ایمان کامل ہونا چاہیئے ان سب مشکلات مصائب و تکالیف کا حل اور حل کی کلید (کنجی) آپ کے پاس ہے۔

جو اسباق آپ نے سیکھے ہیں سختی اور ہمت سے ان کی پابندی پہ مداومت ہی کلیدِ حلِ مشکلات ہے۔ خصوصاً پنجگانہ نماز کے بعد والی دُعائے مسنونہ استغفار کی تسبیحات و تسبیع قل شریف میں کبھی ناغہ نہ ہونا چاہیئے۔ حاضرینِ مجلس و احباب کی خدمت میں سلام مسنُون۔

مکتوب نمبر ۴۸

پاکستانی پالیسی

بنام جناب شیخ سعید احمد صاحب لاہور

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

طالب خیریت۔ بخیریت ۹/۷ ۱۱ کا مرسلہ ۹/۴ ۱۴ کو موصول ہوا۔ الحمدللہ کہ آپ بمعہ متعلقین بخیریت ہیں۔ حالات کچھ اس قسم کے ہیں کہ ان پر صحیح معنوں میں رائے زنی نہیں ہو سکتی۔ اتنا صحیح ہے کہ ہماری شامت اعمال نے ہی یہ صورت پیدا کر رکھی ہے، ورنہ مولا تعالیٰ کو اپنے بندوں (غلاموں) سے کوئی عداوت نہیں۔ اور یہ بھی اس کی شان سے بعید ہے کہ وہ اپنے بندوں پر ظلم کرے۔ اور وہ بھی اپنے بندوں اور اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت پر۔ ع آنچہ برما است انما است۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طفیل معاف فرماوے۔ آمین۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے اَمن و عافیت ہی مانگنا چاہیئے۔ مسلمانوں کو آج تک کبھی کوئی شکست نہیں ہوئی۔

جب کبھی بھی ہوئی تو وہ اَطِیعُوا اللہ وَ اَطِیعُوا الرَّسُولَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ کی خلاف ورزی سے ہوئی۔ اور جب بھی سچے دل سے اپنے مولا کی طرف جھک گئے۔ اور اس کے حکم کے ماتحت چلتے رہے۔ چپہ چپہ پر فتح قدم چومتی رہی۔ افسوس مسلمان مُردوں کی نیند سو یا ہے۔ کون جگائے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو پاکستان عنایت فرمایا تھا۔ لیکن وہ اس کو سنبھالتے نظر نہیں آتے۔ اگر ہر مسلمان پاکستان کی حکومت خدا داد کا وقار و رُعب قائم کرنے میں کوشاں نہ ہوگا اور جس بدنظمی کا

وہ ثبوت دے رہا ہے تو خاکم بدہن پاکستان ایک خواب ہو کر رہ جائے گا۔ وقت کا تقاضا ہے کہ حکومت پاکستان کی پالیسی کو بیک اپ کیا جائے۔ اس کے خلاف کوئی قدم نہ اٹھایا جائے۔ خواہ اس میں بظاہر کتنا ہی نقصان نظر آئے یا اٹھانا پڑے۔ جو نقصانات ہوئے مسلمانوں کے مسلح نہ ہونے سے ہوئے۔ جتنی جلدی مسلمانوں کو مسلح کر دیا گیا۔ اتنی جلدی فسادات دُور ہو جائیں گے۔ اور کسی کو مسلمانوں کی طرف انگلی اٹھانے کی بھی جرأت نہ ہوگی۔ لیکن کاش نام کا مُسلمان بھی کام کا مُسلمان بن جائے۔ آمین یارب الکریم۔ فقیر نہیں سمجھ سکا کہ نظامِ ملک میں کیا تبدیلی ہُوئی ہے۔ جس سے یہ اب دارالحرب نہیں رہا۔ بظاہر تو یہ معلوم ہو رہا ہے کہ باوجود گورنر جنرل مُسلمان ہونے کے بھی اگر یہ پہلے دارالسلام تھا تو اب دارالحرب بن گیا ہے۔ مسلم و غیر مسلم برسرِ پیکار ہیں۔ جس کا داؤ چلتا ہے دوسرے کو نہ تیغ کر ڈالتا ہے۔ مُلک میں امن مفقوُد ہے۔ نظامِ حکومت یعنی قانون بھی ابھی وُہی موجُود ہے۔ شرعی احکام کا کوئی نیا اجرا نہیں ہوا۔ دارالحرب سے دارالسلام تب ہی بن سکتا ہے کہ کفر کے احکام کی جگہ اسلام (شریعت) کے احکام ملک میں جاری ہوں۔ خیر یہ مسئلہ علماء سے تعلق رکھتا ہے، فقیر تو ابھی تک احتیاطاً الظہر پڑھ رہا ہے۔ اور پڑھتا رہے گا۔ جب تک کہ اعلیٰحضرت امیرِ ملت مدظلہ العالی سے دریافت نہ کرے۔ حاضرینِ مجلس پرسانِ حال و یارانِ طریقت کی خدمت میں السلام علیکم بصد شوق ملاقات۔

عزیزم محمد امین ابھی جبل پور میں ہے۔ اللہ تعالیٰ خیریت سے پاکستان میں لائے۔ آمین۔ گھر سے گھر میں سلام مسنون۔ بچوّں کو پیار۔ اللہ تعالےٰ حفاظت میں رکھے۔ آمین۔

مکتوب نمبر ۴۹

اسلام اور پاکستان

بنام جناب محمد رواض الدین بی - اے - لاہور

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

طالب خیریت بخیریت - خط ملا - کاشف حالات ہوا - آپ نے نوکری سے بسبب ارتکاب گناہ صغیرہ بیزاری کا اظہار فرمایا - عین سعادت ہے۔ اگر کبیرہ گناہ میں مُبتلا ہونے کا ذکر ہوتا تو شرعی حکم یہی ہو سکتا تھا - کہ وہ کام چھوڑ دینا چاہیئے - جس کی وجہ سے گناہ کبیرہ کا مرتکب ہونا پڑے - صغیرہ کا لفظ کسی خاص مصلحت ہی سے کیوں نہ لکھا گیا ہو - بہر حال حکم نہیں بدل سکتا اگرچہ صغیرہ پہ اصرار و تکرار اس کو کبیرہ بنا دیتا ہے - تاہم فرائض اور واجبات کے مقابلہ میں اس سے بایں لحاظ تجاہل کیا جا سکتا ہے کہ وظائف پابندی کے ساتھ ادا کرنے سے ان صغائر سے بچنے کی استعداد بفضلہ تعالیٰ پیدا ہو جاوے گی - جتنی قرب حق میں ترقی ہوتی جاوے گی اور بکثرت ذکر اللہ حضور دوام کا ملکہ پیدا ہوتا جاوے گا - صغائر اور کبائر اور وساوس خطرات سب دور اور کافور ذ ھبًا منثورًا ہوتے جاویں گے - بفضلہ تعالیٰ وکرمہ - ابتدا میں تکلّف کرنا پڑتا ہے - یعنی نفس پر زور دینا پڑتا ہے اور درحقیقت اسی کوشش کا نام جہاد بالنفس ہے - جس کو حدیث شریف میں جہادِ اکبر کا نام دیا گیا ہے - مبارک ہو کہ اس مقام پر بفضلہ وکرمہ تعالیٰ فائز المرام ہونے والے ہیں - مولانا رومؒ ؎

گرم باش اے مرد تا گرمی رسد
با درشتی ساز تا نرمی رسد

ہاں اتنی بات ضرور نگاہ رکھنے کی ہے کہ نوکری بال بچوں کے رزق و

روزی کی نیت سے نہیں کرنی کیوں کہ انکا اور اسی طرح ہمارا سب کا داتا اور رزاق مطلق وہ رب العلمین ہے۔ جس نے اپنی کلام پاک میں وَمَا مِنْ دَابَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُہَا فرما دیا ہوا ہے پھر کیا یہ گستاخی اور بے ادبی بلکہ کفرانِ نعمت نہیں کہ جس شئے کا ذمہ اس رب العالمین نے خود بخود اپنے لطف وکرم اور اپنی ربوبیت عالمین کے شایان شان لے رکھا ہے۔ ہم اسی کی خاطر حیران و پریشان اور سرگردان ہوں۔ نوکری کو آپ نوافل میں کیوں شمار کرتے ہیں۔ اگر صحیح نیت سے کی جائے تو اس کا ایمانداری اور دیانت داری سے کرنا فرائض سے بڑھ کر ثواب رکھتا ہے۔ اللہ کے بندوں کو اپنی یا اپنے بال بچوں کی روزی کا فکر نہیں ہوتا۔ وہ جو کام بھی کرتے ہیں اپنے ملک وقوم اور دین وملت کی خدمت کی نیت سے کرتے ہیں یعنی اپنے مولا تعالیٰ کو خوش کرنے کے لیے۔ آپ (ہم سب) خدا کے سپاہی ہیں احکام خداوند تعالیٰ کے رواج دینے اور دنیا میں امن وامان قائم رکھنے کے لیے پیدا کئے گئے ہیں۔ یہی وہ عبادت ہے جس کو لِیَعْبُدُوْنِ سے یاد فرمایا گیا۔ اسلام اور پاکستان دو الگ الگ الفاظ ہیں۔ مگر معناً ایک ہیں۔ اس وقت اسلام کی خدمت پاکستان کی خدمت ہے۔ اور پاکستان کی حفاظت اسلام کی حفاظت۔ اس لیے کہ پاکستان اسلام کے نام پر ہی (بمنشائے ربی) معرضِ وجود میں آیا ہے۔ آؤ ہم اپنی اپنی حیثیت اور استعداد کے مطابق دیانت داری سے پاکستان کی خدمت میں لگ جائیں اور جو کام بھی ہم کر سکتے ہیں۔ یا جو کام بھی ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ اس کو پاکستان کی خدمت کرنے کی نیت سے کریں۔ اللّٰھُمَّ وفقنا لہ وارزقنا ہ بحرمت حبیبک الکریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ آمین ~

منت منہ کہ خدمت سلطان ہمی کنم
منت شناس ازو کہ بخدمت گذاشتت

(۲) بھلا یہ تو فرمائیے کہ آپ کے دیہاسے، مولا تعالیٰ احکم الحاکمین علیم و خبیر و سمیع و بصیر کو بھی یہ علم اور خبر ہے کہ نہیں کہ آپ ملازمین ریلوے کی خدمت کی خاطر یونین کے دفتر میں دس دس بجے رات تک اپنا گھر بار بھلا کر کام کرتے رہتے ہیں؟ اگر ہے اور ضرور ہے تو اس کے کارخانہ میں دخل در معقولات سے فائدہ (کہ ایسا ہو اور ایسا نہ ہو) یا مخلوق خدا پر خدا سے بڑھ کر رحیم اور شفیق آپ اپنے تئیں سمجھتے ہیں؟ بندہ خدا! وہ مالک الملک ہے اس کا پورا اختیار ہے کہ اپنے ملک اور ملکیت میں جس طرح چاہے۔ تصرف فرمائے۔ کس کو جرأت یا تاب چون و چرا ہے؟ ہماری سعادت۔ خیریت اور بہتری اسی میں ہے کہ بندہ باید کہ حدخود داند کا ہمیشہ خیال رکھیں۔ اسی کے ہو کر رہیں اسی پر توکل اور بھروسہ کریں اور ہر حالت میں اس سے بہتری کی امید بلکہ یقین رکھیں۔ وہ ہمارا غفور الرحیم اور مشفق و مہربان خدا ہے۔ دشمن نہیں کہ ہم پر ظلم کرے یا ظلم ہونے دے۔ لیس اللہ بظلام للعبید (قرآن) یہ چند سطور ذرا تلخی لیے ہوئے ہیں۔ چونکہ بہتری اور فائدہ کی نیت سے لکھی گئی ہیں داروئے تلخ سمجھ کر گوارا فرمالیں۔ المکتوب نصف الملاقات کو یاد رکھیں۔ آپ سے بڑی توقعات ہیں۔ وقت کو غنیمت جانیں جلدی کریں کہ میدان میں کام کرنے والوں کی اشد ضرورت ہے۔ اس معاملہ میں وہاں کوئی عذر مسموع نہیں ہوگا۔ خبر کرنا شرط تھی۔ کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ سلامتی ایمان و جان و عزت و آبرو سے ہمیشہ مع اہل و عیال خوش و خرم رکھے۔ آمین

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔ راقم فقیر اللہ دتا عفی اللہ عنہ

مکتوب نمبر ۵۰

حقوق اللہ اور حقوق العباد

بنام۔ شیخ محمد نصیب صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

طالب خیریت بخیریت۔ لفافہ ملا پڑھا پھر پڑھا الحمدللہ! کہ حالات کچھ بہتر معلوم ہوتے ہیں۔ مولا تعالیٰ آپ کو وہاں پورے طور پر کامیاب کرے پاکستان اور پاکستانیوں کی صحیح خدمت کرنے کی توفیق عنایت فرمادے آمین ؎

پھولتے پھلتے نہیں ظالم زمانے میں کبھی
سبز ہوتے کھیت دیکھا ہے کبھی تلوار کا

ایسے مفسدہ پرداز اور بدنیت لوگوں کے تعاون کی کیا حاجت اور اس پر کیا بھروسہ ؟ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک پر کامل توکل اور بھروسہ رکھتے ہوئے حقوق اللہ اور حقوق العباد کا نہایت نیک نیتی اور دیانت داری سے لحاظ رکھتے ہوئے اپنے آپ کو مولا تعالیٰ کی بارگاہ میں جوابدہ اور ذمہ دار سمجھتے ہوئے اس طرح پر کہ وہ سمیع و بصیر ہر وقت ہر آن آپ کے ساتھ ہے اور دیکھ سن رہا ہے کہ آپ کیا کر رہے ہیں۔ اپنا کام کرتے چلے جائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ سب کام درست ہو جائیں گے۔ اعتبار کے لائق فقط مولا تعالیٰ ہے۔ البتہ A.P.O پر بیوجہ بدظن ہونے کی ضرورت نہیں کہ اس سے بدمزگی طبیعت میں رہے گی۔ امید ہے کہ آپ کا حسن سلوک اس کو آہستہ آہستہ آپ کا گرویدہ بنا دے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ جیسے جیسے اس کو معلوم و محسوس ہوتا جائے گا کہ آپ اسکی اور جملہ انسانوں

کی بہتری چاہتے ہیں تو وہ کچھ ضرر نہیں دے گا اور اگر خدا نخواستہ کچھ کرے گا تو آپ کی نیت بخیر ہونے کی وجہ سے آپ کو کوئی گزند نہیں پہنچا سکے گا۔ بلکہ خود نقصان اٹھالے گا۔ آپ کو ہمیشہ اس کی خیر خواہی کا دم بھرتے رہنا چاہیئے۔ کتنا ہی انسان دشمن ہو جب وہ دیکھتا ہے کہ میری برائی کے عوض میری خیر خواہی اور بھلائی کی جاتی ہے تو آخر شرمسار ہو کر گر پڑتا ہے۔ حالات انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی FAVOUR میں نظر آرہے ہیں۔ خدا کی طرف سے غافل نہیں ہونا اپنے روحانی اور اور شرعی فرائض کی بجا آوری میں ذرہ بھر بھی کوتاہی نہ ہو۔ اللّٰھم وفقنا ہُ۔ آمین۔ آپ کسی کے پیچھے نہ پڑیں کسی کی برائی میں کوشش نہ کریں۔ یار اکثر جدائی اور مفارقت میں یاد آیا کرتے ہیں اور عزیزوں کی یاد بڑوں بڑوں کو رلا دیتی ہے۔ فقیر کو رونا رحمت الٰہی کا نشان نظر آتا ہے۔ کاش کہ ہمیں اپنے گناہوں اور گذشتہ کوتاہیوں پر رونا آئے اور رقت قلبی مجاز سے حقیقت کی طرف بدل جائے۔ آمین۔ پنجگانہ نماز کے بعد کی حدیث شریف والی دُعا نہایت خشوع اور خضوع سے باچشم تر مانگا کریں۔ اپنی بے کسی بے بسی پر نظر رہے گی تو انشاء اللہ تعالیٰ بہ مقام ضرور نصیب ہوگا۔ جلدی کسی کام میں سوائے نیکی کے نہ کرنی چاہیئے ایسا نہ ہو کہ جلدی میں کوئی غلطی ہو جائے۔ ہر امر اہم کو خدا کے حوالے کرنا اس پر مراقبہ کرنا خدا سے امداد چاہنا اس کے بعد جو دل میں آجائے کر لینا انشاء اللہ تعالیٰ صحیح طریق کار رہے۔ اپنی قابلیت پہ بھروسہ کرنے کی گنجائش نہیں ہم کیا ہیں جو کوئی کام ہم سے ہوگا جو کچھ کہ ہُوا۔ ہُوا کرم سے تیرے جو کچھ کہ ہوگا وہ تیرے کرم سے ہوگا۔ فقیر بفضلہٖ تعالیٰ دُعا سے غافل نہیں، آپ کو بھی بارگاہِ ربّ العزت سے ایک دم بھر بھی غیر حاضر نہ ہونا چاہیئے۔

لاہور والے یاروں نے برادرم خاں صاحب سلمہ ربہ کے صلاح مشورے سے فقیر کو لاہور بلایا ہے۔ ان کے پروگرام کے مطابق فقیر ۹۴/۶/۱۸ بروز ہفتہ بالوٹرین میں ۹ - ۹½ بجے کے قریب لاہور پہنچے گا۔ یہ نہیں کہہ سکتا کہ کتنے دن قیام رہے گا۔ امید ہے کہ عزیزم محمد سلطان بجائے کنجاہ کے شاید ۹۴/۶/۱۹ اتوار ملاقات کو لاہور ہی آجائیں۔ اطلاعاً لکھا گیا ہے کہ شاید آپ کو اتوار لاہور آنے کا موقعہ مل سکے؟ اگر آپ کو موقعہ مل سکے تو اطلاع آنے پر اتوار صبح کو لاہور اسٹیشن پر آپ کا استقبال بھی کیا جا سکتا ہے۔ بہر حال اطلاعاً لکھا گیا ہے کہ بعد میں خبر ملنے پر آپ کو افسوس نہ ہو آپ کی مرضی اور فرصت پر منحصر ہے۔ حکماً نہیں۔ فقیر کو خط کے لکھنے کے بعد جلد از جلد آپ کے جواب کا انتظار رہتا ہے۔ مولا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہماری بہتری میں راضی ہو ہماری بہتری کرے آمین اور ہمیں اس سے ہمیشہ بہتری ہی کی توقع اور امید ہے اللّٰھم فاعف عنا واغفرلنا وارحمنا انت مولانا فانصرنا علی القوم الکافرین والمشرکین والمنافقین والفاسقین والکاذبینَ آمین ثمہ آمین۔ حاضرین مجلس پرسان حال دیاران واحباب کی خدمت میں السلام علیکم۔

مکتوب نمبر ۵۱ — نگاہِ مردِ مومن

بنام سردار نعیم اللہ خاں صاحب بی۔ اے انگیزیکٹو آفیسر قصور

ان کے خط میں علامہ اقبال مرحوم کا یہ شعر لکھا تھا ؎ نگاہ مرد مومن سے پلٹ جاتی ہیں تقدیریں۔ اس کا جواب۔ سلام مسنون کے بعد۔ اللہ تعالیٰ علامہ ڈاکٹر اقبال مرحوم کو جنت الفردوس نصیب فرمادے۔ کہ اس نے یہ لکھ کر انگریزی خوانوں کے ایمان کو بچا لیا۔ واقعی اللہ تعالیٰ کے نزدیک

مومن کی بڑی قدر ہے - ایمان ہی ایک چیز ہے جس کی بدولت دینی اور دنیوی سرداری (عزت وآبرو وسعادت دارین) حاصل ہوسکتی ہے - ایمان کیا چیز ہے - خدا تعالیٰ اور اس کے رسول سے پوچھنا چاہیئے - کیونکہ ہم مدعیان اسلام وایمان (مومن مسلمان کہلاتے ہوئے بھی -) موجودہ وقت میں اس قدر ذلیل وخوار ہوئے اور بیکسی کے عالم میں لاکھوں کی تعداد میں غارت وتباہ وبرباد اور بے خانماں ہوئے کہ ہماری اس موت اضطراری پر رونے اور آنسو بہانے والا بھی کوئی نہ ہوا اس کا ذکر چھیڑنے سے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں - دل بیٹھ جاتا ہے اور سر شرم وندامت سے جھک جاتا ہے کہ ہماری اس کافرانہ مسلمانی نے پیارے اسلام اور مومنوں کے نام کو بٹہ لگا دیا ہے - ضرورت ہے کہ درد دل رکھنے والے اسلام کے عقیدت مند خدا کا نام لے کر اٹھیں - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ (صورتاً وسیرتاً) اختیار کرکے میدان میں آئیں اور اپنی بقایا زندگی اپنی لیاقت واستعداد کے مطابق اسلام اور پاکستان کی خدمت میں محض رضائے الٰہی حاصل کرنے کے لیے صرف کردیں - ان کا شبانہ روز کا مشغلہ ٹاپک (TOPIC) مسلمانوں کو اسوۂ حسنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف رہنمائی کرنا ہو - جس اسوۂ حسنہ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے شانِ محبوبیت سے سرفراز فرما کر دنیا کے سامنے پیش فرمایا ہے - اور اسی کو سعادتِ دارین کا ذریعہ جملہ مشکلات ومہمات کی کلید اور اپنی محبوبیت کا نشان بنایا ہے -

فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللهُ اس کی طرف مشیر ہے اللّٰهُمَّ وَفِّقْنَاهُ وَارْزُقْنَاهُ بِحُرْمَتِ حَبِيبِكَ الْمُكَرَّمِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - آمین ثم آمین

حاضرین مجلس پرسان حال ویاران طریقت کی خدمت میں السلام علیکم بصد شوق ملاقات - گھر میں سلام مسنون - بچوں کو پیار و دعا -

مکتوب نمبر ۵۲

مالک و مختار

بنام شیخ معزالدین صاحب، لاہور

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ طالب خیریت ۔ بخیریت ۔ خیریت نامہ موصول ہو کر کاشف حالات ہوا۔ اللہ تعالیٰ شیخ سعید احمد کو کامل صحت عطا فرما دے ۔ آمین! عذاب الٰہی کا دَور دورہ ہے ۔ غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ ایسا کوئی فعل نہ ہونے پائے جو اللہ تعالیٰ کی مرضی و حکم کے خلاف ہو اور اس کے غضب کے بڑھانے والا ہو۔ بہت بہت ڈرنے کا وقت ہے ذکر۔ فکر۔ مراقبہ تہجد اور پابندی شریعت کی سخت تاکید ہے ۔ معلوم طریقہ پر صبح و شام سو سو بار توبہ استغفار کرتے رہنا ۔ صبر و شکر سے وقت گزارنا اور اس کی ذات پاک پر کامل توکل اور بھروسہ رکھنا چاہیئے ۔ اللہ تعالیٰ اس کائنات کا پیدا فرمانے والا اور اس کا مالک مختار ہے ۔ جس طرح چاہے ۔ اپنی ملک ۔ ملکیت و ملک میں دخل اندازی کرے ۔ اس کا حق ہے ۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اس کی مرضی و منشا کے ماتحت ہو کر رہیں ۔ پس بفضلِ تعالیٰ ہر طرح خیر ہی خیر و برکت ہو گی ۔ بارش اس قدر ہے کہ فصل بظاہر تو تباہ ہو گئے ہیں ۔ حقیقتِ حال تو وہ مالک خود جانے جس نے تمام جانداروں کے رزق پہنچانے کا خود اپنے لطف و کرم سے ذمہ لے رکھا ہے ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے نیک بندوں میں شامل کرے اور رکھے ۔ آمین ۔ فقیر نے اس دفعہ آپ کے ہاں متواتر کئی دن ٹھہر کر اپنی ہمدردی ۔ خیر خواہی ۔ شفقت ۔ پیار کا جو فقیر کے دل میں آپ کی نسبت تھی ۔ ثبوت دیا تھا ۔ لیکن شاید آپ اس کو سمجھ نہ سکے اور موقعہ کو غنیمت نہ جانا ۔ صحبت ظاہری مبتدیوں کے لیے بڑی نعمت ہے ۔ اگر دل میں جذب اور سچی تڑپ ہو ۔ اور چونکہ دُنیا وی معاملات کی وجہ سے یہ بڑی مشکل سے نصیب ہوتی ہے ۔ اس واسطے بھی اس

کی بڑی قدر ہے۔ اس وقت تو آپ کے کارڈ کا بوالپسی ڈاک جواب دیا جا رہا ہے۔ تاکہ آج ہی ڈاک میں نکل جائے۔ نظیس انشاء اللہ تعالیٰ لفافہ میں بند کر کے ارسال ہوں گی۔ حاضرینِ مجلس پریشانِ حال و یارانِ طریقت کی خدمت میں السلام علیکم بصد شوق ملاقات۔ گھر سے گھر میں سلام بچوں کو پیار و دعا۔

مکتوب نمبر ۵۳

مَن کانَ لِلّٰہِ کانَ اللّٰہُ لَہٗ

بنام کیپٹن محمد نصیر آر پی۔ اے ایس سی پشاور چھاؤنی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ طالب خیریت بخیریت (۱) اچھا ہوا کہ آپ نے براہِ راست یاد فرمایا۔ اس حوصلہ افزائی کا شکریہ۔ آپ کے خط سے پہلے عزیزم ملک محمد سلطان صاحب سلمہٗ الرحمٰن نے آپ کے کیس (مقدمہ) کے متعلق سب کچھ لکھ دیا تھا کیوں کہ وہ آپ لوگوں کا مخلص خادم اور دعا گو دوست ہے۔ فقیر نے اس کو مناسب جواب دے دیا تھا۔ اور دُعا کا فریضہ بھی ادا کر دیا تھا۔ اس لیے خیال تھا کہ چونکہ فیصلہ کا دن قریب ہے۔ آپ جلد فیصلہ کی نوعیت سے اطلاع فرما دیں گے۔ اس لیے آپ کے خط کا جواب جلد دیا نہ جا سکا۔ آج انتظار کے بعد چند سطور آپ کے خط کے جواب میں قلمی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہر شر سے بچائے۔ اور تائیدِ غیبی سے ہمیشہ آپ کی مدد فرمائے۔ آمین ع

از گدا جز دُعا نیاید ہیچ

(۲) جناب محترم نے لکھا ہے "ہر طرف سے کوئی نہ کوئی بلا بے وجہ آتی ہی رہتی ہے"۔ جناب عالی کسی سے مانگنے سوال کرنے یا حصول مطلب کے لیے درخواست کرنے کا یہ طریقہ کار نہیں کہ آپ اپنے آفیسر سے کہہ دیں کہ چونکہ آپ نے بلا وجہ سزا دی ہے اس لیے جانے دیجئے اور معاف کیجئے اور پھر اس

سے بہتری اور فائدہ کی توقع رکھیں۔ اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:
ما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم و یعفوا عن کثیرۃ (جو مصیبت تم کو پہنچتی ہے تمہارے ہاتھوں کی کمائی (شامتِ اعمال) ہے۔ اور بہت کچھ درگزر کیا جاتا ہے) حق یہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے کلامِ پاک میں ارشاد فرمایا ہے۔ ہم اپنی لغزشوں، کمزوریوں (سینہ زوریوں) اور قصوروں پر تو نظر۔ غور و فکر کرتے نہیں کہ ہمارے دلوں میں خشیتِ الٰہی پیدا ہو اور ہم سچے دل سے اس کی طرف رجوع کریں۔ ہم اُن کو عام واقعات اور وہ بھی بلا وجہ بلا سبب سمجھتے اور اس طرح اپنی معصومیت کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہمیں رجوع الی الحق کی توفیق نہیں ملتی۔ اور سچی توبہ نصیب نہیں ہوتی اور اس طرح اپنی قیمتی زندگی تباہ و برباد کر کے راہی ملک عدم ہو جاتے ہیں۔ اور وہاں جا کر ہماری آنکھیں کھلتی ہیں آپ اپنے کسی ملازم یا نوکر کو اس کے کسی جرم سے توبہ کرنے یا معافی مانگنے پر معاف کر دیں اور دوسرے دن وہ ملازم پھر وہی کل والا جرم کرے اور معافی کو حاضر ہو تو وہ اس کا توبہ کرنا یا معافی مانگنا صحیح توبہ ہو گی یا آپ سے مذاق ہو گا۔ اس وقت آپ کے مزاجِ مبارک کی کیا کیفیت ہو گی۔ خصوصاً اگر وہ جرم اس قسم کا ہو کہ اس میں مالی یا جانی نقصان منصوّر ہو۔ فافہم۔ فتدبّر!

(۳) "چند دشمنوں یا مہربانوں نے مل کر" - جب دشمن اور مہربان (دوست) آپ کے ساتھ یکساں سلوک کرتے ہیں جو ناقابلِ برداشت ہے تو فقیر مشورہ دیتا ہے کہ آپ ہر دو سے منہ موڑ کر اس پاک ذات کی طرف کیوں متوجہ نہ ہو جائیں جس کے ہاتھ میں ان سب کی باگ ڈور ہے ؎

از خدا دان خلاف دشمن و دوست
کہ دل ہر دو در تصرّف اوست

حدیث شریف میں آتا ہے کہ مخلوق کے دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں۔ جس طرح اور جس طرف چاہے پھیر ڈالتا ہے۔ پھر کیوں نہ ہم

اپنے تئیں اس کے سپرد کر دیں۔ اس کی پناہ میں آ جائیں اور ہمیشہ اس کی رضا اور خوشی کے جویاں رہیں۔ کوئی کام ایسا نہ کریں جو اس کی پناہ کی حدود سے ہمیں باہر لے جائے۔ پھر کون ہے جو ہماری طرف بُری نیت سے انگلی اٹھا سکے نظرِ بد سے ہماری طرف دیکھ سکے۔ اس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ ہم ہی اس سے سرکش اور باغی ہو رہے ہیں اور باوجود تازیانہ عبرت کے بھی اپنی اصلاح، فلاح اور بہبودی کی طرف توجہ نہیں کرتے اور رجوع الی الحق نہیں ہوتے۔

(۴) "ناراضگی کی وجہ سے دُعا قبول نہیں کرتا" عالیجاہ! جب یہ REALISE (مان لیا گیا۔ یقین کر لیا گیا) تو وہ کون سی چیز ہے جو ہمیں وجہ ناراضگی کو دُور کرنے نہیں دیتی؟ وہی بلا وجہ ناراضگی کا خیال تو نہیں معاذاللہ! اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر آؤ ہمیشہ کے لیے وجہ ناراضگی کو دُور کر کے آخری، سچی اور حقیقی توبہ کر کے اور معافی مانگ کر اس کو راضی کر لیں۔ اسی کے ہو کر رہیں۔ تاکہ بفضلِ تعالیٰ دُعاؤں کی حاجت نہ ہی رہے۔ اور ہماری دُعائیں رنگِ عبادت اختیار کر لیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے: مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ مولانا رُوم ؎

چوں شدی من کان لِلّٰہ از ولہ
من ترا باشم کہ کان اللّٰہ لہٗ

(جب تم عشق و محبت کی بدولت من کان للّٰہ (جو اللہ کا ہو گیا) کے مصداق ہو گئے تو میں تمہارا (رفیق و ناصر) ہوں کیوں کہ کان اللّٰہ لہ (اللہ اس کا ہو گیا یا ہو جاتا ہے) حدیث برحق ہے۔ حضرت شیخ سعدی فرماتے ہیں ؎ تو ہم گردن از حکم داور مپیچ
کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ

(۵) "وسیلہ بن جائیں" یقیناً وہ شخص بہت خوش نصیب ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں کسی اپنے بھائی کا وسیلہ بننے کی اہلیت و

استعداد رکھتا ہے۔ لیکن خوب یاد رکھیں کہ وسیلہ بھی تب ہی کام دے گا جب کہ وسیلہ کی ہدایات پر (مذکورہ بالا تحریر پر) برضا و رغبت بلکہ عاشقانہ و والہانہ عمل درآمد کیا جائے گا۔ ورنہ وہی مدعی سست گواہ چست والی بات صادق آئے گی۔

(۶) "میرے لائق کوئی خدمت ہو تو بندہ کو یاد فرماویں"۔ اس ہمدردی اور مہربانی کا شکریہ۔ دعا کریں کہ فقیر حقیر پُر تقصیر کو اللہ تعالیٰ غیر سے مانگنے اور سوال کرنے کی حاجت ہی نہ رکھے۔ اور توفیق ایسا کرنے کی نہ دے۔ آمین۔ بھلا محتاج محتاج سے کیا مانگے؟ اگر یاد کرنا اور مانگنا ہے تو اس رب کو کیوں نہ یاد کرے اور اس سے کیوں نہ مانگے۔ جو سب کو بن مانگے دے رہا ہے۔ اور جب اپنے کسی بندے کی پرورش کرنی چاہتا ہے تو لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت اور اس کی خدمت کرنے کی رغبت ڈال دیتا ہے۔ وہ اپنی اپنی اغراض کی خاطر خود ان کے پاس جاتے اور بن مانگے ہی اس کو دیتے اور اس کی خدمت کرنے میں اپنی سعادت اور بہتری سمجھتے ہیں۔

واللہ خیر الرازقین! اللہ تعالیٰ ہمیں غیروں سے بچائے اور اپنا بنالے بحرمت حبیبہ مکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ آمین۔

دل میں جب تک غیر تھا ویران و غیر آباد تھا
غیر سے خالی ہوا تو یار کا گھر بن گیا

جس نیک نیتی سے یہ عریضہ لکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرما کر اس کے ثمرات نیک سے بہرور کرے۔ آمین اور آپ کو سلامتی، ایمان و جان و عزت و آبرو سے ہمیشہ خوش و خرم رکھے۔ آمین

مکتوب نمبر ۵۴

اِنتقام

بنام شیخ محمد نصیب صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'۔ طالب خیریت بخیریت۔ گرامی نامہ شرف صدر لا کر کاشفِ حالات ہوا۔ آپ کو مقابلوں میں وقت ضائع کرنے کی کیا پڑی ہے۔ جو سزا فتنت سے نہ مانے اُسے خدا کے حوالے کرے۔ وہ بہترین منتقم ہے۔ اگر ضروری سمجھے گا (وہ مستحق سزا ہے) تو ایسا انتقام لے گا کہ آپ اور ساری دنیا مل کر بھی اس سے ایسا انتقام نہ لے سکیں۔ اور اگر وہ مستحق سزا نہیں یا اللہ تعالیٰ ابھی اس کو سزا دینا نہیں چاہتے تو بھی آپ کی کوئی کوشش اس کے خلاف کامیاب نہیں ہو سکتی۔ تو پھر آپ کو ایسی خدائی بات میں اُلجھنے کی کیا ضرورت ہے۔ بہتر مفید اور کامیابی دلانے والی بات تو وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہے۔ کہ جو تمہارے ساتھ برائی کرے تم اس کے ساتھ نیکی کرو۔ اعلیٰ حضرت امیرِ ملت شاہ صاحب قبلہ محدث علی پوری رح فرمایا کرتے تھے۔ تمہارا مخالف تم سے بدی کرتے نہیں تھکتا تو تم اس سے نیکی کرتے کیوں تھکتے ہو۔ تم کو بھی نیکی کرنے نہ تھکنا چاہیئے۔ ہر شخص اپنے کیئے کی سزا پائے گا۔ ہم اپنی نیت اور نیک عادت کو کیوں بدلیں۔ اور سزا کی لپیٹ میں آئیں۔ DEFENCE ہمارا حق ہے جو کرتے رہنا چاہیئے۔ وہ خود اپنے ظلموں کی لگائی ہوئی آگ میں جل مرے گا۔ ہمیں ہوا دینے کی کیا ضرورت ہے۔ اس سے خواہ مخواہ ہماری نیک عادت آہستہ آہستہ بدل جائے گی۔ جو انجام کار ہمارے حق میں اچھی نہ ثابت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو آمین۔ اسی کے ہو رہے اور اس سے فریاد کیجیئے۔ بس فیصلہ ہوگیا ہے کہ ۲۶ دسمبر بروز ہفتہ انجمن خدام الصوفیہ کنجاہ کا ایک تبلیغی جلسہ بتقریب سالانہ ختم شریف اعلیٰحضرت امیرِ ملت شاہ صاحب قبلہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کنجاہ میں منعقد ہو۔

عنقریب اشتہار آپ تک پہنچ جائے گا۔ امید ہے کہ بڑے دن کی چھٹیوں میں آپ بسہولت تشریف لاسکیں گے۔

واللہ اعلم بالصواب۔ حاضرینِ مجلس کی خدمت میں السلام علیکم۔

مکتوب نمبر ۵۵

پاکستان امن وسلامتی کا گہوارہ

بنام عبدالحمید ملک صاحب! بیرون ملک

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'۔ طالبِ خیریت بخیریت۔ برخوردار ۸/۳/۵۔ کا لکھا ہوا خط ۱۵/۳/۵ کو مل گیا تھا۔ لیکن یہ خاص ہوائی خط کنجاہ میں نہ مل سکا۔ اس لیے جواب وقت پر نہ دیا جا سکا۔ اب کہ عزیزم معزالدین شیخ نے لاہور سے ہوائی لفافہ ارسال کیا ہے۔ اس پر برخوردار کو جواب دیا جاتا ہے۔ فقیر نے کوشش کی تھی کہ ماہوار رسالہ انوارالصوفیہ جو پھر شہر سیالکوٹ سے شائع ہونا شروع ہو گیا ہے۔ ماہ بماہ تمہارے پاس بھی پہنچ جایا کرے۔ ایڈریس بھی تمہارا دفتر انوارالصوفیہ محلہ کچی مسجد شہر سیالکوٹ حضرت مولانا الحاج ماسٹر محمد کرم الٰہی بی۔ اے ایڈووکیٹ کے پاس بھیج دیا تھا۔ اگر کوئی رسالہ تمہارے پاس پہنچا ہو تو بہتر ورنہ مذکورہ پتہ پر خط لکھ کر فقیر کا حوالہ دیکر منگوا لیں۔ مارچ کا رسالہ ضرور منگوا لینا۔ اس میں شجرہ شریف (مناجات) فقیر کی چھپ گئی ہے جو تم نے مانگی تھی۔ تمہارے والد صاحب کا کوئی خط دو ماہ سے نہیں آیا۔ کل عزیزم شیخ معزالدین کے خط سے معلوم ہوا کہ بخیریت ہیں۔ رمضان شریف کا مبارک مہینہ ہے۔ یہاں تو سخت گرمی پڑتی ہے۔ وہاں تو کوئی تکلیف روزہ کی نہ ہوتی ہوگی۔ کیونکہ وہاں آج کل موسم بہت اچھا ہوتا ہے۔ پہلے خط جو ایک دو لکھے تھے۔ ان کو دوبارہ سہ بارہ گاہِ گاہِ پڑھ لیا کریں۔ تاکہ خیالات اور جذبات

پر کنٹرول رہے اور خدا یاد رہے ۔ نفیر بفضل تعالیٰ ہمیشہ تم کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھتا ہے ۔ اپنا وقت سچے اور پکے مومنوں ، مسلمانوں کی طرح گزارنا چاہیئے ۔ زہریلے اور تباہ کن و مخرب اخلاق جذبات و خیالات کو نزدیک ہی نہ آنے دینا چاہیئے ۔ اپنے وظائف پابندی سے ادا کرتے رہیں ۔ انشاءاللہ کامیابی سے وقت گزر جائے گا ۔ ذکر، فکر، مراقبہ تہجد اور پابندی شریعت کی سخت تاکید ہے ۔ اسلام ہی سلامتی اور امن کا ضامن ہے اور ان سب لڑنے والی قوموں کو جو ایک دوسرے کی خون کی پیاسی ہیں اپنے بچاؤ اور امنِ عامہ کے لیے ایک دن اسلام کے دامن میں ہی پناہ لینی پڑے گی ۔ اور پاکستان کا سارے جہاں میں بول بالا ہوگا کیوں کہ وہ امن اور سلامتی کا گہوارہ ہوگا اور ہر ملک اسلام کی طرف محبت اور دوستی کا ہاتھ بڑھاتے گا ۔ اور امنِ عامہ کا کفیل ہوگا ۔ اسلام انسانوں کی بادشاہی کو مٹا کر خدائی بادشاہت قائم کرنی چاہتا ہے ۔ انسانی قانون و آئینِ حکومت اپنوں کے لیے مفید اور دوسروں کے لیے تباہ کن ہوتا ہے لیکن اس کے مقابلے میں خدائی آئین و قانون سب کے لیے یکساں مفید ہے کیوں کہ وہ سب کے لیے سانجھے خدا تبارک و تعالیٰ کا بنایا ہوا قانون ہے ۔ جس میں کسی ملک یا قوم کی رو رعایت نہیں کی گئی ہے ۔ تم کو وہاں اسلامی کریکٹر پورے دل و جان کے ساتھ ظاہر اور قائم رکھنا چاہیئے ۔ اسلام کی خوبیاں ہی موقعہ مل جاوے تو بیان کرتے رہنا چاہیئے ۔ اللہ تعالیٰ تمہارا حامی و ناصر ہو اور ہر مرحلہ پر تم کو نمایاں کامیابی نصیب فرماتا رہے ۔ آمین ۔ اپنی خیریت و عافیت سے جلد جلد اطلاع دیتے رہا کریں تاکہ تسلی رہے ۔

والسلام

مکتوب نمبر ۵۶

رمضان المبارک اور اعتکاف

عزیزم مخلصم مرزا محمد یوسف صاحب زاد محبتکم و حفظکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ' ۔ طالب خیریت بخیریت ۔ گرامی نامہ محبت شمامہ شرف صدور لا کر کاشف حالات ہوا ۔ الحمد للہ کہ یہ ڈرامہ جلد ختم ہوا ۔ ورنہ واللہ اعلم کیا کچھ ہوتا ؎

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

یہ مولا کریم و رحیم کا خاص فضل و کرم ہے ۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ ۔ آمین
آپ نے اعتکاف بیٹھنے کے متعلق دریافت فرمایا ہے ۔ نیکی اور پوچھ پوچھ
اعتکاف کسی جمعہ مسجد یا ایسی مسجد میں جہاں پانچ وقت جماعت ہوتی ہو ۔ آخری عشرہ ۔ رمضان المبارک میں عبادت و انتظارِ نماز کی نیت سے بیٹھنا سنتِ مؤکدہ ہے ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہمیشہ مسجد میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے ۔ ایک دفعہ ایک وجہ سے نہ بیٹھ سکے ۔ دوسرے سال رمضان میں اس کی قضا ادا کی ۔ فقیر بھی ۱۹۲۰ء سے نوکری سے جب سے فارغ ہو کر گھر آیا ۔ خداوند کریم کے فضل و کرم سے ہر سال اعتکاف بیٹھتا آیا ہے ۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ۔ اعتکاف بیٹھنے سے پہلے مسائل متعلقہ ضرور دیکھ لینے چاہئیں ۔ خط میں تو گنجائش نہیں ۔ زبانی کا موقع نہیں رہا ۔ کسی کتاب سے استفادہ کریں ۔ رمضان شریف کا مبارک مہینہ حق تعالیٰ کی عنایت خاص سے پھر عمر میں آگیا اور نصیب ہو گیا ہے ۔ اس کی برکات و انوار سے متمتع ہونا بڑی خوش قسمتی ہے ۔ لیلۃ القدر جو بروئے قرآن اپنی قدر و منزلت میں ہزار ماہ سے بھی بہتر ہے ۔ اس آخری عشرہ رمضان میں بیان فرمائی گئی ہے ۔ اور آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کی جاتی ہے ۔ آنحضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کے ارشاداتِ مقدسہ کے

مطابق ۲۱-۲۳-۲۵-۲۷-اور ۲۹ تاریخوں میں ساری ساری رات ذکر، فکر، مراقبہ، نماز وغیرہ عبادات میں گزارنی چاہیئے - اس رات جبرائیل علیہ السلام معہ ملائکہ کے زمین پہ اترتے ہیں اور عبادت کرنے والوں سے مصافحہ کرتے ہیں - انوار رحمت کی بارش ہوتی ہے - بڑا نشان یہ ہے کہ دل میں رقت وسوز آنکھوں میں آنسو اور عبادات میں کمال لذت حضور قلب کے ساتھ محسوس ہوتی ہے - اور ایک قسم کا ناقابلِ بیان سرور وکیف میسّر ہوتا ہے - صاحبانِ کشف میں سے اکثر کو ہر شے سجدہ میں اس وقت نظر آتی ہے - قرآن کریم کے مطابق ان حالات کے ظہور کا وقت عشاء کے بعد طلوعِ فجر تک ہوتا ہے -

گو اعتکاف کے بغیر بھی گھروں میں جاگنے والے لوگ اس نعمتِ عظمیٰ کو پا سکتے ہیں - لیکن اعتکاف چونکہ اس کا ایک خاص اہتمام ہے - اور انسان بہت سی خانگی مجبوریات سے مسجد میں رہنے کی وجہ سے بچا رہتا ہے - اس لیے حسبِ منشا بآسانی رات جاگ سکتا ہے - ویسے تو جو خوش نصیب لوگ ہمیشہ ہی اپنے عشق و محبت میں اور استعداد کے مطابق راتیں جاگنے کے عادی ہوتے ہیں اور تہجد میں حضور دوام کا لطف اٹھاتے رہتے ہیں - ان کے لیے ہر رات ہی لیلۃ القدر کی رات ہوتی ہے - جیسا کہ کسی بزرگ نے فرمایا ؎

اے خواجہ چہ پرسی دجوئی ز شبِ قدر نشانی
ہر شب شبِ قدر است گر قدر بدانی

حق سبحانہ، تعالیٰ نصیب فرمائے - اور اپنے عشق و محبت میں روز افزوں ترقی نصیب فرمائے - آمین

آپکا والا نامہ پڑھ کر مسرت حاصل ہوئی - مولا کریم تصنع و ریاء - فخر و ناز سے بچائے رکھے - تاکہ عمل خالصاً لِلّٰہ نصیب ہوں - آمین - حاضرینِ مجلس پرسانِ حال و یارانِ طریقت کی خدمت میں السلام علیکم -

مکتوب نمبر ۵۷

دُعا کی قبولیت

بنام شیخ سعید احمد صاحب راولپنڈی

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ طالب خیریت بخیریت۔ گرامی نامہ شرف صدور لاکر کاشف حالات ہُوا۔ کام پُورا سرانجام وُہی پاتا ہے جو خدا کو منظور ہوتا ہے۔ جہاں تک دُعاؤں کا تعلق ہے۔ مدعی سُست گواہ چُست والا معاملہ یہاں نہیں ہوتا۔ یعنی دُعا کرنے والے کا تو لحاظ شاید اپنی مرضی سے (تبلیغ کی خاطر) کرتے ہی ہیں۔ لیکن دعا جس کے لیے کی جاتی ہے وہ بلا شبہ ان کے سامنے ہوتا ہے۔ اُس کی استعداد اہلیت۔ خلوص و محبت قلبی (اشد حُبّاً لِلّٰہِ) کو ضرور دیکھتے ہیں کہ ہمارے نام پر یہ کتنا بکا ہُوا ہے؟ دُنیا اور دنیا داری کی مصلحتیں دیکھتا اور سوچتا رہتا ہے۔ یا والہانہ انتیار و فربانی سے ہمیں اپنا لیتا ہے۔ اور اس طرح ہمارا سب کچھ اپنا بنا لیتا ہے۔ ھُوَ الَّذِی خَلَقَ لَکُمْ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعاً ٥ اور یہ کچھ طبعی اور فطرتی جذبات کے ماتحت کرتا ہے یا تصنع و ریا سے؟ ؎

عاشقاں را با مصالح کار نیست
قصہ ایناں جُز رضائے یار نیست

عزیزم ملک محمد سلطان صاحب پر یہ اس مالک الملک غفور رحیم و منعم حقیقی کا خاص الخاص احسان و فیضان ہے کہ اس کی مبارکیں فقیر کو مل رہی ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک! واللہ اعلم اس کی کون سی ادا اس رحیم و کریم کو پسند ہے۔ یہ تو اسی سے پوچھنا چاہیے کہ تم کیا عمل کرتے ہو کہ جو مانگتے ہو پا لیتے ہو۔ ان کا سیابیوں کا راز کیا ہے؟ دُعا تو ہر طالب دُعا کے لیے کی جاتی ہے۔ بلکہ جو طالب دُعا نہیں ہوتے

ان کو بھی ہمیشہ دعا میں شریک کر لیا جاتا ہے کیوں کہ دُعا کا مسنون طریقہ ہی یہی ہے کہ سب بھائیوں کو دُعا میں شریک کر لیا جائے ۔ قرآنِ کریم واحادیث شریفہ کی اکثر دُعائیں اس کا ثبوت ہیں یعنی جمع کے صیغہ سے مانگی گئی ہیں ۔ اور اگر کوئی اس پر بھی کہے کہ ہمیں جی سلطان پر خاص نظر ہے تو اس کا سبب سلطان صاحب سے یا اپنے دل سے پوچھے تیسرا کچھ بتا ہی نہیں سکتا ۔ اپنا اور اس کا ہر بات ۔ ہر فعل میں موازنہ و مقابلہ کرے بشرطیکہ دل خوفِ الٰہی سے ڈرتا رہے ۔ اور وہ بھی وہ فعل اور کام کرنا شروع کر دے جو اس کی ترقی اور بہتری کا معلوم ہوتا ہو ۔ فقیر کی دلی خواہش ہے کہ سب تعلیم یافتہ ملازم یار ظاہر و باطن میں سلطان صاحب کا نمونہ بن جائیں اور اس میں جو کمزوریاں ہیں اُن سے وہ اور ہم بھی سب بچ جائیں ۔ آمین ثم آمین !

؏ ہیں اپنے اپنے مقدر جدا نصیب جُدا

مولا کریم آپ کو بسبب ان تمام ریلوے ملازمین یارانِ طریقت میں سینئر SENIOR ہونے کے سب سے اعلیٰ پوزیشن عطا فرمائے اور پوسٹ جو آپ کے حسبِ خواہش اور آپ کے لیے زیادہ مفید ہو اپنے فضل و کرم سے وہی عطا فرمائے ۔ آمین ثم آمین !! جو خیالات آپ نے سلطان صاحب تک پہنچانے کے لیے لکھے ہیں لکھ دیئے گئے ہیں ۔ اور یہ بھی لکھ دیا ہے کہ " بشیخ سعید صاحب کو آپ (سلطان صاحب) کی دُعاؤں اور کوشش کی اشد ضرورت ہے "

مولا تعالیٰ اپنے حبیب اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اپنے خاص فضل و کرم سے کسی کی ہی دُعا آپ کے حق میں قبول فرمائے ۔ آمین اور آپ کو اپنے اہل و عیال کی طرف سے بھی مسرت اندوز فرمائے ۔ آمین ! پرسانِ حال یارانِ طریقت و حاضرینِ مجلس کی خدمت میں السلام علیکم بصد شوق ملاقات ۔

گھر میں سلام بچوں کو دُعا و پیار ۔

مکتوب نمبر ۵۸

اتباعِ رسول ؐ

بنام شیخ معزالدین صاحب! لاہور

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ'۔ طالبِ خیریت۔ بخیریت۔ آپ کا کارڈ پریشانی دل لیے ہوئے اظہارِ ما فی الضمیر کرتا ہوا کاشفِ حالات ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہر طرح خوش و خرم رکھے۔ آپ کے یا آپ لوگوں کے خلوص پر فیقر کو کوئی شبہ نہیں۔ جو کچھ لکھا گیا ہے خیر خواہانہ اور دعائیہ لکھا گیا ہے تاکہ خلوص و محبت قلبی کی زیادتی کے ساتھ استقامت بھی نصیب ہو۔ اور غفلت و سستی راہ نہ پائے۔ جیسا کہ اکثر ظاہر ہوتا رہتا ہے۔ گجرات سے جنوب کی طرف خصوصاً لاہور میں یارانِ طریقت کا سرمایہ تو آپ لوگ ہی ہیں۔ خدا کرے کہ آپ لوگ اُسوۂ حسنہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فیض اختیار کریں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت و سیرت کے لباس سے ظاہر و باطن کو ملبس کریں۔ آمین۔ ہماری مسلمانی کا ثبوت اور ہمارے ایمان کا مظاہرہ اس کے بغیر ہیچ ہے۔ وقت آگیا ہے کہ ہم کسی بڑی سے بڑی دنیاوی غرض کو اس معاملہ میں رکاوٹ نہ بننے دیں۔ اور جو چیز اتباعِ سنت سے روکنے والی ہے اس سے دست بردار ہو جائیں ورنہ نام کی مسلمانی نہ ہمیں یہاں کام دے سکتی ہے۔ نہ قیامت میں سودمند ہو سکتی ہے۔ ہم نے ایک نہ ایک دن یہاں سے جانا ہے اور آج جس لذائذ اور شہوات سے بھری دنیا میں ہم خدا و رسول سے دُور رہ کر یعنی ان کو بھلا کر مستغرق اور منہمک ہو رہے ہیں اس نے ہمارے ساتھ نہیں جانا بلکہ یہاں ہی رہ جانا ہے اس لیے آج اس سے ہمارا تعلق عارضی ہونا چاہیئے۔ جو کہ سکونِ الٰہی میں ہمارے لیے رکاوٹ نہ ہو سکے۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا۔ آمین۔ حاضرینِ مجلس۔ پرسانِ حال و یارانِ طریقت کی خدمت میں السلام علیکم بصد شوق ملاقات۔ گھر سے گھر میں سلام۔ بچوں کو دُعا و پیار۔

مکتوب نمبر ۵۹

سُلوکِ نقشبندیہ

بنام محمد نصیب صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ طالب خیریت بخیریت۔ فقیر کل دوپہر جمعرات کو کنجاہ بفضلہ تعالیٰ پہنچ گیا۔ بدھ وار نہ آسکا۔ عزیزم محمد سلطان بھی بدھ وار ۲۲ وہاں ہی مڑ گیا اور شام ۷ بجے کے قریب میل پر سوار ہو کر راولپنڈی روانہ ہو گیا۔ غالباً کل اس کا خط آئے گا جمعہ کی تیاری ہے۔ کچھ ذہن میں نہیں کہ کیا لکھا جائے۔ یہ لکھے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جس راہ (سلوکِ نقشبندیہ) پر آپ لوگ بفضلہٖ تعالیٰ گامزن ہو گئے ہیں وہ تمام سلاسل طریقت سے اسہل واقرب ہے اور جس مقام پر آپ پہلے بیعت و توبہ کے روز کھڑے کئے گئے ہیں۔ قرآن کریم اور حدیث شریف کی روشنی میں اگر آپ لوگوں نے سمجھ لیا ہے اور (REALIZE) کر لیا ہے تو ساری عمر میں اس کا شکریہ ادا نہیں کر سکتے۔ آگے قدم بڑھانا اسی رئیلائی زیشن پر منحصر ہے جو چیز دوسرے طریقوں میں سالہا سال کی محنت و جفاکشی کے بعد میسر آتی ہے اور اکثر حالتوں میں پھر بھی نہیں وہ ہمیں اس طریقہ میں پہلے روز ہی میسر ہو گئی ہے اب آپ کا کام ہے کہ وہ کن عزم (CONFIRM) ہو جائے۔ آمین۔ اس طریقہ کا ایک قدم دوسروں کے ہزار قدم کے برابر ہے۔ مولا تعالیٰ ہم لوگوں کو اس سے کاملیتہً مستفید اور مستفیض ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ پورے زور شور اور توجہ تامہ سے اس کی طرف لگ جائیں۔ اس کی برکت سے بفضلہ تعالیٰ سب مشکلیں آسان اور حل ہو جاویں گی اور کوئی پرواہ نہ رہے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ اگر عالیجناب مخدومی ومطاعی قبلہ صاحبزادہ صاحب حافظ حاجی عالم پیر سید محمد حسین شاہ صاحب قبلہ مدظلہ العالی علی پوری کی دست بوسی نصیب ہو تو فقیر کا بھی سلام عرض کر دیں۔ اپنی

اور اپنے اہل و عیال و یارانِ طریقت کی خیر و عافیت سے جلد جلد اطلاع دیتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی جلد مرادیں پوری کرے۔ سلامتی ایمان و جان عزت و آبرو سے خوش و خرم رکھے آمین اور آپ کو اپنے مفروضہ کام میں پوری طرح کامیاب کرے۔ آمین اور اس کے اچھے اثرات و ثمرات سے متمتع کرے۔ آمین۔

حاضرینِ مجلس۔ پرسانِ حال و احباب کی خدمت میں السلام علیکم۔ گھر سے گھر میں سلام بچوں کو پیار و دعا۔

مکتوب نمبر ۶۰ نظامِ حکومت

بنام بیشخ منظور الحق ڈار صاحب (وزیر آبادی)، شیڈ مین انچارج ریلوے انجن شیڈ۔ کوہاٹ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ طالبِ خیریت۔ بخیریت۔ آپ کا ۱۰/۱/ کا لکھا ہوا خط ۱۰/۱۱ کو کنجاہ پہنچا۔ فقیر وزیر آباد گیا ہوا تھا۔ وہاں سے ۱۰/۱۳ بروز جمعہ واپس آیا۔ ۴-۵ دن کی غیر حاضری کے سبب ڈاک جمع تھی۔ کل جمعہ بھی تھا۔ اس لیے آج جواب لکھ رہا ہے لیکن آج کی ڈاک میں بھی نکل نہیں سکے گا۔ فقیر موٹی عقل کا دیہاتی آدمی ہے۔ اس لیے سمجھ نہیں سکا کہ علی پور شریف آپ گئے تو بیعت بھی کر کے آئے؟ یا فقط زیارت کرنا۔ ایک صف میں نماز پڑھنا اور دعا میں شریک ہونا ہی مقصود و مطلوب تھا؟ اور یہ کہ فقیر کی طرف یہ قصہ لکھنے کی غرض و غایت کیا ہے؟ آپ نے سیاست پر جو بحث کی ہے۔ اگرچہ فقیر کوئی بڑا سیاست دان نہیں لیکن بقول حافظ صاحبؒ

رموز مملکت خویش خسرواں دانند
گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش

"تاہم اتنا عرض کر سکتا ہے کہ واقعی آپ کے خیالات پاکیزہ و شستہ ہیں اور دردِ اسلام سے لبریز۔ فقیر باوجود نااہل ہونے کے کچھ عرض کرتا ہے خدا کرے کہ بہتری کا باعث ہو۔ آمین! پاکستان میں اس وقت مذہبی فرقہ وارانہ پابندی کو چھوڑ کر کئی ایک سیاسی جماعتیں ہیں۔ مثلاً مسلم لیگ عوامی لیگ۔ مجلسِ احرار۔ جماعت اسلامی جمعیت العلماء وغیرہ وغیرہ۔ بظاہر ان سب کا نصب العین پاکستان کو مضبوط اور صحیح اسلامی حکومت (سلطنت) بنانا ہے۔ کیونکہ پاکستان اسلام کے نام پر ہی معرضِ وجود میں آیا ہے۔ لیکن ان سب جماعتوں کا طریق کار علی الگ الگ ہے۔ یہ سب مسلمان ہیں اور اسلام کا بول بالا دیکھنے کے آرزو مند! اختلاف رائے بھی ایک قدرتی امر ہے۔ یہ بھی ماننا ہی پڑتا ہے۔ اسلامی مذہبی مسائل میں اختلاف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں بھی موجود تھا۔ جو نماز کی مختلف صورتوں اور مسائل میں آجکل پایا جاتا ہے۔ اس لیے ہر مسلمان فرداً فرداً صحیح نظام حکومت اسلامی کے لیے وہی کچھ کر سکتا ہے جو اس کی جماعت مجموعی طور پر کرے گی جس میں وہ شامل ہے کیونکہ اگر وہ خود کسی جماعت میں شامل نہیں تو وہ تنہا انفرادی طور پر کر ہی کیا سکتا ہے۔ البتہ اگر وہ کچھ کر سکتا ہے اور ایسا کرنا اس کا فرضِ اولین بھی ہے تو وہ یہ کہ پہلے وہ خود صحیح طور پر اندر باہر سے صورتاً و سیرتاً مسلمان بنے۔ اسوۂ حسنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس کی ہر نقل و حرکت سے نمایاں ہو (حدیث) بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ کَانَ آیَۃً۔ فرمان نبی کا جذبہ لے کر میدان عمل میں نکلے اور موجودہ مسلمانوں کو اپنی مثل محمدی مسلمان بنائے۔ جو اس وقت اسلام۔ اسلامی رسوم و قوانین اور اسلامی طرزِ زندگی سے (اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ) یعنی خود خداوند کریم سے اتنے ہی دور ہیں۔ جتنے ان کے آقا ولی نعمت فرنگستانی اور دیگر کفار فرق فقط یہ ہے کہ ان کی زبان پر کلمہ شہادت توحید و رسالت شریف ہے۔ اور وہ اس سے محروم ہیں۔ ورنہ اعتقادیات۔ اعمال۔ رسوم اور فیشن وغیرہ میں ان کی مثل بلکہ ان کی

صحیح نقل ہیں۔ اگر ان انگریزی اور یورپ زدہ مسلمانوں پہ ان کی اسی حیثیت کذائی قانونِ شرعی ڈنڈے کے زور سے نافذ کرنے کے متمنی ہیں یعنی چاہتے ہیں کہ آپ کا گورنر جنرل WHO IS VICEROY OF THE KING OF ENGLAND جو انگریزوں کی منظوری کے بغیر مقرر ہی نہیں ہوسکتا۔ اس عہد کے لیے شاہِ انگلینڈ کا محتاج ہے۔ رات کو ایک آرڈی ننس نفاذ قانون شریعہ کا جاری کر دے تو اول تو ایسا کر ہی نہیں سکتا۔ یہ بات اس کے اختیار سے باہر ہے۔ دوم حکومت ابھی تک ابھی فرنگیوں کے ایما پہ یورپین جمہوریت کی شکل میں ہے اکثریت کی رائے کے خلاف کوئی قانون نافذ نہیں ہوسکتا اور موجودہ وقت میں اکثریت ان ہی لوگوں کی ہے جو بارسوخ ہیں اور یورپین تہذیب اور فیشن کے دلدادہ اور اسلامی طرزِ معاشرت سے نفور! آپ بھول لیں نہیں! مذہبی دین دار آدمی بہت اقلیت میں ہیں۔ اگر نہیں تو پھر آپ کیوں نہ کوشش کر کے نئے الیکشنوں میں دیندار آدمی ایم۔ این۔ اے بنا کر بھیجیں کہ کونسلوں میں ان کی اکثریت ہو جائے تو بیڑا پار ہو جائے لیکن آپ ایسا ہرگز نہیں کر سکتے۔ کیوں کہ موجودہ مذہبی جماعتوں میں بھی بہت کم ایسے دیندار مسلمان ہیں جو کونسلوں میں جا کر کوئی کام کر سکتے ہیں رسوم طوعاً وکرہاً کوئی ایسا حکم جاری بھی کر دیا جائے کہ کل سے پاکستان میں شرعی قانون پہ عمل درآمد کیا جائے گا۔ تو یہ قانون موجودہ حالات میں ناقابل عمل ہوگا۔ کیوں کہ موجودہ وقت میں فقط ۵ فیصدی نمازی اور ایک دو فیصدی شرعی قانون پر عمل کرتے والے ہیں۔ تو ساری کی ساری آبادی صبح دس بجے تک بجرم عدم حاضری نماز جیل میں ہوگی۔ اس کے بعد جو کچھ ہو سو ہو۔ باور نہیں تو مسجدوں میں جا کر دیکھ لیجیے۔ وہ لوگ سخت غلطی کر رہے ہیں، بلکہ ایک جرم عظیم کے مرتکب ہو رہے ہیں جو اسلام کے نام پر طرح طرح سے عام مسلمانوں کو حکومت پہ بدظن اور بدگمان کر رہے ہیں اور اس طرح ان کو حکومت کے خلاف اکسا رہے ہیں۔ گویا کہ وہ اسلام کے نام اور اس کی حمایت کے زعم میں حکومت کے

خلاف ایک بغاوت تیار کر رہے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ خاکم بدہن۔ نہ پاکستان رہے گا نہ یہ مسلمان ۔ ایسا کرکے ملک کو کھو کر وہ شرعی قانون کہاں نافذ کریں گے؟ یہ ہیں ہمارے سیاست دان علماء کرام! ان کو اتنا بھی نظر نہیں آتا کہ اس وقتِ نازک میں پاکستان کی پوزیشن کتنی نازک ہے۔

۱۔ اُدھر جموں و کشمیر کے الحاق کا معاملہ جس پر پاکستان کی زندگی کا انحصار ہے۔ کھٹائی میں پڑا ہوا ہے۔ بلکہ نہرو سب قسم کی بدعہدیاں کرکے، جنگ کی دھمکیاں دے رہا ہے۔

۲۔ اِدھر جو بے ایمان منصف اور کمیشن بن کر آتا ہے۔ ہندو روپے (رشوت) کی نذر ہو جاتا ہے۔ اور پاکستان کے خلاف جا کر زہر اگلنا شروع کر دیتا ہے۔

۳۔ مشرقی پنجاب کے قتلِ عام کے نتائج بد کا کالا دیو ہمارے سر پر ہے۔ مہاجرین ابھی تک اِدھر اُدھر بے خانماں بھٹک رہے ہیں بسر چھپانے کو بھی ابھی تک جگہ نہیں پا سکے۔ اب حال کے دو سیلابوں نے حکومت کو اور بھی نڈھال اور بے جان کر دیا ہے۔ سلاسلِ رسل و رسائل کے تباہ ہونے کی وجہ سے کروڑوں روپے کی آمدنی بند ہو گئی ہے۔ مزید برآں ان سلسلوں کی بحالی اور مرمت وغیرہ پر اور سیلاب زدگان کی امداد کے لیے جن کے پاس نہ مال رہا نہ مویشی نہ کپڑا تن ڈھانکنے کو نہ اناج کھانے کو۔ فصل تباہ و برباد ہو گئی۔ آئندہ فصل کی بھی کوئی امید نظر نہیں آتی۔ رہائشی مکانوں کے سیلاب نے نشان بھی مٹا دیئے ہیں۔ بیکس و لاچار لقمۂ اجل ہوتے ہوئے مسلمانوں کو مدد کے لیے پکار رہے ہیں۔ لیکن مسلمان چپ ہیں گویا کہ ہیں ہی نہیں۔ اتنا روپیہ درکار ہے جتنے سے کئی پاکستان مزید بنائے جا سکتے ہیں۔ ایسے حالات میں جو لوگ اسلام اسلام پکار کر مسلمانوں کو بغاوت پر آمادہ کر رہے ہیں وہ پاکستان کے سجن ہیں کہ دشمن؟ پاکستان بننے سے پہلے یہی لوگ پاکستان کی مخالفت کی ہر ممکن کوشش کرتے رہے۔ یہ سب مذہبی اور سیاسی جماعتیں آخر تک قائدِ اعظمؒ پر زہر اگلتے رہے۔ بے دین۔ کافر۔ مرتد۔ بے ایمان اور

کیا کچھ انہوں نے کہا۔ پاکستان کے قیام کو ناممکن بنانے رہے۔ یہ بن ہی نہیں سکتا۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ پاکستان کی نہ ضرورت ہے نہ اس کے بننے کا امکان۔ دو قوموں کی تھیوری غلط ہے، ہندوستان ہمارا وطن ہے ملت وطن سے بنتی ہے۔ ہندوؤں سے مل جل کر رہنا اور ہندی (ہندو) کہلانا درست ہے وغیرہ وغیرہ۔

آج وہی لوگ اسلام کے نام پر اس کی تخریب کے درپے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہدایت دے اور ہم پر رحم کرے۔ آمین! قربان جائیے اس نفاذِ قانون قرآن کے مطالبہ کے! کیا آئین اسلام خدائی قانون نہیں۔ محبوبِ خدا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بحکم الٰہی اسے دنیا میں رائج و نافذ کیا کہ نہیں؟ اگر قانون لانے والے سے معاذ اللہ اس وقت کچھ نہیں ہو سکا تو آج نافذ کرنے والا کون؟ اور اگر نافذ فرمایا تو مسلمانوں کو اس پر عمل کرنے سے کس نے روکا؟ معاملات کو تو خیر رہنے دیجئے۔ ان کا قانون تو غیر اسلامی قانون سے ٹکراتا ہے۔ عبادات کو لیجئے نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ کلمہ شریف (ارکان اسلام) جو اسلام کی بنیاد ہیں۔ خلفاء راشدین سے لے کر آج تک کس حکومت نے ان کے خلاف حکم صادر کیا۔ کس بادشاہ نے کہا کہ نمازیں نہ پڑھو۔ روزے نہ رکھو۔ نہ زکوٰۃ نہ دو۔ حج کو نہ جاؤ۔ اسلام کا بدترین دشمن انگریز سمجھا جاتا ہے۔ اس کی تعزیرات ہند میں بھی کوئی قانون ارکان اسلام کے امتناع پر موجود نہیں۔ چودہ صدیوں سے خدا و رسول کا نافذ کیا ہوا قانونِ قرآنی آج ۵ فیصدی مسلمان بھی اس پر عمل نہیں کر رہے۔ مسلمانوں کا یہ فعل کتنا مضحکہ خیز ہے کہ خدا و رسول سے نڈر اور بے خوف ہو کر اس کے جاری کردہ قانون کو تو جانتے نہیں اور لیاقت علی خان اور ناظم الدین سے اس کے نفاذ کا مطالبہ کرتے ہیں۔ گویا ان کے ڈر اور خوف سے یہ لوگ اس پر عمل کریں گے۔ کیا یہی ان کی توحید ہے۔ کیا یہ صریح شرک نہیں؟ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَنْدَادًا یُّحِبُّوْنَھُمْ

کَحُبِّ اللہ وَالَّذِیْنَ آمَنُوْ اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰہِ کی آیت پاک کا وہ کیا مفہوم سمجھتے ہیں؟ سچ ہے جو لوگ خدا سے نہیں ڈرتے خدا ان پر ان جیسوں کا ڈر مسلط کر دیتا ہے اور جو لوگ خدا سے ڈرتے اور خوشی سے اس کے حکم پر چلتے ہیں۔ ان سے سب دنیا ڈرتی اور اس کی اطاعت کرتی ہے ؎

ہر کہ ترسید از حق و تقویٰ گزید　　ترسد از وے جنّ و انسان ہر کہ دید

تو ہم گردن از حکم داور مپیچ　　کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ

مسلمان سیدھا اور پُر امن راستہ چھوڑ کر الٹا اور تباہ کن راستہ اختیار کر رہے ہیں۔ جو ان کے اسلام۔ ایمان اور مسلمان ہونے کے بھی منافی ہے احکام عبادات پر عمل کرنے سے تو یقیناً ہمیں کوئی نہیں روکتا اور نہ کسی کی جرأت! اسلام اسلام پکارنے والے اسلام کے شیدائیوں کو ان پر تو خوشی خوشی عمل کرنا چاہیئے۔ باقی رہا احکام و متعلقہ معاملات۔ اگر ہم آج قسم کھالیں۔ اپنے معاملات اور جھگڑے عدالتوں میں نہیں لے جائیں گے۔ اپنے گھروں میں مسجدوں میں شریعت کے مطابق طے کر لیا کریں گے تو ۶ ماہ و سال کے اندر اندر سارے ملک میں احکام اسلام جاری ہو جائیں گے۔ حکام اپنی عدالتوں کو بیکار بے رونق اور اجڑتی ہوئی دیکھ کر مجبور ہو جائیں گے کہ قانون شریعت پر عدالتوں میں عمل درآمد کیا جائے۔ عجب معاملہ ہے جو لوگ احکام شریعت پر عمل نہیں کرتے۔ وہی ان کے نفاذ کا مطالبہ کرتے ہیں۔ وہی چور وہی کوتوال! دنیا میں قدرت کا اٹل قانون MIGHT IS RIGHT جس کی لاٹھی اس کی بھینس۔ ابتدائے آفرینش سے کام کر رہا ہے۔ جدھر دیکھو انسانوں میں۔ حیوانوں میں۔ چرندوں۔ پرندوں۔ بری۔ بحری جانوروں میں حشرات الارض میں ہر جگہ یہی قانون جاری اور اسی پر عملدرآمد ہو رہا ہے۔ جب اسلام اور احکام اسلام پر چلنے والوں کی اکثریت ہو جائے گی۔ تو حاکم اور حکومت وقت کو خود جھکنا پڑے گا۔ جو قانون اکثریت چاہے گی بنا لے گی یا منوا لے گی۔ مطالبات کرنے اور حکومت سے مسلمانوں کو بدظن

کرنے کی انشاءاللہ نوبت ہی نہیں آئے گی۔ لیکن جب تک ایسے دیندار مسلمان اقلیت میں ہیں۔ کمزور ہیں۔ بے طاقت ہیں وہ کوئی مطالبہ نہیں منوا سکتے۔ اور نہ کوئی قانون اپنے حسب مرضی بنوا کر اکثریت پر ٹھوس سکتے ہیں۔ عنقریب پاکستان جمہوری سلطنت بن رہا ہے۔ انگریزوں سے تعلق قطع ہو رہا ہے۔ نئے الیکشن ہوں گی۔ مطالبات کرنے والے اعلیٰ تعلیمیافتہ دیندار اور متقی سیاست دانوں کو کونسلوں میں بھیجیں۔ اکثریت نہیں تو اگر کونسل میں آدھی سیٹیں بھی انہوں نے حاصل کر لیں تو پھر بھی ہم کامیاب ہوں گے۔ لیکن اگر ایسے ممبر وہاں آٹے میں نمک بھی نہ ہوئے تو پھر کس منہ سے مطالبہ نفاذِ احکام شریعہ کیا جا سکتا ہے۔ اور ایسی حالت میں حکومت کے خلاف پروپیگنڈہ کرنا۔ مسلمانوں کو اسلام کے نام پر حکومت سے بدظن کرنا اور مسلم حکومت کے برخلاف ابھارنا خودکشی کے مترادف ہے۔ اور خلافِ شریعت بھی ہے۔ اردو ترجمہ تجرید بخاری باب ۱۰۲ کتاب الفتن حدیث ۱۹۸۷ حضرت ابنِ عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص کو اپنے امیر کے ذریعہ تکلیف پہنچے تو اس کو مناسب ہے کہ صبر اختیار کرے۔ کیوں کہ جو شخص (مسلمان) بادشاہ کے حکم سے ایک بالشت بھی باہر ہوگا۔ اس کی موت جاہلیت کی سی ہوگی۔ دوسری روایت میں ہے کہ جو شخص اپنے حاکم سے کوئی ایسی بات محسوس کرے جو اس کو اچھی معلوم نہ ہو تو ان کو صبر کرنا مناسب ہے۔ کیوں کہ جو شخص جماعت (اکثریت) سے ایک بالشت دُور ہوگا۔ اور اسی حالت میں مر گیا تو اس کی موت جاہلیت کی سی ہوگی۔

حدیث ۱۹۸۸۔ حضرت عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو بلایا اور ہم نے بیعت کی۔ آپؐ نے بیعت میں ہم سے جن باتوں پر عہد لیا۔ ان میں سے چند یہ بھی ہیں کہ ہم جس کام پر خوش ہوں یا ناراض یا ہم پر سختی ہو یا کشادگی ہر حالت میں ہم حاکم کی اطاعت کریں۔ حاکم اگرچہ ہم کو چھوڑ کر اپنے لیے بعض حقوق خاص کرے۔

ہاں اس صورت میں کہ جب اس سے ظاہر کفر کی بات دیکھ لیں اور اس کے کفر پر کوئی دلیل قطعی ہو۔ (تو اطاعت سے انحراف جائز ہے) حدیث ۱۹۹۰ حضرت انس بن مالکؓ سے لوگوں نے حجاج کے ظلموں کی شکایت کی۔ فرمایا صبر کرو۔ کیوں کہ تم پر جو زمانہ گذرے گا۔ وہ پہلے سے بدتر ہو گا۔ لہٰذا تم صبر ہی کی حالت میں خُدا سے مل جاؤ۔ اور میں نے یہ بات (حدیث) نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سنی ہے۔

فقیر نے کسی اور جگہ ایک حدیث اس مضمون کی پڑھی ہے کہ اگر تم اپنے حاکم (مسلمان بادشاہ) سے کوئی مکروہ (منکر) چیز دیکھو تو اس کے پیچھے نماز پڑھنا نہ چھوڑنا ورنہ تم میں نا اتفاقی بڑھ جائے گی اور تمہاری طاقت (حکومت) منتشر ہو جائے گی۔ فقیر نے دیدہ و دانستہ آپ کے سوالات کو ٹچ (TOUCH) نہیں کیا کہ خطوط ان کے جواب کے متحمل نہیں ہو سکتے فقیر نے کوشش کی ہے کہ ان سے اُوپر اُوپر رہ کر کچھ عرض کیا جائے۔ شاید کہ اگر طبع سلیم ہے تو تفہیم اور تدبّر سے کام لیا جائے گا۔ اور غلط پروپگینڈہ سے بچنے کی کوشش کی جائے گی۔ آپ کے سوالات اپنی جگہ صحیح اور درُست ہیں۔ لیکن جو کچھ عرض کیا گیا ہے۔ تقاضائے وقت کے لحاظ سے بھی مناسب ہے۔ اگر آپ اپنی اسلامی تاریخ پر نظرِ غائر ڈالیں گے۔ اور خلافتِ راشدہ کے بعد مختلف خاندانوں کے جو مسلمان خلیفے۔ حاکم اور بادشاہ آج تک ہوتے رہے ہیں۔ ان کی نظام سلطنت و سیاسی معاملات کے حالات اور واقعات پر گہری نظر ڈالیں گے تو اِن شاءاللہ العزیز فقیر کے لکھے کی تصدیق ہو جائے گی۔ پھر یہ بھی دیکھنا چاہیئے کہ سب سے پہلے سلطنت و حکومت جس میں قانونِ الٰہی کا اجراء ہوا وہ وہ تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے قائم فرمائی تھی۔ وہ کس طرح قائم ہوئی۔

آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو مبلّغِ اعظم۔ گریٹ رلفارمر سیدالانبیاء و اولیاء (یعنی ایک مذہبی اور روحانی رہنما اور پیشوا) مانتے

ہیں یا جابر اور قہار بادشاہ ؟ یہ آخری دو سطریں سارے مضمون کا خلاصہ یا نچوڑ ہیں۔ جس کا اس کے سوا کوئی اور مطلب نہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تبلیغی جدو جہد اور صحبت پاک کی برکت سے جوں جوں صحیح مسلمانوں کی تعداد بڑھتی گئی۔ وہ ایک طاقت بنتی گئی جس نے بالآخر سب طاغوتی طاقتوں کا خاتمہ کر دیا۔ آج بھی اسی نقشِ قدم پہ چلنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں چاہیئے اور مولا تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ہمیں توفیق بخشے آمین کہ ہم تمام غیر اسلامی فیشن۔ تہذیب۔ رسم ورواج اور قوانین چھوڑ کر اسوہ حسنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صورتاً وسیرتاً (ظاہراً اور باطناً) اختیار کر کے یعنی اپنے آپ کو اندر و باہر ظاہر اور باطن سے سچا (محمدی) مسلمان بنا کر میدان عمل میں آئیں اور اسلام سے دور ماندہ مسلمانوں کو بھی اسی اسوہ حسنہ کے اختیار کرنے پر مجبور کر دیں جس اسوۂ حسنہ کو مولا تعالیٰ نے ساری دنیا کے سامنے بطور بہترین۔ خوب ترین۔ کامل ترین۔ محبوب ترین۔ اور مقبول ترین نمونہ کے پیش فرمایا ہے۔ اس طرح جب ہماری تعداد بڑھتی جائے گی۔ سنت الٰہیہ کے مطابق طاقت بنتی جائے گی۔ اور بفضلہ وکرمہ تعالیٰ دنیا ہمارے قدموں میں ہو گی۔ آمین واللہ اعلم بالصواب۔

مکتوب نمبر ۶۱

توکّل علی اللہ

بنام شیخ محمد نصیب صاحب راولپنڈی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ طالب خیریت بخیریت۔ بڑی انتظار کے بعد آج خط ملا۔ الحمد للہ کہ خیریت کی خبر آئی۔ اگرچہ خط پریشانیوں سے پُر ہے۔ حالات ہر حالت میں اور جلدی جلدی لکھتے رہنا چاہیئے اور جیسے بھی حالات ہوں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ محض اس لیے کہ جو

کام کیا جاتا ہے

ایمانداری اور نیک نیتی سے کیا جاتا ہے۔
ملک و ملت کی بہتری کے لیے کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے توکل و بھروسہ پہ کیا جاتا ہے۔ دوسری طرف سے جو کچھ بھی کیا جاتا ہے وہ اس کا خمیازہ بدیر یا بزود خود اٹھالیں گے۔ ہمیں ہر حالت میں باحسن نیت بہتری کی ہی امید و توقع ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں ہوگا اور نہ کوئی نقصان پہنچا سکتا ہے۔ رب اللہ تعالیٰ کے قبضے میں سب کے دل ہیں وہ جدھر چاہے موڑ سکتا ہے۔ اس کی مرضی اذن حکم و اجازت کے بغیر کوئی کچھ نہیں کرسکتا تو ہمیں اس قادر مطلق مولا تعالیٰ کی بارگاہ میں سربسجود ہوکر اپنی عاجزی بے کسی اور بے گناہی کا اعتراف کرتے رہنا اور اس کے ہر کام ہدایت (سیدھی راہ) پہ رہنے اور پورے طور سے مدد کرنے کی درخواست کرتے رہنا چاہیئے۔ اور اس طرح اپنے آپ کو اور اپنے سب معاملات کو اس کے سپرد کرکے پریشانیوں سے نجات حاصل کرنی چاہیئے۔ آزمائش کا وقت حوصلے، صبر اور توکل علی اللہ سے ہی اچھی طرح کٹ سکتا ہے ؎

از خدا داں خلافِ دشمن و دوست
کہ دل ہر دو در تصرف اوست

خدا تعالیٰ آپ کے دل، نیت اور کام کو دیکھ رہا ہے۔ لَیْسَ اللّٰہُ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ ہ ؂ خود اس کا فرمان پاک ہے ہم خدا کے ہو رہیں اس کو ہر طرح سے خوش رکھیں۔ بفضلہ تعالیٰ و بکرمہ ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا رب راضی سب راضی۔ رب مہربان سب مہربان۔ لغزشوں اور کوتاہیوں کی معافی کے لیے استغفار کی تسبیحات رقت قلب سے پڑھتے رہنا چاہیئے۔ ہر نماز کے بعد اور گھر سے اِدھر اُدھر نکلتے وقت آیت الکرسی۔ قل اعوذ برب الفلق۔ قل اعوذ برب الناس تین تین بار پڑھ کر اپنے آپ پہ دم کر لینا

اور بسم اللہ و توکلتُ علی اللہ کہہ کر قدم باہر رکھنا چاہیئے۔ ہر نماز کے بعد حدیث شریف والی دُعا حضورِ قلب سے نیت بالہ مانگتے رہیں اور اپنے وظائف و اسباق کی پابندی سے محافظت کرتے رہیں۔ اپنے آپ کو ہر وقت اللہ تعالیٰ کے حضور میں تصور کریں۔ اور شیر بن کر رہیں پریشان وہ ہوں اور ڈریں۔ جو خدا سے غافل اور دُور ہیں ہم بفضلہ تعالےٰ اس کے زیرِ سایہ (حق تعالیٰ) رہ کر غیرِ حق سے کیوں ڈریں اور پریشان ہوں۔ اَللّٰھُمَّ اَحْفِظْنَا مِنْ کُلِّ بَلاَءِ الدنیا و عذاب لاخرۃ بحرمتِ خیرِ خلقہٖ محمد و آلہٖ و اصحابہ اجمعین۔ آمین

فقیر بھی بفضلہ تعالیٰ دُعا سے غافل نہیں کہ از گدا جز دعا نیاید ہیچ حاضرین مجلس پرسانِ حال و یارانِ طریقت کی خدمت میں السلام علیکم بصد شوق ملاقات، گھر سے گھر میں سلام بچوں کو دُعا و پیار۔ فی امان اللہ۔

مکتوب نمبر ۶۲

طالبِ مولا

بنام شیخ سعید احمد صاحب، لاہور

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ طالب خیریت۔ بخیریت۔ لفافہ موصول ہو کر کاشفِ حالات ہوا۔ یاد آوری کا شکریہ! اللہ سبحانہٗ، و تعالیٰ اپنی وہ محبت عطا فرمائے کہ جس کے سبب اس کے غیر کی محبت و گرفتاری سے رہائی حاصل ہو۔ آمین اور اپنے فضل و کرم سے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے آپ کی دلی مُراد پوری کرے۔ آمین!

مدت ہو گئی ہے کہ آپ ہمیشہ سستی اور کاہلی پر نادم ہو کر معافی کو اس کا علاج سمجھ کر بے فکر ہو جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں وہ سستی کیسے دُور ہو سکتی ہے؟ اگر آپ کے افسروں کے ساتھ کام کرنے والے کلرکوں اور دنیاوی

کاروبار کرنے والے احباب اور متعلقین کا آپ کی نسبت یہی فتویٰ ہے کہ آپ کاہل و سُست ہیں تو پھر آپ کا نادم ہونا اور معافی چاہنا گو نہ صحیح کہا جاسکتا ہے۔ لیکن معاف ہونے رہنے سے سستی دُور نہیں ہوسکتی۔ لیکن اگر کوئی بھی آپ کو کاہل اور سُست نہیں سمجھتا۔ تو پھر جو سستی آپ کی زندگی میں موجود ہی نہیں۔ وہ خط وکتابت کے سلسلے میں کہاں سے آگئی۔ ویسے بھی اشد ضروری اور اہم کاموں میں جن پر کامیاب زندگی اور کامیاب کیریئر CAREER کا دارومدار ہو۔ سستی کیسے دخل دے سکتی ہے۔ حقیقت میں یہ سستی اور کاہلی نہیں بلکہ ایک قسم کی لاپرواہی ہے جو کسی چیز کی عدم طلب اور عدم ضرورت سے پیدا ہوتی ہے۔ ورنہ اگر معلوم اور یقین ہو کہ فی خط پانچ روپے یا اتنی مالیت یا قدر و وقعت کی کوئی چیز مل جائے گی۔ تو پھر کبھی سستی اور کاہلی ہوگی نہ اس کا عذر۔ سستی و کاہلی اور معافی دفع الوقتی کے الفاظ ہیں۔ اللہ سبحانہٗ تعالیٰ اس مرض سے نجات بخشے۔ آمین۔ ہر کام اور ہر حاجت کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا اور دُعائیں مانگنا درست اور صحیح ہے لیکن "طلب اور تڑپ بھی علاوہ اور حاجات کے طلب کرتا ہوں۔ خدا جانے کیا دیر ہے؟" یہ تو آپ کے خیال میں بھی کبھی نہ آیا ہوگا۔ کہ متضاد چیزوں کی درخواست کرکے" خدا جانے کیا دیر ہے" تو لکھنا ہی پڑے گا۔ بلکہ دیر کے ساتھ اندھیر بھی لکھ دیا جائے تو کیا عجب ہے سے

ہم خدا خواہی و ہم دُنیائے دوں
ایں خیال است و محال است و جنُوں

عزیزم معزالدین کی طرف جو خط کل لکھا گیا ہے۔ اس کو غور سے پڑھیں ممکن ہے کہ یہ مشکل بھی حل ہو جائے۔ آمین۔ آیہ کریمہ رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنیا حسنۃ و فی الآخرۃِ حسنۃ وقِنَا عذاب النّار سے آپ کو مدت سے یہ غلط فہمی (ٹپلا) ہو رہی ہے

آیت کریمہ میں حسنہ کے معنی کیا ہیں - اور پھر تفسیروں میں فی الدنیا حسنہ کے کیا معنی اور مطلب دیا ہے - اور فی الآخرۃ حسنہ کا کیا مفہوم ہے۔ کسی اچھے با خبر صوفی مولوی صاحب سے پوچھیں اور پھر فقیر کو بھی لکھیں کہ کیا بتایا ہے۔ شعر مذکورہ کا مطلب تو صاف ہے کہ تو خدا کو بھی چاہتا ہے اور دنیائے دوں (دولت - مال - جاہ و حشم) خدا سے دُور لے جانے والی کمینی دنیا کو بھی چاہتا ہے۔ نور بھی چاہتا ہے۔ ظلمت بھی چاہتا ہے - چاننا بھی مانگتا ہے - اندھیرا بھی مانگتا ہے۔ فرماتے ہیں یہ اجتماع ضدین ہے۔ دو ضدیں جمع نہیں ہوسکتیں - یہ ناممکن ہے - دیوانہ پن ہے - اور صرف خیال ہی خیال ہے۔ حقیقت نہیں ہے۔ تین قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں۔

۱۔ طالبِ دنیا
۲۔ طالبِ عقبیٰ
۳۔ طالبِ مولا

تصوف کی اصطلاح میں طالبِ دُنیا کو مؤنث ۔ طالبِ عقبیٰ کو مخنث اور طالبِ مولا کو مذکر لکھا گیا ہے۔ جس راہِ سلوک میں ہمیں چلنے کا فخر حاصل ہوا ہے وہ طالبانِ مولا سے تعلق رکھتا ہے۔ دو تین شعر لکھ کر اس بحث کو صحبت پر ملتوی کیا جاتا ہے۔ خدا سے ہمیشہ خدا کو ہی مانگو۔ اس کی برکت اور تصدق میں وہ اپنے ساتھ ہی اپنی نعمتیں بھی لا دیں یعنی عطا فرما دیں تو الحمد للہ ورنہ ؎

؎ جنت مجھے حرام اگر تو وہاں نہ ہو
کون منظور کر سکتا ہے سوائے مخنث کے

؎ حُبِّ حق ہو دل میں یا حُبِّ پسر
جمع ان دونوں کو تو ہرگز نہ کر

؎ ز سودائے جہاں بگذر اگر سودائے ما داری
ہوائے خویشتن بگذار اگر با ما ہوا داری

؎ رہ روانِ عشق را با دولتِ دنیا چہ کار
پاک می دارند ایشان راہ را از ننگ و خار

پرسان حال و یارانِ طریقت کی خدمت میں السلام علیکم ۔ گھر میں سلام مسنون بچوں کو دعا پہنچایئے۔

مکتوب نمبر ۶۳

اُسوۂ حسنہ

بنام سردار نعیم اللہ خاں صاحب قصور

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ طالب خیریت۔ بخیریت۔ والا نامہ شرف صدور لا کر کاشف حال ہوا ؎ رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت والا معاملہ معلوم ہُوا۔ الحمد للہ آپ کو اب آرام ہے۔ بے شک دو چار دن سخت گرمی رہی۔ ابھی شروع اساڑھ سے ہوا خنک ہو گئی ہے۔ الحمد للہ علی ذالک۔ ان گرمی کے دنوں میں بھی گو آپ کے رشک جنت دفتر کی طرح یہاں آسائش میسر نہیں تھی تاہم مسجد کے ایک معمولی تہ خانہ میں چلے جانے سے باہر کی تپش معلوم نہیں ہوتی اور بھوک و پیاس کا الحمد للہ کہ احساس تک نہیں ہوتا۔ رمضان شریف کی برکات نے اپنا پُورا اثر دکھایا۔ فقیر کا معمول افطاری کے وقت یہ ہے کہ تین دانہ کھجور سے افطار کرتا ہے۔ اس کے ساتھ مسجد کا معمولی سادہ پانی جو برف کی طرح ٹھنڈا ہے۔ پاؤ بھر کے قریب پی لیتا ہے۔ پھر نماز پڑھ کر گھر جا کر بقدر دو پیالی چائے برف سے ٹھنڈی کر کے پیتا ہے۔ اور اس کے بعد کھانا ماحضر جو غربا و فقرا کی خوراک ہے کھاتا اور اس کے ساتھ برف والا ٹھنڈا پانی ایک (آدھ سیر) گلاس پی لیتا ہے اور تراویح کی نماز کو جانے سے قبل پھر دو پیالی چائے برف سے ٹھنڈی کردہ پی لیتا ہے۔ الحمد للہ کہ نہ غیر معمولی پیاس

لگتی ہے اور اس کے فضل و کرم سے نہ کسی قسم کی تکلیف ہی ہوتی ہے۔ سحری کو اپنی پوری خوراک میسرہ کھا لیتا ہے اور دہی کی لسی جو ساتھ میسّر ہو گئی گلاس ڈیڑھ پی لیتا ہے۔ پھر سارا دن بھوک معلوم ہوتی ہے۔ نہ پیاس اور یہ خاص فیضان رمضان شریف کا اہل عقیدت کو نصیب ہے

الحمدللہ! فقیر چار دن آپ کی خدمت میں پڑا رہا، آپ کی محبت و خلوص اور خدمت میں جو آپ ایسے رؤسا و اہلِ کرم کا شیوہ ہے کوئی کمی نہ تھی۔ الحمدللہ اللہ آپ کو اس کی جزائے خیر دے۔ آمین اس کا شکریہ! لیکن جب کبھی آپ کے چہرہ پر نظر پڑتی تھی جو باطن کا انڈکس سمجھا جاتا ہے تو دل ہی دل میں شرمندہ ہو کر رہ جاتا تھا اور اس روحانی کوفت میں خیال آتا کہ کہیں یہ پہلی ؟ زیارت آخری ورثے ہی نہ ثابت ہو۔ دنیا داری اور اہل دنیا کو خوش کرنے کے لیے خدا تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام بے باکانہ چھوڑے جا سکتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی اور رضا مندی کے لیے دنیا اور اہل دنیا کے عیش پرست خواہشات کو چھوڑنا موت کے مترادف سمجھا جاتا ہے۔ اے کاش کوئی آ کر سمجھائے کہ یہ کونسا اسلام اور ایمان ہے کہ رحمانی مطالبات سے نفرت و حقارت اور شیطانی حرکات سے الفت و محبت! وہ باطن اور قلب کیسے اچھا سمجھا جا سکتا ہے جس کی ڈیوڑھی اور دروازہ کے سائن بورڈ کا یہ حال ہو کہ محمد نما ہونے کی بجائے فرنگی نما ہو۔ اگر فقیر کسی غریب محمدی مسلمان کے گھر مہمان ہوتا اور وہاں آپ ملاقات کو آتے جاتے تو شاید اتنی کوفت روحانی نہ ہوتی۔ اللہ تعالیٰ ظاہر و باطن یکساں اچھا کرے تاکہ سلسلہ ملاقات قائم رہے۔ آمین ورنہ اپھل درخت کو کون اپنے باغ میں لگاتا اور اس پر اس کی بالیدگی و نشو و نما پر کون اتنی سردردی کرتا ہے؟

پرسان حال۔ یارانِ طریقت و حاضرین مجلس کی خدمت میں السلام علیکم گھر میں سلام مسنون بچوں کو پیار و دعا۔

مکتوب نمبر ۶۴

خواہشات

عزیزم مخلصم و محترم شیخ محمد نصیب صاحب زاد محبتکم وحفظکم اللہ تعالیٰ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ طالب خیریت بخیریت۔ آپ کے پہلے گرامی نامہ کا جواب کل مفصل عرض کیا گیا۔ خدا کرے کہ ایمان افروز ثابت ہو۔ (آمین) پچھلے دونوں گرامی نامے آج موصول ہوئے ان کی رسیدگی کی اطلاع کے لیے یہ عریضہ لکھا جا رہا ہے۔ اب تو اس کے سوا کوئی دعا نہیں کہ جو سلسلہ آپ نے شروع کیا ہے اس میں خیر و بہتری ہو۔ اور مولا کریم و رحیم اپنے فضل و کرم سے وہ بات کرے جس سے آپ مطمئن ہو جائیں۔ یعنی آپ کی مشکلات آسان فرمائے اور پریشانی دور فرمائے۔ (آمین) فقیر کو اس بات سے ڈر آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ایسی چیز کی طلب خواہش اور دعا کی جائے جو اس قادر مطلق غفور الرحیم کی مرضی و منشا کے خلاف ہو۔ وہ ہماری حسب خواہش پوری نہ ہوں۔ کیوں کہ اس کا انجام ہمارے لیے اچھا نہ ہوگا۔ اور یہی وجہ اس کی عدم قبولیت کی ہوگی۔ اور اس سے ہمارے ایمان کے خراب یا کمزور ہو جانے کا خدشہ ہو۔ کیوں کہ حدیث شریف میں ہے کہ انسان ناشکرا جھگڑالو واقع ہوا ہے۔ جب تک بندے کی مرضی کے موافق ہوتا رہے خوش ہوتا ہے جب ذرا اس کی مرضی یا خواہش کے برخلاف ہوا وہ خدا پر بھی ناراض ہونے لگتا ہے۔ اگرچہ عند اللہ اس میں اس کی بہتری ہی ہو۔ لیکن یہ ناواقفی کی وجہ سے بے صبر و مضطر ہو کر اپنے اعتقاد کو خراب کر لیتا اور اس طرح معمولی دنیاوی خواہشات کے سبب اپنا نقصان (روحانی و دینی) کر لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قسم کے نقصان دنیاں اور خرابی یقین و ایمان سے محفوظ رکھے اور جب کہ وہ اپنے بندوں سے پیار رکھتا ہے۔ اور ان کی بہتری چاہتا

ہے۔ ہمارے لیے فلاح و بہبودی و بہتری کے سامان مہیا فرمائے۔ اور ہمیں اپنا تا قیامت شکرگزار بنائے۔ آمین ثم آمین

الحمد للہ کہ آپ بخیریت اس جگہ پہنچ گئے۔ جہاں مولا کریم آپ کو لے جانا چاہتے تھے اور یہاں اس کے فضل و کرم سے آپ کے لیے بہتری ہی بہتری ہوگی۔ بشرطیکہ آپ اپنی تجاویز سے باز رہے۔ البتہ جو بات توکل علی اللہ اس کی رضا مندی و خوشنودی کے لیے نیک نیتی سے کی جاتی ہے۔ وہ اگرچہ کہ ہماری ہی تجویز ہو کرم و فضل تعالیٰ ہمیشہ پوری ہوتی ہے اور مفید پڑتی ہے۔ اپنی ڈیوٹی بھی اپنے آقا و مولا تعالیٰ کے دکھانے کو کرنا کسی غیر حق سے داد نہ چاہنا۔ کسی سے محبت کرنا تو اسی محبوب محبان و خالق (کل شئی) کون و مکان کے لیے اور کسی سے محبت نہ کرنا تو بھی اسی کے لیے کسی سے عداوت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ؎

کفر است در طریقت ما کینہ داشتن
آئین ما است سینہ چوں آئینہ داشتن

ہر خوشگوار بات پر اسی کی تعریف کرنا و شکر کے گیت گانا اور ہر ناخوشگوار حال میں اس کی پناہ لینا اس پر بھروسہ کرنا۔ اپنے آپ کو اس کی بہترین مخلوق اور اس کی مخلوق کا ادنیٰ غلام سمجھنا۔ مولا کریم ہمیں ایسا ہونے اور ایسا بننے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ آپ کے درجات ظاہر و باطنی میں روز افزوں ترقی نصیب فرمائے۔ آمین۔ ہر جا نیکہ باش باخدا باش پر عمل پیرا رہنا مومن کی شان ہے۔ فقیر کے عرضیہ جات و معروضات گاہے بگاہے بار بار دیکھتے رہا کریں تا کہ صحبت و معیت کی برکات دوری یا مجبوری میں بھی فرما لیں۔ آمین، اپنی خیر و عافیت سے جلدی جلدی اطلاع بخشتے رہیں تا کہ تسلی رہے۔ آپ کو اسلام کا ادنی خادم سمجھتے ہوئے مُبلّغانہ زندگی بسر کرنی چاہیئے اس ضمن میں اس کا رحم و کرم زیادہ سے زیادہ ہوتا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ حاضرین مجلس کی خدمت میں السلام علیکم۔

مکتوب نمبر ۶۵

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم

بنام جناب محمد رشید صاحب، راولپنڈی

یاد م نمی کنی و زیا دم نمی روی
عمرت دراز باد فراموشگان من

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ، ۔ معلوم ہوتا ہے کہ کراچی کی سیر و سیاحت آپ کو مفید نہیں پڑی بلکہ نقصان دہ ثابت ہوئی ۔ کاش آپ چھٹی نہ جاتے اور اس رجعت قہقری سے بچ جاتے ۔ بعض لوگ عقل کے دشمن بلکہ جان و ایمان کے دشمن یہ سمجھتے ہیں کہ یہ دُنیا عیش و عشرت کرتے اور مزے اڑانے کی جگہ ہے ۔ اس لیے وہ بہر صورت نفع ہو یا نقصان ۔ جان جائے یا ایمان بغیر سوچے سمجھے باوجود خیرخواہ احباب کے سمجھانے کے بھی ایسا کرنے سے باز نہیں آتے ۔ انہیں ہوش اس وقت آتا ہے جب وہ کسی طرف کے نہیں رہتے ۔ کفِ افسوس ملتے اور کہتے پھرتے ہیں

گئے دونوں جہاں کے کام سے ہم
نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے
نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم
نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

یہ عارضی تعیش زندگی میں ہی ان کے لیے سوہانِ روح ہو جاتا ہے اور اگر بدقسمتی سے دُنیا میں شامتِ اعمال سے بچ رہے اور سارا بوجھ عاقبت پر ہی جا پڑا تو خدا کی پناہ کفار کے ساتھ ہی اس گھر کی ہوا کھانی پڑے گی جس کی ہولناکیوں اور عقوبت و عذاب النار سے قرآن مجید میں بار بار ڈرایا گیا ہے ۔ لیکن تعجب تو آپ ایسے سچے مومن مسلمان اور لکھے پڑھے فہمیدہ انسان پر ہے کہ وہ عقل سلیم و ہوش و حواس رکھتے ہوئے بھی

اپنا نفع و نقصان نہ سوچے۔ اللہ جل شانہٗ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور ہدایات پہ کان نہ دھرے اور جو نعمت خدا تعالیٰ نے اپنے بندے کے ذریعے عطا فرمائی ہو۔ اس کی قدر نہ کرے بلکہ کفرانِ نعمت کرکے بنا بنایا کام بگاڑنے کی کوشش کرے۔ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ قرآنی ہدایات پر عمل کرے اور طاغوتی اور شیطانی حرکات سے بچے پ۲ ع ۹۔

یا ایّھا الّذین آمنُوا ادخلُوا فی السّلم کافّۃً ص وّلا تتّبعُوا خُطُوات الشّیطٰن ط انّہٗ لکُم عدُوٌّ مُّبین ہ

"ایمان والو۔ اسلام میں پورے پورے داخل ہو اور (فاسد خیالات میں پڑ کر) شیطان کے قدم بقدم نہ چلو۔ واقعی وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔"

فرمائیے جو شخص اپنے اعلانیہ دشمن کی چال میں آ کر اس کے کہے کے مطابق کرے۔ وہ اپنی عقل و جان اور ایمان کا دشمن ہے کہ نہیں؟ جس کسی پر شیطان یا جن چڑھا ہُوا ہو تو وہ خود نہیں سمجھ سکتا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے یا کیا کر رہا ہے۔ جب جن اتارنے والے جن اتارتے ہیں تو اپنی بے ہوشی کا علم اور احساس ہوتا ہے۔ آپ خدا کے فضل و کرم سے دانا اور بینا اور اور خاص اہلِ علم مسلمان ہیں اور عقیدہ و ایمان بھی الحمدللہ صحیح رکھتے ہیں۔ آپ سے توقع نہیں کہ جان بوجھ کر ایک عارضی حظ اور لذت کے لیے جو خسران الدنیا والاخرۃ کا باعث ہو اپنا نقصان کر بیٹھیں اور اللہ تعالیٰ کی ظاہری و باطنی نعمتوں کو کھو دیں۔ بہر حال اتقو اللہ حقّ تقاتہٖ۔ اس سے ڈرنا چاہیئے جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے۔ انوار الصوفیہ میں خشیتِ الٰہی کا مضمون بار بار پڑھنا چاہیئے تاکہ ایمان تازہ ہو۔ فقیر کا آپ کے متعلق بہت بلند خیال ہے اور اگر آپ اس کو دُور کرنے اور توڑنے کی کوشش بھی کریں تو انشاءاللہ نہیں ٹوٹے گا۔ فقرا کی محبت خدا کی نعمتوں میں ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ اس کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔ کئی دن آپ کے خط کا انتظار کرنے کے بعد دلی محبت نے مجبور کیا۔ کہ کچھ لکھا جائے

مکتوب نمبر ۶۶

فضلِ عظیم

بنام چوہدری محمد انور صاحب، گڑھی شاہو، لاہور

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ طالب خیریت بخیریت۔ گرامی نامہ عقیدت شمامہ شرف صدور لا کر کاشفِ حالات اور باعثِ تسلی ہوا۔ الحمدللہ کہ مولا کریم نے اپنے فضل وکرم سے آپ کو اس الجھن سے نکال کر تقویتِ ایمان کا شرف بخشا ثمہ الحمدللہ علیٰ ذالک! فقیر نے عزیزم شیخ معز الدین سلمہٗ اللہ کے خط کے جواب میں لکھا ہے جو آپ کے اس گرامی نامہ سے پہلے آیا تھا۔ اس میں بھی آپ کی شکایت خط نہ ملنے کی لکھی تھی۔ اب تو اس خط سے آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ آپ کا گرامی نامہ ۵/۷ کو ملا اور ۷/۷ کو فقیر نے اس کا جواب دے دیا۔

فقیر ڈاک کے معاملہ میں بڑا پنکچوال ہے۔ جواب دینے میں انشاءاللہ تعالیٰ کبھی کوتاہی نہیں کرتا فقیر کو آپ کے نوشتہ پر پورا اعتماد ہے۔ اور آپ کی ظاہری و باطنی ترقیوں کے لیے ہمیشہ بارگاہِ ربّ العزت میں دست بدعا رہتا ہے۔ مولا کریم قبولیت کا شرف بخشیں تو زہے قسمت، امتحان کے لیے فقیر نے دعاؤں میں کبھی غفلت نہیں کی۔ اور اس کی بارگاہِ معلیٰ سے کامیابی کی امید بھی کی تھی۔ لیکن سارے راز اس کے کون جان سکتا اور بتا سکتا ہے۔ فِعْلُ الحکیم لا یَخْلُوْا عَنْ حِکْمَۃٍ اس کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ کیونکہ کریم حکیم مطلق بھی ہے۔ وہی جانتا ہے کہ دعاؤں کا اثر کس شئے پر ہوگا۔ اور کیا وجہ ہوئی کہ شرف قبولیت سے سرفراز نہیں فرمایا گیا۔ بندہ باید کہ حد خود داند۔ اس پر روشنی ڈالنے کی جرأت نہیں ہو سکتی۔ وہ مالک ہے۔ جو چاہے کرے۔ البتہ اس قبولیت اور عدم قبولیت میں ہمارے اعمال کو بہت بڑا دخل ہے۔ وَمَا

اَصَابَکُمْ مِنْ مُصِیْبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ وَیَعْفُوْا عَنْ کَثِیْرٍ (القرآن) جو کچھ از قسم مصیبت تم کو پہنچتا ہے۔ پس وہ تمہارے ہی ہاتھوں کی کمائی ہے۔ (تمہارے شامتِ اعمال کے باعث ہے) حالانکہ وہ (حق تعالیٰ) بہت سوں سے تو درگزر فرماتا رہتا ہے۔ اس آیت کریمہ میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جس مصیبت اور ناکامی کا ہمیں منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ وہ کسی اہم بدعملی کا نتیجہ ہے۔ اور اس میں کسی کی سفارش یا دعا کو شرفِ قبولیت اس لیے نہیں بخشا جاتا کہ جس کے بدلہ میں ہی ہماری بہتری اس کے مدِنظر ہوتی ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو ہمیں اپنے موازنہ کرنے اور پھر ان سے توبہ کرنے کی توفیق نہ ہوتی اور کسی بھی رحمت و نعمت کے ہم مستحق نہ سمجھے جاتے۔ یہ بھی یعنی ایسا کرنا بھی ہم پر اس کا فضلِ عظیم ہے۔ اور وہ جو فرمایا کہ بہت سوں سے درگزر فرماتے ہیں تو یہ بھی اس کا فضلِ عظیم ہے کہ ان بداعمالیوں اور سیاہ کاریوں میں ہماری دعاؤں اور سفارشوں کو شرف قبولیت بخش کر درگزر فرماتا ہے تاکہ اس کی رحمت، شفقت اور مغفرت کے شکریہ میں آئندہ ناپسندیدہ اعمال سے سچے دل سے توبہ کرکے ان سے باز آجائیں۔ اگر اس آیت شریفہ کے اس صحیح مفہوم کو ہم سمجھ جائیں تو اس کے فضل سے ہمارا معاملہ ہمیشہ کے لیے پاک اور صاف ہو جائے۔ آمین یا ربّ الکریم۔ آمین!

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝ آمین۔ حاضرینِ مجلس۔ پرسانِ حال و یارانِ طریقت کی خدمت میں السلام علیکم۔ بصد شوقِ ملاقات۔ گھر میں سلام مسنون۔ بچوں کو دعا و سلام۔

لِلّٰہِیَّت کے ساتھ پیر بھائیوں کی زیارت بھی پیر کی زیارت مانی گئی ہے۔ اس لیے ذکر کے حلقوں میں حاضر ہونے کی تاکید فرمائی گئی ہے کہ یادوں کی صحبت میں حالت بحال رہے۔ آمین

مکتوب نمبر ۶۷

عاشقِ پیر

ایک عاشقِ پیر کا خط اور اس کا جواب ماہنامہ لمعات الصوفیہ کے شمارہ ماہ فروری ۱۹۵۰ء میں شائع ہوا۔

خط:۔ بندہ کا دل تو نہیں چاہتا تھا کہ حضور کی خدمت سے پہلے آؤں۔ مگر مجبوری بھائی صاحب کے ہمراہ ہی آنا پڑا۔ الحمدللہ کہ اس دوست نے بھی اپنے آپ کو حضور کی غلامی میں دے دیا۔ اور خوشی خوشی واپس گیا۔ کاش کہ مجھے بھی کوئی آج سے دس بارہ سال پہلے سمجھاتا تو بندہ شاید اتنا بوجھ گردن پر نہ اٹھاتا۔ مجھے اپنے خراب کئے ہوئے وقت کا بہت افسوس ہے۔ یہ اسی کی شانِ کریمی ہے کہ مجھ جیسے ناکارہ کو بھی اپنے حبیبؐ کا صدقہ سیدھے راستہ پر لے آیا ہے۔ اور حضور کی غلامی نصیب ہو گئی ہے۔ بندہ کی طبیعت بہت اداس ہے۔ دل گھبراتا ہے کہ مولا کریم خیریت سے کوئی انتظام فرماویں کہ بندہ حضور کی خدمت میں پہنچ جاوے۔ میرے لیے یہ سب جگہیں اُجڑے دیار کی مانند ہیں۔ مجھے تو انہی سہانی گلیوں میں مزہ آتا ہے جہاں حضور کے قدم مبارک لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ دل میں جو محبت بھری پڑی ہے۔ وہ صرف مولا کریم ہی جانتا ہے۔ باقی رہا رونا تو یہ ایک خاص رحمتِ الٰہی ہے۔ جس کے سہارے جی رہا ہوں۔ اور جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی۔ سچ تو یہ ہے کہ جب وہ محبت بھری نصیحتیں یاد آتی ہیں تو فوراً رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور سوائے رونے کے اور کوئی چارہ نہیں۔ لکھنے سے گھبراتا ضرور ہوں۔ مگر میں سوائے حضور کے اور کس کو اپنا حال بتاؤں مولا کریم تو دیکھ رہا ہے۔ کیا وہ اس آرزو کو بھی کبھی پورا کرے گا کہ جس وقت چاہوں حضور کے قدموں میں پہنچ جاؤں۔ اے اللہ مجھے اپنے پیر کا دیوانہ بنا دے۔ جہاں سے مجھے ہدایت نصیب ہوئی ہے۔ یہ سب تیرا

ہی فضل و کرم ہے کہ تو نے اپنے حبیب اکرم کا صدقہ میرے دن پھیر دیئے۔ اور مجھے گڑھے سے نکال کر ہدایت پر کر دیا۔ بندہ کے دو چار دوست ایسے ہیں کہ اگر حضور توجہ فرماویں تو شاید ہدایت پر آجائیں۔ امید ہے کہ آپ دُعا فرماویں گے۔ اور دعا فرماویں کہ مولا کریم ملنے کا کوئی انتظام فرماویں۔

خط تمام ہوا۔

جواب:۔ خط کسی تشریح کا محتاج نہیں اور نہ ہی اس قابل کہ لمعات الصوفیہ ایسے پاک اور متبرک رسالہ میں درج کیا جاوے۔ لیکن جس غرض کے لیے رسالہ میں درج کرنے کو بھیجا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس میں بعض باتیں قابلِ غور اور عبرت انگیز ہیں اور اس لائق ہیں کہ ان سے فائدہ حاصل کیا جائے مثلاً

۱۔ ایک دوست کو حضور کی خدمت میں لا کر داخل سلسلہ کرانے کا ذکر ہے اور یہ فعل محبت بشیخ اور صداقت وعظمت سلسلہ پر دلالت کرتا ہے ہمیں بھی تو شیخ سے محبت کا دعویٰ ہے۔ ہم اس طریق پر کتنے آدمیوں کی ہدایت کا باعث ہوئے اور ہماری کوشش سے سلسلہ میں کتنے بھائی زیادہ ہوئے۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحہ نے اپنے ایک مکتوب میں جو اپنے ایک خلیفہ بزرگ میر محمد نعمان صاحب کی طرف صادر فرمایا ہے ان کے مریدوں کی زیادتی پر اس طرح اظہار مسرت کیا ہے۔ فرماتے ہیں "آپ کا مکتوب شریف جو خواجہ رحمی کے خدمت گار کے ہمراہ ارسال کیا تھا، پہنچ کر نہایت ہی خوشی کا باعث ہوا اور چونکہ آپ کے مریدوں کے احوال مفصل طور پر درج تھے اس لیے خوشی پر خوشی حاصل ہوئی۔ کیوں کہ بھائیوں کے زیادہ ہونے میں اَکْثِرُوا اِخْوَانَکُمْ فِی الدِّیْنِ (حدیث) (اپنے دینی بھائیوں کو زیادہ بناؤ) کے بموجب بہت بہت امیدیں ہیں اور آیہ کریمہ: عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ (تیرے بازو کو تیرے بھائی سے قوی کریں گے) بھی اسی مضمون کی موید ہے۔

۲۔ کاتب خط اپنی گذشتہ خراب کردہ عمر پہ بایں الفاظ افسوس کرتا ہے کہ مجھے آج سے دس بارہ سال پہلے کوئی سمجھاتا اور حضور کی غلامی میں داخل کراتا۔ تو ایک میں گناہ کرنے سے بچ جاتا۔ دوسرے حضور کے ہاتھ پہ توبہ کرنے سے ساری عمر کے گناہ کرنے سے بچ جاتا۔ دوسرے حضور کے ہاتھ پہ توبہ کرنے سے ساری عمر کے گناہ معاف ہو جاتے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے: التائبُ عنِ الذنبِ کمن لا ذنب لہ (گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ گویا اس نے گناہ کیے ہی نہیں)

۳۔ جس راہ میں میں نے قدم رکھا ہے۔ اس کا اکثر حصہ بفضلِ تعالیٰ حضور کی توجہ کی برکت سے طے کر لیا ہے

بے عنایات حق و خاصان حق
گر ملک باشد سیاہ ہستش ورق

باقی خط پر بہ حیثیتِ مجموعی نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر فقرہ اور ہر سطر ذوق و شوق اور محبت و اخلاص سے بھری پڑی ہے۔ اور یہ وہ نعمت ہے جو ہم میں سے بہت کم کو حاصل ہے۔ اگرچہ ہم سب کا دعویٰ ہے کہ ہمیں اپنے شیخ سے محبت ہے۔ لیکن اس خط کے پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ محبت کے لوازم اور آثار ہم میں مفقود ہیں۔ الا ماشاءاللہ۔ شیخ کی جدائی میں نہ ہم اداس ہوتے ہیں اور نہ بیقرار کہ دعائیں مانگیں کہ مولا کریم ہمیں جلدی شیخ کے حضور میں پہنچا دے اور جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا ہے۔ ہم میں بہت کم ہیں جو یہ آرزو رکھتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ مولا کریم ایسا کر دے کہ میں جب چاہوں حضور کے قدموں میں پہنچ جاؤں۔ کیا ہم میں سے کسی نے کبھی یہ خواہش اور التجا کی ہے کہ اے اللہ مجھے ان کا دیوانہ بنا دے۔ جنہوں نے مجھے تیرا راستہ دکھایا ہے۔ ناظرین یہ سب سمع خراشی اس لیے کی جا رہی ہے کہ ہم سوچیں اور غور کریں کہ کیا ہم میں یہ محبت کے آثار

اور لوازم محبت پائے جاتے ہیں۔ ؟ کیوں کہ اکثر مشائخ کا یہ قول ہے ؟

پہلے عشق پیر ہے بعدہٗ عشق رسول
بعدہٗ عشق خدا اس قاعدہ کو تو نہ بھول

چنانچہ مکتوبات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رہ سے اس مسئلہ کے متعلق چند عبارتیں نقل کی جاتی ہیں۔

۱۔ فقراء کی محبت اور اس گروہ سے توجہ رکھنا خدا تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے۔ حضرت حق تعالیٰ سے اس پر استقامت طلب کرتے رہیں۔

۲۔ فقراء کی محبت دنیا اور آخرت کی سعادت کا سرمایہ ہے۔ دو چیزوں کی محافظت ضروری ہے ایک صاحب شریعت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت دوسرے شیخ مقتداء کی محبت اور اخلاص۔

۳۔ وصول الی اللہ کے لیے رابطہ سے زیادہ اقرب کوئی طریقہ نہیں۔

۴۔ رابطہ نسبت کے بغیر مطلوب حاصل ہونا مشکل ہے۔

۵۔ مکتوب ۸۷ دفتر دوم میں ہے :

" حب اللہ تعالیٰ کی عنایت سے یہ محبت یہاں تک غالب آجائے کہ دل سے دوسروں کی محبت اور تعلقات کو دور کرے۔ اور لوازم محبت یعنی محبوب کی اطاعت اور اس کی مراد پر قائم رہنا اور اس کے اخلاق اور اوصاف سے متعلق ہونا ظاہر ہو جائے۔ تو اس وقت محبوب میں فنا حاصل ہو جاتی ہے۔ جس کو فنا فی الشیخ کہتے ہیں۔ جو اس راہ میں پہلا زینہ ہے۔ یہی فنا فی الشیخ پھر فنا فی الرسول اور فنا فی اللہ کا وسیلہ بن جاتی ہے۔ جس پر بقا باللہ مرتب ہے۔ جو ولایت کا ماحصل ہے۔"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پاک و بزرگ اور شریف گروہ کی محبت نصیب کرے اور اس پر ثابت قدم رکھے۔ بحرمت اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ آمین

مکتوب نمبر ۶۸

صحبت

بنام سردار نعیم اللہ خاں صاحب قصوری

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ طالب خیریت۔ بخیریت۔ محبت نامہ موصول ہو کر کاشفِ حال ہوا۔ آپ کی نیک دلی اور صاف گوئی کا تو فقیر پہلے دن (خط وکتابت کے شروع) سے ہی معترف ہے اور اب بھی اس خیال اور گمان میں کچھ کمی واقع نہیں ہوئی۔ الحمدللہ اور نہ ہی آپ ایسے سعادت مند روح سے تنقید کی توقع کی جا سکتی ہے۔ بات یہ ہے کہ ولی محبت نے جو آپ کے ساتھ آپ کی نیک دلی اور صاف گوئی کے سبب مولا تعالیٰ نے فقیر کے دل میں پیدا کر دی ہے۔ گوارا نہ کیا کہ جو نعمتِ الٰہی آپ کو آج معمولی سی جرأت اور ہمت سے بفضلہٖ حاصل ہو سکتی ہے۔ اس کا حصول برسوں پر جا پڑے۔ وہ بھی اس صورت میں کہ عمر اکتفا اور وفا کرے ورنہ (خاکم بدہن) رہ ہی جائے۔ یہ اسی خیر خواہی اور محبت کا صدقہ ہے کہ آپ کے ساتھ اس نہج پر خط وکتابت جاری ہے اور اتنی دماغ سوزی کی جاتی ہے ورنہ آجکل تنخواہ دار ٹیوٹر بھی اتنی محنت اور جانفشانی سے کام نہیں کرتے جو رکاوٹیں خیال کی گئی ہیں محض نفس غیر مہذب از تہذیب اسلامی کے عذر لنگ یا شرارتیں ہیں جو غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کے روزمرہ بارگاہ رب العزت میں دعدے کو ایفا کرنے کے لیے جلدی تیار نہیں یا محروم رکھنا چاہتا ہے۔ اسی حالت میں سامنے دیکھتے ہوئے فقیر کیسے خاموش رہ سکتا ہے۔ اور اپنے عزیزوں کے نقصان کو کیسے برداشت کر سکتا ہے۔ آیت کریمہ سے جو استدلال قلیل اور کثیر نفع سے کیا گیا ہے۔ خوش فہمی کے سوا کچھ نہیں۔ خط میں گنجائش نہیں۔ صحبت سے یہ باتیں تعلق رکھتی ہیں جس صحبت سے

یہ نفس شیطان حیلوں بہانوں سے دُور دُور رکھتا ہے۔ دُنیا نقد مال ہے اور آخرت اُدھار۔ اس لیے نقد کی طرف زیادہ رغبت ہوتی ہے۔ بہ نسبت، اُدھار کے کہ نفس اُدھار کو موہومی جانتا ہے۔ اس لیے دُنیا کی بھلائی پہلے مانگی گئی ہے کہ نو نقد نہ تیرہ اُدھار۔ یہ امتحان کا پرچہ نہیں بلکہ منعم حقیقی انعام فرمانا چاہتے ہیں۔ حصولِ انعام کے لیے اپنے بندوں کے درخواست کے فارم تقسیم فرماتے ہیں۔ اور یہ اس فارم کی عبارت ہے۔ بندہ چونکہ دُنیا میں موجود ہے۔ فوری ضرورت کو اہم جان کر پہلے اس کو مانگتا ہے۔ بلکہ دینے والے نے خود سکھایا ہے کہ جو چیز فوری ضرورت کی اور ہر لحاظ سے اہم ہے۔ اس کو پہلے طلب کر کے پہلے حاصل کر لو۔ آسان اور مشکل۔ قلیل اور کثیر نفع اہم اور غیر اہم فرائض یہ بھی نفس کے بہلاوے ہیں کہ حقیقت سے دُور لے جارہا ہے جس کو غیر اہم بتا رہا ہے۔ وہ اہم سے اہم تر ہے کہ آپ کو کبھی صحبت میسر ہو تو اہم اور غیر اہم کا مسئلہ دریافت فرمانا معلوم ہو جائے گا کہ اہم کون اور غیر اہم کیا! سب سے پہلے ظاہری شکل وصورت ہے۔ اگر وہ آپ کے دل بھا جائے۔ اور آنکھوں میں سما جائے تو پھر اندرونی خواص پر نظر کی جائے گی۔ اگر ظاہر سے ہی کراہت پیدا ہو گئی تو اندر کون نظر کرے گا؟ اللّٰھم ارنا الحق حقاً والباطل باطلاً آمین اللہ سبحانہٗ تعالیٰ حقیقت کے سمجھنے اور نیک عمل کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین۔ گھر میں سلام مسنون۔ بچوں کو پیار و دُعا۔

مکتوب نمبر ۶۹

اِسلامی زِندگی

بنام شیخ محمد نصیب صاحبؒ راولپنڈی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔ طالب خیریت بخیریت ۔ خط ملا
حال معلوم ہوا جو کچھ آپ نے لکھا ہے ۔ درست ہے جو لوگ راہ مولا کو
اپنا نصب العین بنا لیتے ہیں ۔ انہیں اکثر غم کھانا پڑتا ہے ۔ رنج و غم
سہنے پڑتے ہیں ۔ کیوں کہ وہ رنج سہتے ہیں مگر وہ رنج پہنچاتے نہیں ۔
ان کا مسلک مبارک ہونا ہے مگر اہل اللہ چونکہ ان باتوں کے عادی ہو جاتے
ہیں ان کو یہ رنج و غم محسوس نہیں ہوتے ۔ آپ کی نسبت چونکہ ایک ایسے
مبارک و ذیشان سلسلے میں نصیب ہوئی ہے جو سب طریقوں میں اقرب
الی اللہ طریقہ سمجھا جاتا ہے اس لیے آپ کو ایسا ہی دل و گردہ بنانا چاہیئے
اور اس نسبت پر آپ کو ہمیشہ فخر صحیح ہونا چاہیئے جو آپ کو بہت جلدی
ظاہری و باطنی مقامات عالیہ پر سرفرازی بفضلہ تعالیٰ بخشے گا ۔ اللّٰھم
ربنا آمین اعلیٰ حضرت اقدس امیر ملت حضرت شاہ صاحب قبلہ محدث

علی پوری مدظلہ العالی کی زیارت و قدم بوسی و خدمت مبارک ہو ۔ ایسے
مبارک مواقع بڑی خوش قسمتی سے میسر آتے ہیں ۔ آپ جتنی کوشش
اس راہ میں کریں گے ۔ خلوصِ قلبی اور محبت دلی سے اپنے آپ کو اس کے
حوالے کر کے پھر اسی کے ہو رہیں گے ۔ اتنے ہی آپ کے تمام تر مشکل مسائل
جلد از جلد حل ہوتے جائیں گے ۔ بفضلہ و کرمہ تعالیٰ آج ہی عزیزم
سلطان صاحب سلمہ کا خط آیا ہے ۔ پچھلی اتوار آیا تھا آپ کا سلام و
دعا اسکی طرف سے نقل کر دیا ہے ۔ زیادہ کچھ نہیں لکھا ۔ وہ بھی اس
طرح آپ کا غم کھاتا ہے ۔ جس طرح آپ اس کا غم کھاتے ہیں ۔ اس لیے
فکر کی بات نہیں ۔ اللہ تعالیٰ حالات خوشگوار کرے آمین کہ جلد جلد ملاقاتیں

نصیب ہونے کا موقعہ ملے آمین ۔ حاضرینِ مجلس ۔ پرسانِ حال و یارانِ طریقت کی خدمت میں السلام علیکم ۔ بصد شوق ملاقات اپنے ہر دو دونوں سے بیشک کہہ دیں کہ فقیر دعا سے غافل نہیں ۔ کچھ حرکت کرو ہاتھ پاؤں مارو ۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہر طرح سے کامیابی نصیب ہوگی اور کوئی مشکل بفضلہٖ تعالےٰ مشکل نہیں رہے گی ۔

اُٹھ باندھ کمر کیوں ڈرتا ہے
پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے

فقیر تو آجکل یہی دُعا مانگ رہا ہے کہ مولا تعالیٰ اپنی رحمتِ واسعہ سے کام لے کر آپ کو یکے بعد دیگرے جلد از جلد دونوں ترقیاں نصیب فرما دے ۔ آمین ۔ ختمِ خواجگان سب گھر والے مل کر روزانہ شام کے بعد یا عشاء کے بعد پڑھ کر یہی فقیر والی دُعا مانگا کریں ۔ ہر کام توکلاً علی اللہ کریں ۔ اور اسی کے سپرد کر دیا کریں ۔ کسی سے الجھنے کی ضرورت نہیں ۔ اگر آپ اندرون خانہ اسلامی زندگی بسر کرنے کرانے میں کامیاب ہوگئے ۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ کسی قسم کی پرواہ نہیں رہے گی ۔ ظاہری باطنی انعامِ الٰہی نصیب ہوگا ۔ آمین ۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خوش و خرم سلامتی ایمان و جان سے رکھے اور زیادہ سے زیادہ خوش نصیب بنائے ۔ آمین ۔ فقیر کو آپ کے ہاں کوئی تکلیف نہیں ہوئی ۔ مگر یہ کہ آپ کو کھانا پینا بے وضو غافل اور بے نماز ہاتھوں سے ملتا ہے کس قدر دل تنگ رہا ۔ اللہ تعالےٰ ان کو ہدایت دے اور وہ آپ کی قدر و قیمت جانیں ۔ اور آپ کی خدمت کا حق ادا کر کے سعادتِ دارین حاصل کریں ۔ آمین ثم آمین ۔

مکتوب نمبر ۷۰

تسلیم و رضا

بنام ملک محمد سلطان صاحب راولپنڈی

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ'۔ طالبِ خیریت۔ بخیریت۔ محبت نامہ موصول ہو کر کاشفِ حالات ہوا۔ حق سبحانہ' و تعالیٰ زیادہ سے اور زیادہ نعمتیں فرمائے اور اعلیٰ مقامات (ظاہری و باطنی) پر پہنچائے۔ اپنا بنالے اور بنائے رکھے۔ اور اپنی ہی پناہ میں رکھے اور دین و ملت کا کام لے۔ آمین ثم آمین! خدا کرے کہ دیگر سب یارانِ طریقت بھی اپنے حق میں اس دُعا کی قبولیت کی استعداد پیدا کرنے کا ذوق و شوق رکھیں۔ اور اس کی کوشش کریں۔ آمین۔ جن دنیاوی کاموں میں وہ مصروف ہیں (بشرطیکہ وہ کام عنداللہ جل شانہ' و عندالرسول صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم گناہ نہ ہوں) وہ کام کرتے رہیں کون روکتا ہے۔ لیکن وہ کام بھی تو ہمارے ہی کرتے کے ہیں۔ جو ان سے بھی زیادہ اہم ہیں۔ جن کا کرنا یہاں بھی ہمارے لیے وجہ عزت و افتخار ہے۔ اور آخرت میں بھی باعثِ نجات و صدوفخار! انسان کا ہوش سنبھالتے ہی سب سے پہلا فرض یہ ہے کہ وہ اپنے خالق و مالک اور پروردگار کا عرفان اور اس کی جان پہچان حاصل کرے (اس غرض کے لیے اسے اسلام لانے (مسلمان بننے) کے بغیر چارہ نہیں) اور اگر وہ مسلمان ہے تو اس کا پہلا فرض تسلیم و رضا کے ساتھ خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری (اطاعت و عبادت) ہے جس کی صحیح صورت اتباعِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم (فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ (میری پیروی کرو۔ اللہ تمھیں دوست بنالے گا) اور آپ کے اسوۂ حسنہ (صورتاً و سیرۃً) کے اختیار کرنے میں بتائی گئی ہے۔ مبارک اور خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو شوق و محبت اور خلوصِ قلبی سے یہ کرتے ہیں۔ آرام اور

اطمینان محسوس کرتے ہیں۔ دُنیاوی امُور میں بھی حِصّہ لیتے ہیں۔ لیکن بامرِ مجبوری و بکراہت۔ یہی لوگ سرفرازی کا) استحقاق رکھتے اور سرفراز فرمائے جاتے ہیں۔ اور سعادتِ دارین کا انعام پاتے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ اجعلنا منھم (الٰہی ہمیں بھی ان میں کا بنا) آمین! نہایت ہی بدقسمت اور سیاہ بخت ہیں وہ لوگ جو آج پیر زال (بوڑھی عورت) دنیائے دوں (کمینی دُنیا) کے حسُن ناپائیدار پر فریفتہ ہو کر اس کی جھوٹی لذّتوں اور فانی مزوں کا شکار ہوتے اور مستحقِ عذاب النار بنتے ہیں۔ وہ نار (آگ) جس کی شدت سوزش و حدّت تابش کی صفت وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ (اس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں) بیں کی گئی ہے۔ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذَالِكَ (ہم اس آگ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں) اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنْھُمْ (الٰہی ہمیں ان لوگوں میں سے نہ بنا) آمین یا رب الکریم آمین۔

جمعرات کو ختمِ خواجگان و حلقۂ ذکر کے بعد یہ خط سب یاروں کو سُنا دیا جائے۔ شاید کوئی سعید رُوح بک اپ (اختیار) کرے۔ اور اپنی دین و دُنیا سنوارنے کی فکر میں لگ جائے اور گوہرِ مقصود کو حاصل کرکے فقیر کو دُعائے خیر سے یاد کرے۔ آمین۔ حال پرسان و یارانِ طریقت کی خدمت میں السلام علیکم بصد شوق ملاقات۔ گھر میں سلام مسنون۔ بچوں کو پیار و دُعا۔

مکتوب نمبر ۱۷

رباعیاتِ نماز

بنام شیخ محمد نصیب صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ طالب خیریت بخیریت آپ کا ۱۰/۷ کا لکھا ہوا خط ۱۰/۱۱ کو کنجاہ موصول ہوا۔ فقیر غیر حاضر تھا۔ جمعہ کی خاطر ۱۰/۱۳ کو گھر آیا تو ملا۔ اب راستے کھلتے جا رہے ہیں۔ اس لیے امید ہے کہ جس جواب خط کے نہ ملنے کی آپ شکایت فرما رہے ہیں۔ وہ پہنچ گیا ہوگا اور باعثِ تسلّی ہوگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اس لیے کہ خاص محنت سے لکھا گیا ہے۔ حق سبحانہٗ تعالیٰ آپ کو روز افزوں شوق وشغف خدمتِ اسلام کا عطا فرمائے۔ آمین۔ پڑھ کر دل خوش ہوا کہ آپ دن بدن اس طرف زیادہ متوجہ ہو رہے ہیں۔ اللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔ آمین۔ دفتر کی گڑبڑ اور D.P.O کے معاملات کو حوالہ بخدا کریں اور اپنے کو بھی مکمل طور پر اس رحمٰن ورحیم غفور وکریم کی پناہ میں دے دیں۔ اور کسی پر حملہ نہ کریں۔ جدھر دیکھیں (دین کی طرف) آپ نے کام شروع کیا۔ اس کے توکل وبھروسہ پر اس کو سانچہ ساتھ پوری کوشش سے کرتے رہیں۔ اور سوائے خوشنودی خدا تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کچھ مدِ نظر نہ ہوتا کہ اس خلوص نیّت کی برکت سے آپ کی سب مشکلیں آسان اور پریشانیاں دُور ہو جائیں۔ ایمانِ کامل رکھیں۔ خدا تعالیٰ پر توکل وبھروسہ کرنے والا دُنیا سے بے نیاز ہو جاتا ہے اور کوئی اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتا۔ بُرے کام اور ظلم وستم کرنے والا الٰہی گرفت سے کبھی بچ نہیں سکتا۔ بدیر یا بزُود سزا پاکر رہے گا! احکم الحاکمین سب کچھ دیکھ رہا ہے۔ سمیع وبصیر علیم وخبیر ہے۔ ڈرنا چاہیئے کہ ڈرنے کا مقام ہے۔ چند ایک رباعیاں نماز کے متعلق لکھی ہیں۔ انوار الصوفیہ اکتوبر میں شائع ہونے سے رہ

گئی ہیں۔ اس دوسری طرف آپ کو لکھی جاتی ہیں کہ ان سے کام لیں حاضرین مجلس، پرسانِ حال کی خدمت میں السلام علیکم۔ گھر میں سلام مسنون۔ بچوں کو پیار و دعا۔

سات سو بار حکم قرآں ہیں
مومنوں کو ہُوا نماز پڑھیں
سب سے پہلا سوال ہو اس کا
حشر کے دن بھری عدالت میں

ہر ہر شے سے اک نشانِ ممتاز
اور ایمان کا نشان نماز
من ترک الصلوٰۃ فقد کفر
ہے رسُولِ خدا کی یہ آواز

فرض پانچوں نمازیں ہیں اے جان
چھوڑو قصداً نہ تم ہو نادان
ترک جس نے کی نکلا ملت سے
ہے حبیبِ خدا کا یہ فرمان

دن قیامت کا جب بپا ہوگا
بے نمازوں کا حشر کیا ہوگا
درمیان کافر و مسلمان کے
فرق اس دن نماز کا ہوگا

دوزخیوں سے جب پوچھیں گے
تم کو ڈالا سقر میں کس شے نے
یہی بولیں گے وہ بصد حسرت
ہم نمازیں پڑھا نہ کرتے تھے (قرآن)

ہے نمازوں میں شرط پاکی کی
پاک ہوتے ہیں بس نمازی ہی
پاک ہی پاک کے ہیں روح و رواں
دُور آفت ہو بے نمازی کی (پاکستان)

شرک سے یہی باز رکھتی ہے
اور گناہوں سے پاک کرتی ہے
دین و ملت اسی سے ہیں قائم
کتنی خدمت نماز کرتی ہے

گر ہو مسلم ادا نماز کرو — سجدے حق کو بصد نیاز کرو
تارکِ سجدہ مثلِ شیطاں ہے — ترک سجدہ سے احتراز کرو

دفتروں، محفوظ جگہوں جہاں عام لوگوں کی نظر پڑے وہاں خوش خط لکھوا کر لگاؤ۔

مکتوب نمبر ۷۲

اتباع

(ماخوذ از ماہنامہ "انوار الصوفیہ" اگست ۱۹۵۳ء)

عزیزم محترم ——— حفظکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ - طالب خیریت بخیریت - گرامی نامہ موصول ہو کر کچھ مسرت بخش نہ ہو سکا - اس لیے کہ حرف حرف سے پریشانی کی بو آئی - اور لفظ لفظ سے اضطراب اور بے قراری کا لہو ٹپکتا نظر آیا - ہر ایک فقرہ اپنے اندر پورا پورا قلق اور دردِ دل رکھتا ہے - آپ کا خیر خواہ دُعاگو خادم پڑھ رہا ہے - اور حیران ہے کہ کیا جواب لکھے جو آپ کی تسکینِ قلب کا باعث ہو - اور غبار اور کدورتوں کو دل سے صاف کرنے والا ہو - توکلاً علی اللہ معروض ہے کہ اگر فقیر کے خطوط جو اگرچہ بہت معمولی طور پر لکھے جاتے رہے ہیں - بار بار مطالعہ کیے جاتے تو ان گلوں شکووں تک بفضلہ تعالےٰ نوبت نہ آتی - فقیر کا شروع سے آپ کے ساتھ یہ مسلک رہا ہے اور اسی کی تاکید بھی بار بار کرتا رہا ہے - کہ ہر شخص جیسا کرتا ہے ویسا پا لیتا ہے اور جب قدرت ہم سے بہتر انتقام ہمارے اعدا سے لے سکتی ہے تو ہمیں یہ کام اسی خالق و مالک - قادر مطلق کے حوالے کرنا چاہیئے - جس سے بہتر کوئی دوسرا معاملات کو سلجھا نہیں سکتا - ہمیں قانون اپنے ہاتھ میں لے کر خود اپنے

دشمنوں کے خلاف کوشش کرنے اور ان پر جارحانہ کاروائیاں کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ ہم ان کے خون سے خواہ مخواہ اپنے ہاتھ رنگین کیوں کریں قدرت کے انتقام سے وہ بچ نہیں سکتے۔ ہمیں فقط صبر و تقویٰ اور توکّل علی اللہ سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ ہمارا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا (بفضلہٖ تعالیٰ) بار بار لکھا گیا ہے کہ ہمیں اسوۂ حسنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صورتاً و سیرتاً اپنے سامنے "نصب العین" رکھنا چاہیئے تاکہ ہمارا کوئی قول و فعل ہماری کوئی نقل و حرکت اس کے خلاف نہ ہو سکے۔

اعلیحضرت امیرِ ملّت حضرت شاہ صاحب قبلہ محدّث علی پوری نور اللہ مرقدہٗ فرمایا کرتے تھے کہ اے دوست تیرا دشمن تیرے ساتھ اگر برائی کرتا نہیں تھکتا تو تو نیکی کرتا ہوا اس کے ساتھ کیوں تھکتا ہے۔
سبحان اللہ! یہی وہ طریق کار اور لائحۂ عمل تھا کہ جس نے عرب جیسے اجڈ۔ جاہل اور سرکش انسانوں کی تھوڑے ہی عرصے میں کایا پلٹ دی۔ اور جو مشرکین حضور کے خون کے پیاسے تھے۔ وہی ایمان لا کر آپ کے خون کے ضامن۔ محافظ اور پاسبان بن گئے۔ ہمیں حکم بھی ہے اور حضور کے اتباع میں ہمارے لیے محبوبیتِ الٰہی کا (فاتبعونی یحببکم اللہ) میں وعدہ بھی موجود ہے تو پھر ہم اس آزمودہ اور مجرب نسخہ کو استعمال میں لا کر کیوں نہ آزمائیں اور اپنے دین و دُنیا و آخرت کو کیوں نہ سنواریں۔ الٰہی ہمیں ایسا کرنے کی توفیق بخش۔ بحرمت خیر خلقہٖ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آمین ثم آمین۔
پرسانِ حال کی خدمت میں السلام علیکم و شوقِ ملاقات۔ گھر میں سلام مسنون۔ بچوں کو پیار و دعا۔

مکتوب نمبر ۷۳

درسِ بندگی

عزیزم مخلصم و محترم جناب انور صاحب نور اللہ قلبکم و حفظکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ - طالبِ خیریت - بخیریت - گرامی نامہ فرحت شمامہ شرفِ صدور لاکر باعث مسرت وتسلی ہوا - الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے عجز و نیاز و شکستگی کو شرف قبولیت بخشا - مایوس کن حالات میں کامیابی عطا فرمائی بشر الحمدللہ ! پرچے اچھے تھے تو فیل پرچے خراب تھے تو پاس - ہمیں درسِ بندگی دیا جا رہا ہے - نیستی (عدم) سے ہستی میں لانے والی سرکار کا یہی دستور اور سنت جاریہ ہے - مولا کریم اپنے فضل وکرم سے بدظنیوں اور خیالی لغزشوں سے بچائے - اور اگلے سال نمایاں کامیابی عطا فرمائے - آمین ! خدا کرے کہ ہم وہی کام کریں جن میں اس کی رضا ہو - آمین ! اس کی رضا اور منشا کے خلاف چلنے کی ہمیں توفیق ہی نہ ملے - آمین ! عزیزم محمد رفیق صاحب نے اپریشن کا بھی ذکر کیا تھا - اللہ تعالیٰ انہیں صحت کامل عطا فرمائے - آمین ! تعویذ ارسال خدمت ہے - حسبِ معمول بچے کے گلے میں ڈال دیں - اللہ تعالیٰ اس کو نیک اور عُمرِ دراز عطا کرے - آمین ! یارانِ کنجاہ کے مشورہ سے انجمن خدام الصوفیہ کنجاہ کا پہلا تبلیغی جلسہ بتقریب سالانہ ختم شریف اعلیٰ حضرت امیر ملت شاہ صاحب قبلہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کنجاہ میں بتاریخ ۲۶ دسمبر بروز ہفتہ منعقد ہوگا - اشتہارہ عنقریب ارسال خدمت ہوں گے - عزیزم شیخ معز الدین صاحب سے عرض کیا تھا کہ جو کچھ لاہور والے حضرات کریں سو کریں - نعت خواں چونکہ ریل کے محکمہ میں بکثرت ہیں ان کو ضرور ساتھ لائیں - اب اس میں ترمیم کی جاتی ہے کہ کوئی نعت خواں داڑھی منڈانے والا نہ ہو - داڑھی والا ہو خواہ چھوٹی ہی ہو - ہاں جس کے ابھی داڑھی نہ آئی ہو وہ ساتھ لے آئیں - پھر یاد رہے کہ داڑھی منڈانے والا کوئی نعت خواں

نہ لائیں ۔ ذیل کے حضرات اپنے نام کے مقابل مضمون تیار کر کے لائیں جو جلسہ میں بیان کرنا ہوگا ۔

۱۔ حافظ محمد ذکریا صاحب بی اے علمائے ربانی ۔
۲ ۔ چوہدری محمد انور صاحب بی اے ۔ صحبت صالحین
۳ ۔ محمد یوسف صاحب منشی فاضل ۔ توبہ
۴ ۔ مولوی ریاض الدین صاحب بی اے ۔ محبتِ شیخ
۵ ۔ غلام حیدر نعیم صاحب ۔ راہِ نجات
۶ ۔ غلام احمد اپل صاحب بی اے ۔ اِسلامی زندگی ہی ذریعہ فلاح دارین ہے ۔

مہینہ بھر سے زیادہ ابھی مہلت ہے ۔ مضامین خوب دل لگا کر تیار کیئے جائیں ۔ لکھے ہوئے لائیں ۔ آپ حضرات کے مضامین ، انوار الصوفیہ میں بھیجے جائیں گے تا کہ دیگر یارانِ طریقت بھی مستفیض ہوسکیں ۔ یہ عرلضیہ حلقہ ذکر کے دن اپنی انجمن میں پیش کردیں ۔ جلسہ میں تمام یاروں کو شامل ہونا چاہیئے ۔ اسی واسطے دسمبر کی چھٹیوں میں رکھا گیا ہے ۔ سب کو السلام علیکم گھر میں سلام مسنون ۔ بچوں کو پیار و دعا ۔

مکتوب نمبر ۷۴

عملِ پیہم

(ماخوذ از ماہنامہ انوار الصوفیہ مارچ ۱۹۵۳ء)

عزیزم مخلصم ومحترم زاد محبتکم ۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔ طالب خیریت بخیریت ۔ گرامی نامہ محبت شمامہ شرف صدور لاکر کاشف حالات ہوا ۔ الحمدللہ کہ آپ لاہور میں

آکو مطمئن معلوم ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کراچی کے دُور دراز سفر سے آپ کو بچا لیا ہے۔ آپ کی لڑکی کی پیدائش اور فوری چند گھنٹوں میں فوتیدگی کا سن کر صدمہ ہوا۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون۔ مولا کریم طرفین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آپ نے کبھی ذکر نہیں فرمایا۔ ممکن ہے عورتوں والی کوئی بیماری ہو (خون کے متعلق) اس کا ضرور خیال کر کے علاج کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سلامتی ایمان و جان و عزت و آبرو سے ہمیشہ خوش و خرم رکھے اور اپنی محبت میں جذب فرمائے۔ تاکہ کسی بھی دشمن کا آپ پہ غلبہ نہ ہو سکے۔ آمین۔

آپ نے لکھا ہے کہ مجھ پر شیطان حد درجہ حاوی ہے۔ مکرما! شیطان ہر کسی کے ساتھ ہے بلکہ خون کی رگوں میں جاری و ساری بنا یا گیا ہے اور یہ کسی سے بھی نہیں ٹلتا۔ ہر کسی کی حیثیت کے مطابق اسے گمراہ کرنا چاہتا ہے۔ اس سے بچنے کی ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کا ڈر و خوف ہر وقت دل میں موجزن رہے۔ موت سامنے نظر آتی ہو۔ مرنے کے بعد قیامت میں جواب دہی اعمال کا فکر دامن گیر رہے۔ پھر انشاء اللہ تعالیٰ کسی شیطان کی دال نہیں گل سکتی۔ جب تک ہر لمحہ ہر گھڑی اللہ تعالیٰ کو سمیع و بصیر، علیم و خبیر نہ جانے (وہ سنتا ہے دیکھتا ہے۔ جانتا ہے اور ہر بات سے آگاہ و خبردار ہے۔) جیسا کہ اس نے خود کئی بار اپنی ان صفات کو قرآن مجید میں دُہرایا ہے اور وہ اسی لیے ہے کہ بندہ عملی طور پر اس کے رعب و داب میں رہے" تاکہ کوئی بڑے سے بڑا شیطان بھی اس کی راہ میں کھڑا نہ ہو سکے۔ اس وقت تک شیطان سے بچنا مشکل ہے حق سبحانہٗ و تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں امر و نہی کے احکام صادر فرماتے وقت اکثر دفعہ اتقوا اللہ! اتقوا اللہ کے الفاظ مبارک ذکر فرمائے ہیں (اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو) اس کی بھی علت غائی یہی ہے کہ بندہ ہر وقت اللہ سے ڈرتا رہے۔ ہر قول و فعل ہر نقل و حرکت کرتے وقت

خیال رکھے کہ اللہ دیکھ رہا ہے۔ سنتا ہے جانتا ہے۔ خبر رکھتا ہے۔ اس سے ہمارا کوئی حال پوشیدہ اور مخفی نہیں۔ ایسی حالت میں اگر بندہ خود بھی شیطان مجسم بن جائے تو بھی خلاف ورزی احکام نہیں کر سکتا۔ کیوں کہ محاسب اور کوتوال کے سامنے چوری نہیں ہوسکتی۔ نیز آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ جب کسی نیک صحبت۔ عبادت گاہ یا زیارت گاہ پر بھی جاتا ہوں تو جانے سے پیشتر یہ دعا ہے کہ جاتا ہوں کہ خداوند دو عالم جس حالت میں جا رہا ہوں واپسی پر مجھ کو اس سے بدل دے اپنی محبت، اسلام کی روشنی۔ احکام اور عمل سے مجھے رنگ دے۔

میرے مکرم دوست! آپ کس زمانے میں ایسی باتیں کر رہے ہیں جو دنیا والوں میں بڑا روشنی کا مینار سمجھا جاتا ہے۔ جس میں ہر کسی کی زبان پر عمل عمل کا لفظ جاری ہے ؎

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

آپ انشاء اللہ تعالیٰ بفضلہ و بکرمہٖ ضرور بدل جائیں گے اور مطلوبہ رنگ میں رنگے بھی جائیں گے۔ مگر عمل اور کوشش کرنے سے! دلی خلوص و محبت اور کوشش کرنے سے! قرآن کریم میں: وابتغوا الیہ الوسیلۃ کے آگے جاھدوا فی سبیلہٖ لعلکم تفلحون۔ پ۶ ع ۱۰ آیا ہے۔ آیت کا مطلب یہ ہے کہ ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو۔ اس کی طرف کوئی وسیلہ تلاش کرو۔ اور پھر اس کی راہ میں جہاد (جہاد بالکفار ہو یا جہاد بالنفس جیسا موقعہ ہو) یعنی کوشش کرو تاکہ تم فلاح پاؤ (کامیاب ہو جاؤ۔ نجات حاصل کرو) اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی کا وسیلہ اختیار کر لیا ہے تو محض وسیلہ اختیار کر کے نظر، توجہ اور دعا کا انتظار کرتے رہنا نہیں چاہیئے بلکہ جاھدوا کے حکم کے تحت سخت کوشش بھی کرنی چاہیئے تاکہ گوہر مقصود تک رسائی ہو۔ جب حکم

قرآن (قانون الہٰی) کے ماتحت کوشش کی جائے گی تو اس وقت نظر اور توجہ کا اثر چمکتا ہوا اور رنگ چڑھتا ہوا خود بخود معلوم ہو جائے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔ محض ہاتھ پہ ہاتھ باندھے رکھنے سے کچھ فائدہ نہ ہوگا

گفت پیغمبر بآواز بلند — بر توکل زانوئے اشتر بہ بند
گر توکل میکنی در کار کن — کسب کن پس تکیہ بر جبار کن

مولانا رومؒ فرماتے ہیں کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ پہلے اونٹ کا گھٹنا باندھو اور پھر توکل کرو یعنی کام کرو اور بعد ازاں اس قادر مطلق پر بھروسہ کرو۔ محض نظر اور توجہ کے انتظار میں نہ بیٹھے رہو۔ نقل و حرکت کرو۔ مقصود کو پا لوگے مثل مشہور ہے حرکت میں برکت۔ نظر اور توجہ کا مسئلہ صحبت میں حل ہو سکتا ہے۔ جس کے لیے آپ وقت نہیں نکال سکتے۔ خطوط میں نہیں سما سکتا۔ ہاں آپ کے فائدہ کے لیے اشارہ کر دیا جاتا ہے۔ لوگ بہت کم اس حقیقت سے واقف ہیں کیوں کہ بوالہوس (نفسانی خواہشات کی بڑی حرص کرنے والا) ہوتے ہیں۔ بوالمحبت (اہل محبت عاشق) نہیں ہوتے اور حقیقت یہ ہے کہ پیر کی توجہ یا نظر کا اثر مرید پر نہیں ہوتا بلکہ معشوق کی نظر اور توجہ کا اثر عاشق پر ہوتا ہے۔ کتنی بجلی کوند رہی ہو۔ اس کی (معشوق کی) نگاہوں میں مگر عاشق پر گرتی ہے۔ غیر عاشق پر نہیں گرتی۔ فافہم فتدبر (سمجھو اور غور کرو)

جب فقیر اعلحضرت امیر ملت شاہ صاحب قبلہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ حق پرست پر مئی ۱۹۰۹ء میں علی پور میں ہی بیعت ہوا۔ تو آپ نے تلقین کرتے وقت فرمایا تھا کہ انسان کے دل پر شیطان کا پنجہ ہوتا ہے۔ جب وہ کسی مرد کامل کے ہاتھ پہ بیعت کرتا ہے تو دل سے شیطان کا پنجہ چھوٹ جاتا ہے۔ اس کے بعد اگر ان تینوں حالتوں میں سے ایک بھی حالت میں مرید رہے گا۔ تو شیطان دوبارہ دل پر پنجہ نہیں مار سکتا۔ اور اگر ان تینوں میں سے ایک بھی حالت نہ رہے بالکل خالی رہے (نظر اور توجہ

کے ہی انتظار میں رہے) تو شیطان پھر دل پہ قابو پا لیتا ہے۔ وہ تین حالتیں یہ ہیں :

۱۔ مرید اپنے پیرو مُرشد کی صحبت میں رہے چنانچہ مولانا روم فرماتے ہیں :

دیو گرگ است و تو ہمچوں یوسفی
دامن یعقوب مگذار اے صفی

شیطان بھیڑیا ہے اور تو مثل یوسف علیہ السلام کے۔ اگر تو بھیڑیا (شیطان) سے بچنا چاہتا ہے تو اے پاک دل! یعقوب علیہ السلام کا دامن نہ چھوڑنا (پیر کامل کا ساتھ نہ چھوڑنا) کیونکہ ؎

گر شوی دور از حضورِ اولیاء
در حقیقت گشتہ دور از خدا

اگر تو اولیاء (پیر و مرشد) کے حضور (محبت سے دُور ہو گیا ہے تو جان لے۔ درحقیقت تو خدا سے دُور ہو گیا ہے (بے پناہ ہو گیا ہے)

۲۔ شیخ کی صحبت و معیت روحانی (قلبی) میسّر رہے۔ چنانچہ فرمایا حضرت مولاناؒ نے ؎

دلبر و مطلوب با ما حاضر است
در نثار رحمتش جاں شاکر است

دلبر اور مطلوب ہمارے پاس اور ساتھ ہے اور جان اس کی مہربانیوں کی مشکور ہے کیوں کہ ؎

ایں ہوا را نشکند اندر جہاں
ہیچ چیزے ہمچو سایہ ہمرہاں

اولیاء کی صحبت (سایہ) کے سوا کوئی چیز بھی جہان میں شیطانی وسوسوں کو دُور نہیں کرتی۔ (صحبت ظاہری ہو یا باطنی)

۳۔ جو ذکر فکر مراقبہ وغیرہ بتایا گیا ہے۔ دلی خلوص و محبت سے کرتا رہے۔ فرمایا مولاناؒ نے :

ذکر حق پاک است و چوں پاکی رسید

رخت بر بندد بروں آید پلید۔

ذکرِ حق خود پاک ہے۔ اس لیے ذکر حق کرنے سے زبان اور دل پاک ہو جاتے ہیں۔ پلیدی اور شیطنت دُور ہو جاتی ہے۔ اس لیے ؎

ذکر حق کن بانگ غولاں را لبسوز

چشم نرگس را ازیں کرگس بدوز

ذکر اللہ کرتا رہ تاکہ شیطان کی آواز جل جائے (وہ بھاگ جائیں) اپنی آنکھ ان مردار خوروں کی طرف سے بند کر لے۔

یہ تینوں مضامین شرح و بسط کے ساتھ "انوار الصوفیہ" میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اس کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ لاہور میں محکمہ ریلوے کے یارانِ طریقت ہر جمعرات کو حلقۂ ذکر کرتے ہیں۔ آپ بھی ان میں شامل ہوا کریں۔ انشاء اللہ سب کمزوریاں و سستیاں دور ہو جائیں گی۔ ذوق و شوق پیدا ہو جائے گا۔ اور آپ خوش ہو جائیں گے۔ اگر جلنا سیکھنا ہے تو پروانوں کی صحبت میں بیٹھا کر۔ عشق کی آگ میں جلے ہوؤں کی صحبت اختیار کر۔ امید ہے کہ تو بھی اس محبت اور عشق کی آگ میں جلنے لگے۔

مکتوب نمبر ۷۵ سفرِ حجاز

بنام جناب شیخ محمد نصیب صاحبؒ لاہور

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ طالب خیریت۔ بخیریت۔ گرامی نامہ عین انتظار میں شرف صدور لاکر کاشفِ حالات ہوا۔ پرسوں عزیزم شیخ سعید احمد صاحب کا ملتان سے خط آیا تھا۔ جس میں آپ کے لاہور ریلوے ہسپتال میں داخل ہونے کا ذکر تھا۔ بڑی پریشانی ہوئی کہ خدایا یہ کیا

خبر ہے کہ نصیب صاحب لاہور ہسپتال میں داخل ہیں اور فقیر کو معلوم تک نہیں - بہر حال آپ کے گرامی نامہ سے پریشانی دور ہوئی - اور ملاقات کا مژدہ سن کر تسلی ہوئی - آج ہی آپ کے خط کے ساتھ راولپنڈی سے عزیزم سلطان صاحب کا خط آیا ہے - اس نے بھی آپ کے متعلق فقط اتنا ہی لکھا ہے۔ سُنا ہے کہ نصیب صاحب لاہور ہسپتال میں ہیں ۔ خدا خیر کرے ۔ سلطان صاحب جیسا کہ آپ کے خط سے معلوم ہوا ۵/۲۰ کو لاہور آ رہے ہیں - واپسی پہ ۵/۲۱ یا ۵/۲۲ کو ضرور کنجاہ آئیں گے - ان شاء اللہ تعالیٰ اگر ۵/۲۰ سے پہلے فارغ ہو کر کنجاہ تشریف لے آئیں تو بہتر ہے ۔ ورنہ پھر ان کے ساتھ آ سکتے ہیں - وہ وہاں آپ کو ملنے کی کوشش کرے گا - آپ کے بچوں کی تعلیمی حالت کا پڑھ کر خوشی و تسلی ہوئی - مولا کریم اپنے فضل و کرم سے ان کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے کہ آپ کی پریشانیاں سب دور ہو جائیں آمین - آپ کو غالباً معلوم ہو چکا ہے کہ فقیر براستہ خشکی بذریعہ لاریوں کے ہمراہ قافلۂ حجاج کے راولپنڈی سے وسط جون کے قریب روانہ ہو گا - فقیر امسال حج کے لیے جا رہا ہے - اس لیے کہیں باہر نہیں جا سکتا ۔ رمضان شریف تو خصوصیت سے کنجاہ ہی قیام رہے گا - آپ نے اپنی حسبِ عادت کریمانہ لکھا ہے کہ کسی چیز کی ضرورت ہو تو لینا آؤں - محترمی اللہ تعالیٰ آپ کو ظاہری و باطنی نعمتوں سے سرفراز فرمائے - آمین - سب سے بڑی ضرورت تو آپ کی زیارت کی ہے - وہ تو الحمد للہ جلدی نصیب ہونے والی ہے - قافلہ حجاج راولپنڈی سے روانہ ہو کر گجرات کھانے اور نمازِ ظہر کے لیے ٹھہر کر شام کو لاہور پہنچے گا - رات وہاں قیام کر کے صبح چائے کے بعد روانہ ہو کر دوسرا قیام ملتان کرے گا - دوپہر کا کھانا - نماز ظہر اوکاڑہ میں ہو گا - وہاں کسی نے سارے قافلے کی دعوت کی ہے - شام ملتان پہنچ جائے گا - ایک رات اور ایک دن وہاں قیام کر کے غالباً

دوسری رات کو روانہ ہوگا۔ پھر ایک قیام سکھر روہڑی کر کے کوئٹہ پہنچ جائے گا۔ دو دن رات وہاں قیام کر کے براستہ زہدان ایران میں داخل ہوگا۔ شمالی سرحد کے ساتھ ساری زیارتیں کرتا ہوا عراق، بغداد شریف بصرہ کویت سے ہو کر مدینہ شریف۔ وہاں ۱۰/۸ دن رہ کر مکہ شریف براستہ جدہ شریف حج کرنے کے دو تین دن بعد چھوٹے راستے سے جس میں کل ۲۲ دن خرچ ہوں گے واپس آئے گا۔ آنے جانے کے کل سفر پر ۳ ماہ لگیں گے۔ غالباً وسط ستمبر کے واپس پہنچ جائے گا۔ مولا کریم سفر مبارک کرے۔ آمین۔ لاہور یاروں کے حلقۂ ذکر ختم خواجگان میں ضرور شریک ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی طبیعت وہاں بہل جائے گی۔ حاضرینِ مجلس پُرسانِ حال کی خدمت میں السلام علیکم گھر میں سلام مسنون۔ بچوں کو دعا اور پیار۔

مکتوب نمبر ۷۶

مادرزاد وَلی

بنام جناب شیخ سعید احمد صاحب، راولپنڈی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، ۔ طالب خیریت بخیریت۔ گرامی نامہ شرف صدور لا کر کاشف حالات ہُوا۔ یہ دنیا رنج و محن کی جگہ ہے غالباً اسی لحاظ سے فرمایا گیا ہے کہ: " الدنیا سجن المومن (الحدیث) لیکن مومن کے لیے خالی از فائدہ نہیں ہوتیں۔ کفارہ گناہ اور باعثِ ترقی درجات ہوتی ہیں۔ اس لیے حوصلہ اور صبر سے برداشت کرنے میں ہی فائدہ ہے ع

برسر فرزند آدم ہرچہ آید بگذرد"

کے خیال سے تقویت حاصل کرنی چاہیئے۔ نیز فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا (القرآن) کے فرمانِ حکمت نشان پر صدقِ دل سے ایمان رکھ کر تائید غیبی (امدادِ الٰہی) کی امید رکھنی چاہیئے کیونکہ لَا یُخْلِفُ اللّٰہُ الْمِیْعَادَ ہ (القرآن) کے مطابق اس میں کسی تخلف کی گنجائش ہی نہیں۔ اس طرح ہر حال میں خوش رہنے کی توفیق ملے گی۔ خدا تعالیٰ کے ہر کام میں مومن کے لیے بہتری اور بھلائی ہی ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے: الخیر فی ما صنع اللّٰہ

"جو کچھ اللہ کرتا ہے اس میں بھلائی اور بہتری ہے"

مادر زاد ولی اللہ کے متعلق جذباتِ ایمانیہ قابلِ قدر و ستائش ہیں اور دلی دعا بھی ہے کہ مولا کریم و رحیم اپنے فضل و کرم اور اپنے حبیب اکرم کے صدقہ میں آپ کو شرفِ قبولیت بخشے۔ آمین۔ وہاں کسی چیز کی کمی نہیں۔ وہ (اللہ تعالیٰ) اپنی وسیع رحمتوں سے اپنے بندوں کو ہمیشہ نوازتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر طرح سے رحم فرمائے۔ آمین۔ آپ کی اس خواہش سے کئی ایک گفتنی و ناگفتنی باتوں کا انکشاف ہوا ہے۔ جس کا ذکر صلاحیت احوال کے لیے ضروری معلوم ہوتا ہے۔

۱۔ دعا کی قبولیت میں حضرت ذکریا علیہ السلام کی کبر سنی اور آپ کی اولاد سے محرومی کو بڑا دخل تھا۔ یہ مثال آپ کے احوال سے مطابقت نہیں رکھتی۔ دوسرے وہ خدا کے پیارے نبی تھے جن کی دعائیں کبھی رد نہیں کی جاتی ہیں۔ اولیاء اللہ کتنے بھی بلند پایہ ہوں۔ اس معاملہ (قبولیتِ دعا) میں انبیاء کے ہم پلہ نہیں ہو سکتے۔

۲۔ آپ صاحبِ اولاد ہیں اور خدا کے فضل و کرم سے کئی بیٹوں کے باپ ہیں۔ اور صاحبِ حیثیت ہیں۔ جن کا شکر تا قیامت نہیں ہو سکتا۔

۳۔ اب بار بار مادر زاد ولی اللہ کی درخواست کرنے والا معلوم نہیں

دل ہے یا کوئی اور؟ اگر واقعی دل ہی ہے جسے مخزنِ انوار رحمانی کہا جاتا ہے تو پھر بڑی مبارک بات ہے اور شرفِ قبولیت کی زیادہ توقع۔

۴۔ لیکن بار بار درخواست کرنے والے نے یہ اندازہ کیسے لگا لیا کہ پہلے بیٹوں میں کوئی مادر زاد ولی نہیں ہے؟ اور یہ بھی ضروری نہیں کہ یہ اندازہ صحیح ہے۔

۵۔ صحیح اور جائز طور پر سالقہ اولاد پر حسنِ ظن رکھتے ہوئے یہ درخواست کی جا سکتی تھی کہ مولا کریم اپنے فضل و کرم سے سب اولاد کو نیک اور ولی اللہ کر دے۔ اور ایک انہی سے مادر زاد ولی اللہ ثابت ہو وغیرہ وغیرہ ..... اس طریقہ سے مادر زاد ولی اللہ کی بار بار درخواست کرنے کی بھی ضرورت نہ رہتی اور پہلی اولاد کے کیریکٹر پر بھی حسنِ ظن رہتا۔

۶۔ آپ پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل و کرم ہے۔ خود نیک ہیں۔ نیکوں کو دوست رکھتے ہیں۔ فقیر کے نزدیک ولی اللہ بھی ہیں۔ بارگاہِ رب العزت سے امید ہے اور آپ کو بھی امید رکھنی چاہیئے کہ آپ کی اولاد بھی آپ کے نقشِ قدم پر چل کر نیک اور بزرگ ہو جائے گی اور اپنے بزرگوں کا نام روشن کرے گی۔

۷۔ یہ اچھا معلوم نہیں ہوا کہ آپ اپنی سالقہ اولاد کا (نادانی کا زمانہ) دیکھ کر ان کے نیک اور پرہیز گار ہونے سے مایوس ہو گئے ہیں۔ آپ کو کیا معلوم؟ خداوند کریم انہی میں سے کسی کو آفتاب درخشاں بنا دے۔

۸۔ بروئے حدیث شریف شقی و سعید ماں کے پیٹ میں ہی پیشانی پر لکھا جاتا ہے۔ اس لیے جو بعد میں جا کر ولی اللہ ثابت ہو گا وہ مادر زاد ہی سمجھنا چاہیئے۔ اگرچہ طفل پن میں اس سے کچھ امور ناگوار اور ناپسندیدہ ظہور میں آ جائیں۔ شریعت میں یہ جائز ہے کہ کسی ولی اللہ سے گناہ صغیرہ صادر ہوں۔ اولیاء اللہ معصوم نہیں۔ یہ ضروری نہیں جو مادر زاد ولی ہو

بچپن میں ہی اس سے کرامات صادر ہوں۔ اگر ساری عمر کسی ولی اللہ سے کوئی کرامت صادر نہ ہو تو اس کی ولایت میں کوئی خامی یا کمی نہ سمجھی جائے گی۔ اس بارے میں مکتوبات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کی طرف رجوع فرمائیں۔

بہر حال آپ کی جملہ دُعاؤں پر فقیر آمین کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ انہیں شرفِ قبولیت بخشے۔ آمین۔ لیکن اس دُعا کے عجیب ہونے میں کیا شک ہے۔ عجیب ہونے سے یہ لازم نہیں آیا کہ دُعا درست یا جائز نہیں۔ اور آپ کے اس خط کو جو بھی پڑھے گا وہ یہی کہے گا کہ عجیب دعا ہے۔ عجیب عجیب دُعائیں مانگنا یا کرانا بھی ہر کسی کے حصّہ میں نہیں اور آپ کو مبارک ہو کہ آپ اس معاملہ میں بھی فردِ واحد ہیں۔ امتِ مسلمہ میں سے شاید ہی کسی نے اس خواہش اور اِن الفاظ و جذبات سے دُعا مانگی ہوگی۔ اور یہی اس کے عجیب ہونے کی دلیل ہے۔ دل کی خواہش اور نفس کی خواہش کے درمیان آپ فرق جانیں تو بڑی خوش اسلوبی سے معاملہ صاف ہو جائے اور آپ ہنسی خوشی تحریر بالا کو اپنے حق میں مفید مان لیں۔ مختصراً عرض کیا گیا ہے تاکہ آزردہ نہ ہوں۔ زبانی بہت کچھ عرض کیا جا سکتا ہے۔ گھر میں سلام مسنون۔ بچوں کو دُعا و پیار۔ والسلام

مکتوب نمبر ۷۷

لیلۃ القدر

عزیز مخلصم شیخ معزالدین صاحب زاد محبتکم و حفظکم اللہ تعالیٰ۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ طالب خیریت بخیریت۔ محبت نامہ موصول ہو کر باعث تسلی ہوا۔ الحمدللہ۔ اللّٰھُمَّ زدفزد۔ جو کچھ قول و تحریر سے متعلق تھا۔ وہ آپ نے اپنا اشتیاق ظاہر کر دیا ہے مولا کریم اپنے حبیب اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صدقہ آپ کے اس اشتیاق کو ثابت کرنے کے لیے ایسے افعال کی بھی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین۔ اس راہ میں غیراللہ (دُنیا وما فیہا) ہی رکاوٹ ہے۔ اور غیراللہ کی طلب اپنے نفس کی خاطر ہے۔ جب اپنا آپ فنا ہوا تو انفسی اور آفاقی سب کچھ جاتا رہا۔ یہ فنا محبت اور عشقِ مطلوب پر منحصر ہے۔ محبت اور عشق کا تقاضا ہے کہ دنیا و ما فیہا اسی راہ میں قربان و نچھاور کرنا سہل ہو جائے۔ جس کی طرف مولانا رومؒ اس شعر میں اشارہ فرماتے ہیں ؎

ہم خدا خواہی وہم دُنیائے دوں
ایں خیال است و محال است و جنوں

لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَا اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ط میں بھی فرمایا گیا ہے۔ مولا کریم ہمیں یہ مقامِ عالی اپنے محبوبوں کے صدقے خصوصاً خوباں و محبوباں کے صدقے عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات کو تلاش کے لیے آخری عشرہ رمضان شریف کا اعتکاف فرمایا ہے اور خاص کر طاق راتوں میں تلاش کرنا فرمایا ہے۔ اس لیے ۲۱ ۲۳۔ ۲۵۔ ۲۷ اور ۲۹ پانچ راتیں اگر خدا تعالیٰ توفیق دے تو ساری ساری رات عبادت میں گزار دینی چاہیئے۔ ذکر فکر مراقبہ تہجد، ختم خواجگان

وختم معصومیہ ختم مجددیہ کسی میں وقت باوضو گزارا جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ لیلۃ القدر کی رات عبادت کرنے کا ثواب ضرور مل جائے گا۔ اسی کی ضرورت ہے۔ اس کے اثرات ہم پہ ظاہر ہوں یا نہ ہوں۔ کیوں کہ علامات ونشانات کا ظہور عام طور پر اہلِ کشف لوگوں پر ہوا کرتا ہے۔ سب سے بڑی علامت جو تحریروں میں آئی ہے وہ یہ ہے کہ عبادت میں دل لگتا ہے۔ رقتِ قلب۔ چشم گریاں نصیب ہوتی ہے۔ اور ایک قسم کا ناقابلِ بیان سرور وکیف میسر ہوتا ہے۔ صاحبان کشف میں سے اکثر کو ہر شے سجدہ میں اس وقت نظر آتی ہے۔

قرآن کریم کے مطابق ان حالات کا ظہور کا وقت عشا کے بعد سے شروع ہو کر طلوعِ فجر یعنی ختم سحری تک رہتا ہے۔ اس لیے ساری رات ہی جاگنا چاہیئے۔

مکتوب نمبر ۷۸

قرنہا باید کہ تا یک مرد صاحب دل شود

عزیزم مخلصم ومحترم محمد یوسف صاحب اعلی اللہ درجاتکم ظاہراً وباطناً
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ طالبِ خیریت بخیریت گرامی نامہ شرف صدور لاکر کاشف حالات ومعطی برکات ہُوا۔ جواب میں مختصراً فہم ناقص میں جو کچھ لکھ دیا ہے خدا کرے مسئلہ واضح ہو گیا ہو۔ زبانی بہت کچھ عرض کیا جا سکتا ہے۔ خط اور چٹھیاں اس کی متحمل نہیں ہو سکتیں۔ جس طرح مرید بنتے ہی مرید کامل نہیں بنتا۔ ارادت اور عقیدت کی پختگی وقت چاہتی ہے۔ اسی طرح ایمان لاتے ہی کامل ہو جانا یا مومن کامل الایمان ہو جانا کارے دارد والا معاملہ ہے۔ اِلّا ماشاء جس کی شہادت قرآن شریف کی آیت آیت دے رہی ہے۔ خواب کا واقعہ بہت تعجب ہے۔ خشیتِ الٰہی اور محبت الٰہی کثرت ذکر کا ہی نتیجہ ہے اور ذکر کرتے

رہنے کی کوشش جبر و کراہ ہی سے کیوں نہ ہو۔ یہی جہادِ اکبر ہے جو قابلِ ستائش صد مبارکباد ہے۔

عزیزم عبدالقیوم اطال اللہ العمرہ واسعد اللہ تعالیٰ کی انابت تو اچھی معلوم ہوتی ہے۔ خداوندکریم باعثِ رحمت و برکت کرے۔ آمین۔ کمی ملاقات ترقی میں بڑی حارج ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ اور دلوں کو وسیع فرمائے، آمین! اِنَّما کا کلمہ حصر کا ہے جو ظاہر کر رہا ہے کہ یہاں مومنوں سے مراد وہ (یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا) والے لوگ مراد نہیں بلکہ ان سے زیادہ اوصاف والے مراد ہیں۔ خیال فرمائیے کہ اَلَّذِیْنَ آمَنُوْا کے معنے بتا کر کہ وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں ثُمَّ کا کلمہ یا حرف لائے ہیں ثُمَّ (پھر معنے) بہت بڑا وقفہ کو چاہتا ہے۔ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا (سورۃ الحجرات) کے وصف کے ساتھ ہی واوَ عاطفہ لا کر ایک دوسرے وصف یعنی جانی اور مالی مجاہدہ کا ذکر فرمایا ہے۔ یہاں مومنوں کی تعریف فرماتے ہوئے ایمان اور کچھ اعمال کا ذکر فرمادیا ہے۔ حالانکہ سوائے وہابیہ کے جن کے ہاں اعمال ایمان میں ہی شامل ہیں باقی تمام اہلسنت کے نزدیک ایمان میں اعمال شامل و داخل نہیں، اب آپ جانیں کہ اس آیت میں کون سے مومن کی تعریف کی گئی ہے مبتدی کی یا منتہی کی؟ جن لوگوں نے مالی اور جانی جہاد نہیں کیا۔ اس آیت کے مطابق وہ مومن ہیں کہ نہیں؟ اگر ہیں تو مبتدی یا منتہی؟ اگر ہر جگہ یَااَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا سے کامل الایمان لوگ ہی مراد ہیں مذکورہ تعریف کے ساتھ تو یَااَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللہَ وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ وَجَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ پ۶ کی آیت پاک ۱۰۴ پر غور فرمائیں کہ وہاں تو مجاہدہ فی سبیل اللہ مومنوں کی تعریف میں آرہا ہے اور یہاں یَااَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا پر تقویٰ۔ وسیلہ اور مجاہدہ مستزاد فرما کر فلاح کی اُمید دلائی گئی ہے۔ اس آیت میں غور کرنے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ہر جگہ اتَّقُوا اللہَ سے حَقَّ تُقٰتِہٖ مراد نہیں فَاتَّقُوا اللہَ مَا اسْتَطَعْتُمْ

پ ۲۷ ع ۱۴ قابلِ غور ہے۔ جو ابتدائے تقویٰ پر دال ہے۔ نیز شروع سورۃ بقرہ میں ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ کے بعد متقین کی جو تعریف اور تشریح کی گئی ہے۔ اس پر غور فرمائیں اور اس آیت زیر بحث کے اوپر قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ط قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰکِنْ قُوْلُوْا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ ط (الحجرات پ ۲۶ آیت ۱۴) بدوؤں نے کہا ہم ایمان لے آئے (اے محبوب) تو فرما تم نہیں لائے ہو ہاں یہ کہو کہ جبکہ ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا) والی آیت آئی ہے۔ ان کے دعوئے ایمان کے مقابلہ پر یہیں یہ آیت لائے ہیں۔ فتدبرا۔ دین کی تکمیل سے پہلے جو مومنین گزر چکے ہیں۔ ان کی نسبت کیا ارشاد ہے،

۳۔ اگر ہر جگہ اتَّقُوا اللّٰہ کے بعد ایک دو یا چند اوامر و نواہی حقوق اللہ حقوق العباد وغیرہ اعمال کا ذکر آیا ہے حَقَّ تُقٰتِہٖ والا تقوٰی ان سب پر حاوی ہے۔ حَقَّ تُقٰتِہٖ (جیسے ڈرنے کا حق ہے) کے بعد اگر ذکر ہے تو بس مرنے کا ذکر ہے۔ جو انسان کا اختیاری فعل نہیں ہے۔

۴۔ اگر ہر جگہ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا میں کامل الایمان لوگ ہی مراد ہیں تو الحمدللہ چشم ما روشن دلِ ما شاد! کیونکہ جتنے انعام و اکرام کے وعدے فرمائے گئے ہیں سب مومنین کاملین کے لیے ہیں۔ موج ہوگئی۔ لیکن پھر اوامر و نواہی (افعال تقویٰ) پر ترغیب و ترہیب واللہ اعلم بالصواب کیا ضرور ہے تقویٰ کا مطلب صاف فقط اتنا ہی ہے کہ اس کے خوف سے اس کے اوامر و نواہی کی تعمیل کی جائے تاکہ اس کی خوشنودی اور رضا حاصل ہو۔ اس کی کمی بیشی پہ مومنوں کے درجات قرب مدارج مومنین کا دارومدار ہے۔

۵۔ تکمیلِ دین کے الفاظ دو بارہ آپ نے تحریر فرمائے ہیں۔ فقیر ان کا مدعا نہیں سمجھ سکا۔ (النبی اولیٰ) سورۃ الاحزاب والی آیت ہی ہے اور آپ کے حسن ظن کا خیال کر کے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حضرت عمر رضہ نے لوگوں کی تعلیم کے

لیے یہ وطیرہ اختیار کیا ہو جس طرح حدیث بخاری کتاب الایمان میں خود حضرت جبرائیل علیہ السلام آکر ایمان، اسلام، احسان اور قیامت کے متعلق سوال کرتے اور جواب پاتے ہیں۔ تو حضور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بعد میں فرماتے ہیں کہ یہ جبرئیل تھے تم کو دین سکھانے آئے تھے۔ واللہ اعلم بالصواب اولیٰ کے معنے مترجم محدّث نے یہاں مالک ہیں۔ اور اس کی اگلی ساتھ والی آیت میں اقرب (زیادہ قریب) کے لیے ہیں۔ فرما رہے ہیں اس پر زبانی بہت کچھ عرض کیا جا سکتا ہے ع

قرن ہا باید کہ تا یک مرد صاحب دل شود

ع۶ ص ۳۳۵ والی آیت میں اِنَّہٗ کی ضمیر حضرت نوح علیہ السلام کی طرف راجع سے (اِنَّہٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ (صٰفٰت) اور مومنین سے مُراد یہاں انبیاء علیہم السلام ہیں۔ ترجمہ میں اعلیٰ درجہ کے کامل الایمان کے الفاظ ہی اس پر دال ہیں۔

واللہ اعلم بالصواب سب کو سلام گھر میں سلام مسنون بچوں کو پیار و دُعا

مکتوب ۷۹

پھلدار اور اپھل درخت

بنام سردار نعیم اللہ خاں صاحب بی اے۔ ایگزیکٹو آفیسر قصور

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ طالب خیریت بخیریت۔ وہم نامہ موصول ہو کر کاشفِ حالات ہوا۔ خلافِ احکام خدا و رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جن پر فقیر کے عریضہ جات میں کافی بحث موجود ہے آپ کا روزانہ داڑھی مونڈنا یا منڈوانا اس کو اپھل سمجھ کر نہیں کرتے تو اور کیا ہے؟ اگر اس کو پھل لانے والی یعنی مفید سمجھتے تو ہرگز ہرگز ریش

مبارک سے چہرہ کو محروم نہ کرتے بلکہ چہرہ کو بھی مبارک بنانے۔ کیونکہ عقلمند کبھی اپنے نقصان پر راضی نہیں ہوتا اور اپنا فائدہ نہیں کھوتا! اب آپ دیکھیں کہ جو کچھ لکھا گیا تھا وہ عین آپ کا عمل ہے کہ نہیں؟ اور آپ کا اپنے آپ کو اچھا سمجھ کر اپنے ناصح کے ساتھ راہِ حق دکھانے پر روٹھ جانا ؎

"سخن شناس نے دلبرا خطا ایں جا است"

کے مصداق ہے کہ نہیں؟ آپ ایسے چشمۂ فیض کو اچھا کون کہہ سکتا ہے۔ یہ تو خواہ مخواہ "کون تے کون سہی" والا معاملہ ہوا۔ یہ الگ بات ہے

کہ اسوۂ حسنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جس کو حق تعالیٰ نے عمل اور نقل کرنے کے لیے پیش فرمایا ہے۔

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃٌ حسنۃ (القرآن پ۲۱ ع۱۹)

تمہارے لیے رسول اللہ کی ذاتِ اقدس اور وجودِ پاک میں عمدہ نمونہ (عمل اور نقل کرنے کے قابل) ہے۔ پر عمل کرنا نہیں چاہتے۔ لیکن گستاخی معاف آپ نے اتنی اعلیٰ تعلیم اور ایک بڑے شریف گھرانے میں تربیت و پرورش پا کر اپنے بزرگوں کا احترام و اکرام کرنا یہی سیکھا ہے کہ ان کی نصیحت کرنے پر روٹھ گئے۔ فقیر کے ساتھ جو تعلق آپ نے پیدا کیا ہے وہ اتنا ہلکا نہیں جتنا آپ نے سمجھا ہوگا۔ فقیر مجبور ہے بلکہ فقیر کا منصب یہی ہے کہ خلاف شریعت چلنے سے اپنے عزیزوں کو روکتا اور منع کرتا رہے اور ؎

"اگر بینی کہ نابینا و چاہ است
وگر خاموش بنشینی گناہ است"

کے مطابق اپنے آپ کو بھی گناہ سے بچاتا رہے۔ ذرا خوفِ خدا دل میں رکھ کر اور ہولِ قیامت کو خیال میں لا کر دور اندیشی سے کام لیں کہ اگر خدا نخواستہ آج ہی موت آجائے تو ان کوتاہیوں کا جواز وہاں کیا پیش

کیا جا سکے گا؟ کیا اگر بچہ آگ میں ہاتھ ڈالے تو اس کو ڈالنے دینا چاہیئے؟ اور اگر بچہ ہاتھ جلنے سے بچانے والے کے ساتھ ذرد ہٹے تو وہ حق بجانب ہوگا؟ اگر در خانہ کس است یک حرف بس است ؎

اندکے پیش تو گفتم غم دل ترسیدم
کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

اللہ تعالیٰ ہدایت دے۔ آمین۔ گھر میں سلام مسنون۔ بچوں کو پیار و دُعا۔

مکتوب نمبر ۸۰ —— بنام شیخ معز الدین صاحب لاہور

محبت شیخ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جو کچھ آپ نے لکھا ہے اس کا جواب کیا دیا جا سکتا ہے ؎

محبت محبت تو کہتے ہیں سب   محبت کو ساماں بڑا چاہیئے۔

آپ نے تو خیال ہی نہیں کیا کہ آپ کتنے عرصہ سے غیر حاضر ہیں اور اس غیر حاضری کے جواب میں پھر وہی بات ہوگی کہ یہ شعر اس پر صادق آئے گا۔ ؎

ہم خدا خواہی و ہم دنیائے دول   ایں خیال است و محال است و جنوں

تو ایسے حالات میں نشہ کیسا اور اس کا خمار کیا؟ اور اس کا ہمیشہ قائم رہنا کیسا؟ یہ بات کئی دفعہ عرض کی جا چکی ہے کہ اپنے مبارک سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ زاد ہا اللہ شرفاً و تعظیماً میں دار و مدار صحبت شیخ پر ہے۔ ورد و وظائف ممد و معاون مقصود ہیں۔ ؎

پہلے عشق پیر ہے اور بعد ؛ عشق رسولؐ
بعد ؛ ہے عشق حق اس قاعدے کو نہ بھول

انوار الصوفیہ میں نصوف کے مضمون میں بھی یہ بات کہہ گزر چکی ہے ۔ اب حالات دنیوی سے آپ لوگ مجبور و معذور اپنے آپ کو سمجھیں تو فقیر کا کیا قصور ؟ اللہ تعالےٰ آپ کے حال پر رحم فرمائے ۔ اگر بیمار دوائی بھی نہ کھائے کہ کڑوی بھی ہے اور قیمتی بھی اور حکیم سے دور دور بھاگے تو اس کا انجام آپ سوچ کر بتائیں ؟ حق سبحانہ وتعالےٰ آپ کو اپنی طرف کھینچے اور اپنی بارگاہ سے جوع الارض کو مٹائے اور لقمۂ نور سے آپ کو سیر فرمائے ۔ آمین ۔ ؎

گر خوری یہ لقمۂ از نانِ نور　　　خاک ریزی بر سرِ نانِ تنور

وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہیئے حوصلہ و صبر سے ہر کام لینا چاہیئے ۔ معیت الٰہی صبر کرنے والوں کے شاملِ حال ہے دعاؤں میں جلدی نتیجہ چاہنا بوالہوس کا کام ہے ہر کام اپنے وقت پر ہوتا ہے اس لئے توکلاً علی اللہ اپنے وظائف کو پابندی اور شوق و خلوص قلبی کے ساتھ ادا کرتے رہیں ۔ انشاءاللہ تعالےٰ ہر طرف کامیابی نصیب ہوگی ۔ جو وظائف و عبادات ولولے اور جذبے سے عاری ہوں وہ بھی کسی جگہ نہیں پہنچاتے فافہم فتدبر اللہ تعالےٰ اپنی محبت روز افزوں زیادہ و زیادہ نصیب کرے آمین ۔ حتیٰ کہ یہ محبت ماسوا اللہ کی گرفتاری سے نجات کا باعث ہو جائے یہ محبت اللہ سبحانہ تعالےٰ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی ایمان ہے اور یہ محبت ہی سلوک کی جان ! اس کے بغیر انسان بھی حیوان ہے ۔ جتنی محبت زیادہ ہوگی ایمان کامل ہوگا ۔ اور قرب حق حاصل ! اللّٰھم زد فزد ! آمین یا وَھَّابُ ھَبْلِیْ مُلْکَ خِشْتِکَ ہر نماز کے بعد ایک تسبیح مع درود شریف اوّل و آخر ۳ بار پڑھ لیا کریں ۔

مکتوب نمبر ۸۲ بنام مرزا محمد یوسف صاحب لاہور

آدابِ سلوک

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بزرگ نامہ مسرت شمامہ شرف صدور لاکہ باعث تسلی و مسرت ہوا۔ الحمد للہ!

کہ آپ خود تبدیلی محسوس کر رہے ہیں۔ ورنہ عام طور پر کسی کو محسوس نہیں ہوتی تبدیلی احوال بفضلہٖ تعالیٰ ضرور ہوتی ہے لیکن بعض مصالح کی بنا پر طالب کو اطلاع نہیں دی جاتی۔ حق سبحانہٗ و تعالیٰ آپ کے ذوق و شوق اور محبت کو روز افزوں ترقی بخشے۔ آمین

آپ نے مختلف واردات کا ذکر کیا ہے۔ اول تو یہ خوابیں قابلِ اعتبار ہی نہیں ہوتی ہیں کیونکہ خواب کا دیکھنا یقینی نہیں بلکہ ظنی ہوتا ہے بعض دفعہ طالبوں کے شوق کو بڑھانے کے لئے ایسی ایسی دل خوش کن خوابیں دکھلاتے ہیں۔ ان کا شکریہ تو ادا کرنا چاہیئے مگر اس طرف سے آنکھیں بند کر لینا چاہیئے اور ان خواب و خیال کو بے اعتبار سمجھ کر بھلا دینا چاہیئے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی سرہندیؒ اپنے مکتوبات میں لکھتے ہیں کہ خواب و خیال و مکاشفات میں غلطی کا احتمال ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ ظنی ہیں مثال دے کر سمجھاتے ہیں کہ خواب میں کوئی بادشاہ بن جائے یا خواب میں اس کو قطب یا غوث بنادیں تو اس کی کیا حقیقت ؟ جب تک اس کو کھلی آنکھوں ان مناصب پر مقرر نہ کیا جائے اس لئے طالب سالک کو چاہیئے کہ اپنے وظائف کو محبت خلوصِ قلبی سے ادا کرنے میں مشغول رہے اپنے محبوب و مطلوب کی طرف توجہ رکھے غیر محبوب اشیا سے آنکھیں بند کرے تاکہ راہ میں رکاوٹ پیش نہ ہو اور راستہ بے روک ٹوک طے ہوتا جائے کبھی ذوق اور کبھی بے ذوقی کبھی

تسلی آمیز واقعات اور کبھی غیر تسلی بخش ۔ یہ تو اس راہ میں ہوتا ہی رہتا ہے ادھر کچھ توجہ دے کر وقت ضائع نہ کرنا چاہیئے اصطلاح صوفیہ میں انہیں قبض و بسط کے نام سے یاد فرمایا گیا ہے ۔ ہمیشہ قبض ہی اچھی ہے نہ ہمیشہ بسط ہی اپنے اپنے وقت میں دونوں ہی سالک کی ترقی کا باعث ہوتی ہیں بلشرط اعتدال ۔ الحمدللہ ۔ اکہ غلیظ پانی کا آپ پر گرنا کسی شیطان کا فعل تھا ۔ جیسا کہ اس حقہ والے کا پانی نہ دینا ۔ آپ کا اس میں قصور نہیں تھا ۔ شیطان ہمیشہ انہونی اور غلط باتوں سے رہزنی کرتا ہے ۔ حق سبحانہ' وتعالے آپ کو ظاہری و باطنی شیطان سے بچائے اور ان سے حفاظت میں رکھے ۔ آمین ۔ سانپ کو مار کر ٹکڑے کرنا مبارک فعل ہے یہ بھی شیطان کو مارنا ہے ۔ شیطان (جن) کا سانپ کی شکل اختیار کرنا حدیثوں میں آیا ہے ۔ دونوں شیطان غائب ہو گئے ۔ الحمدللہ ! قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ الخ ثم الحمدللہ ۔ عجیب بات ہے کہ یہ پیر قابل تقلید نہیں تو جن استادوں کے پڑھائے سکھلائے تم یہ باتیں کہہ رہے ہو تم ان کی تقلید کیوں کرنے ہو اور وہ کیوں قابل تقلید ہیں ؟ ان کا تو نہ ظاہر درست ہے نہ باطن اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی پیر و مرشد تھے تو کیا ان پر بھی یہی فتویٰ نا قابلِ تقلید ہونے کا لگا دو گے ؟ ان کفار کی طرح جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لینے اور ان کی راہ چلنے (تقلید) سے بھی صحابہ کرام کو روکتے تھے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقلید اس لئے درست ہے کہ وہ اللہ کے بھیجے ہوئے رسول ہیں اور ان کی اطاعت کو اللہ تعالےٰ نے اپنی اطاعت فرمایا ہے ۔ وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللهَ (القرآن) تو پھر اس لحاظ سے وہ پیر بھی قابلِ تقلید ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب اور وارث ہیں ۔ جنہیں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خلفاء (نائب) کے نام سے یاد فرمایا ہے (بخاری شریف) اور قرآن کریم میں بھی ان کی صحبت و

معیت اور اتباع کا حکم آیا ہے اس کے لیے فقیر کا مضمون ضرورت شیخ الانوار الصو. ہیں شروع سے دیکھنا چاہیئے۔ انشاءاللہ تعالےٰ تسلی ہو جائے گی۔ کیا ایسے لوگوں کا خیال یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے شیطان کو تو کھلا چھوڑ دیا ہے کہ وہ لوگوں کو راہ راست سے بھٹکا کر گمراہ کرے اور رشد و ہدایت کا سلسلہ بالکل بند کر دیا ہے شیطان کے پنجے سے چھڑانے والوں، صراط مستقیم پر چلا کر خدا تک پہنچانے والوں اہل اللہ کا وجود ختم کر دیا ہے۔ بدی کا بیج زندہ رکھا ہے اور نیکی کا بیج مار دیا ہے۔ قرآن کریم اور حدیث شریف سے ناواقفی کا سبب ہے۔ ع

سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجا است

اللہ تعالےٰ رحم فرمائے اور اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے صراط مستقیم وانبیاء و اولیاء کی راہ۔ پر ثابت قدم رکھے۔ آمین یارب الکریم آمین۔

بیعت ثانی

عزیز مخلصم عبدالرحمٰن صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ ...... فقیر کا ارادہ بسبب علیل ہونے گرمی سے ملتان کی طرف جانے کا نہیں تھا۔ خیال تھا کہ اب بقرعید کے بعد ہی جائے گا۔ لیکن گوجرانوالہ سے جمعہ کی صبح کو واپس کنجاہ آیا تو ملتان کا تار ملا کہ عبدالعزیز جو ٹی بی کے علاج کے لیے میونسپل ہسپتال، ملتان میں داخل تھا۔ سخت بیمار ہے۔ فوراً آ جاؤ منہ دیکھنا دکھانا ہے۔ تار کا جواب دیا کہ فقیر علیل ہے۔ آپ کی صحت اور تندرستی کے لیے دعا کرتا ہے۔ دوپہر [جمعہ] کو ملتان سے ایک آدمی لینے آ گیا۔ فقیر نے انکار کیا وہ رونے لگ گیا کہ سارے کنبہ نے کہا تھا ساتھ لے کر آنا۔ جمعہ پڑھا کر فوراً اس کے ساتھ ہولیا۔ کراچی ایکسپریس پر سوار ہو کر ملتان ایک بجے رات اترے۔ بیمار کے ہاں پہنچے جو ہسپتال سے شہر میں آ گیا تھا۔ بیماری تو اس کی اچھی ہو رہی تھی لیکن اس نے گاؤں مانی سیال کے کسی بزرگ محمد یوسف صاحب سے بیعت کر لی۔ اسی رات پاگل ہو گیا اور ہسپتال والوں نے نکال دیا۔ فقیر اس کے پاس ہے۔ وہ بہکی بہکی باتیں کرتا ہے۔ ختم شریف کے بعد اس کے لیے دعا کرائیں کہ اس کا دماغ ٹھیک ہو جائے۔ اس کے بال بچے اور سارا کنبہ اس کی اس حالت سے پریشان ہو رہا ہے اب معلوم نہیں اس پاگل سے کب چھٹکارا ہو اور گھر والے کب اجازت دیں۔ فقیر بقرعید سے بہت پہلے واپس کنجاہ پہنچ جانا چاہتا ہے۔ اگر وہاں سے جلد فراغت اور اجازت ہو گئی تو دو

دو تین تین دن ہی میں چار گاؤں میں پھر کر واپس ہو گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ مولا کریم و رحیم اپنے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طفیل اور صدقہ میں پوری کامیابی عطا فرماوے آمین! اپنے وظائف پابندی سے اور محبت سے ادا کرتے رہیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ سب مشکلیں آسان ہوں گی۔

حاضرین مجلس پرسان حال و یارانِ طریقت کی خدمت میں السلام علیکم گھر میں سلام مسنون!

فقیر محمد اللہ دتہ عفی عنہ، بقلم خود

خدمتِ خلق

عزیز مخلصم و محترم مرزا محمد یوسف صاحب زادِ حبکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ...... طالب خیریت بخیریت...... محبت کارڈ موصول ہو کر مطلع احوال ہوا۔

خدا کرے کہ اسد فعہ عزیزم شیخ محمد علی کامیاب ہو جائے اور آپ لوگ اپنی کوششوں کا ثواب حاصل کریں آمین! اور بھی کنجاہ سے دو تین آدمی آپ حضرات کے وسیلہ سے ملازمت کا بندوبست چاہتے ہیں۔ ایک ایک کو الگ الگ ایک ایک صاحب پیش کریں شاید کہ وہ بھی کامیاب ہو جائیں۔ غریبوں کا کام بنے اور ہمیں ثواب ملے۔ آمین! عرس شریف کے لیے کوئی بھی پسند کا بہترین مضمون عام فہم الفاظ میں آپ بھی اور دوسرے حضرات بھی ابھی سے تیار کرنے کی کوشش کریں اور بار بار اپنی مجلسوں میں دہراتے رہیں۔ جس کی کامیابی آپ حضرات پر ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ موقع ملنے پر انوار الصوفیہ کی پانچویں جلد بھی ارسال خدمت ہو گی۔

حاضرین سبھی پرسان حال و یاران طریقت کی خدمت میں السلام علیکم۔

راقم فقیر محمد اللہ دتہ عفا اللہ

آخری ملاقات

3-2-58

عزیز مخلصم عبدالرحمٰن صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ! طالب خریت بخریت! محبت نامہ موصول ہو کر مطلع حوال ہوا۔ فقیر گھر سے جمعہ پڑھ کر ان شاء اللہ تعالیٰ شام ایکسپریس پر وزیر آباد خان صاحب کے پاس اور وہاں سے بروز ہفتہ بتاریخ 8/2 تیز گام پر ساڑھے 12 بجے سوار ہو کر شام ساڑھے تین بجے کے قریب لاہور سٹیشن پر پہنچے گا اور اتوار لاہور ٹھہر کر سوموار بتاریخ 10/2 قصور پاکپتن والی گاڑی جو دو بجے سحری کے وقت جاتی ہے اس پر ان شاء اللہ تعالیٰ میلسی ملتان کی طرف روانہ ہو جائے گا سب یاروں کو اطلاع کر دیں تاکہ سب کی ملاقات نصیب ہو جائے۔ مرکز میں بھی اطلاع کر دیں مہربانی ہو گی حاضرین میں حال پرساں و یاران طریقت کی خدمت میں اسلام علیکم گھر میں سلام مسنون۔

بچوں کو دعا!

راقم فقیر محمد اللہ دتہ عفا اللہ

مکتوبات جانشین طالبؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قارئین کرام! مکتوبات طالبؒ کا یہ باب جانشین طالبؒ۔ امام الاصفیاء والسالکین، اعلحضرت عالیجناب الحاج صاحبزادہ کیپٹن خواجہ محمد امین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے یاران طریقت کو وقتاً فوقتاً تحریر کردہ مکتوبات پر مشتمل ہے۔ اس حقائق و معارف کے مرقع میں اتباع سنت، معیت شیخ، تزکیہ نفس، سلوک کی منازل کے علاوہ معاشرہ میں زندگی گزارنے کے بارے انتہائی خوبصورت اور منفرد انداز میں دوستوں کی تربیت فرمائی گئی ہے۔

گزشتہ عرس شریف کے موقع پر تمام دوستوں کو مطلع کیا گیا تھا کہ حضرت صاحبزادہ صاحبؒ کے خطوط کی ایک نقل بھجوائیں تاکہ اس اشاعت میں شامل کئے جاسکیں۔ تاہم جس قدر دستیاب ہو سکے یارانِ طریقت کے استفادہ کی خاطر شائع کر دیے گئے ہیں۔ اگر مزید موصول ہو گئے تو ان شاء اللہ آئندہ ایڈیشن میں شامل کر دیے جائیں گے۔

محمد ضیاء اللہ روح الامین

فہرست

1 جانشین طالبؒ

خواجہ کیپٹن محمد امین صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اعلیٰحضرت الحاج صاحبزادہ کیپٹن خواجہ محمد امین صاحبؒ سجادہ نشین، دربار عالیہ طالبیہ کنجاہ شریف کی ذات گرامی طریقت کی دنیا میں کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ ہی وہ ہستی ہیں جنہوں نے اعلیٰحضرت سرکار کنجاہی طالب الٰہیؒ کی رحلت کے بعد کمال حسن اخلاق سے اعلیٰحضرت کے متوسلین کے زخم خوردہ دلوں پر محبت و شفقت کا مرہم رکھا۔ نیز بتیس برس تک یاران طریقت کی رہنمائی اور تکمیل فرما کر انہیں روحانیت کی اعلیٰ منازل پر گامزن فرمایا۔ سینکڑوں بندگانِ خدا کو نور ہدایت کا راستہ دکھایا اور انہیں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں منسلک کر کے معیت الصادقین کا پابند بنا دیا۔ آپ اسوۂ حسنہ کا کامل نمونہ اور اپنے شیخ کی سچی تصویر تھے۔ قرآن وسنت کی روشنی میں سادہ، ستھری اور جامع گفتگو فرماتے۔ خلق خدا کی دلجوئی اور ان کی داد رسی آپ کا شیوہ تھا۔ آپ کا دسترخوان وسیع مگر پر تکلف ہوتا۔

آپؒ 2 مئی 1919ء کی شب برأت جناب سیٹھ سیف الملوک صاحبؒ کے ہاں کنجاہ شریف میں پیدا ہوئے اور تکمیل تعلیم کے بعد 7 مئی

1936ء میں اعلیٰحضرت سرکار کنجاہی طالب الہٰیؒ کے مشورہ سے فوج میں ملازمت اختیار کی۔ جنگ عظیم دوم میں مصر، لیبیا، اٹلی، آسٹریا، جرمنی اور سوئٹزرلینڈ جانے کا اتفاق ہوا۔ بھارت کے خلاف 1948ء اور 1965ء کی جنگوں میں بھرپور کردار ادا کیا۔ شعبہ EME کے بہترین انجینئر تھے۔ آپ کے بارے ایک انگریز آفیسر یوں رقمطراز ہے۔

No need to send him in England. Distinguished in all respects. No one can teach him in England.

نمازتہجد کے لیے غسل کے بعد خوشبو کا استعمال آپ کا معمول تھا قرآن کریم کی تلاوت کے بعد نماز فجر ادا کرتے۔ اپنے وظائف اور ہر نماز بروقت ادا فرماتے۔ چھٹی پر گھر آتے تو زیادہ عرصہ حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کی معیت میں گزرتا۔ یہاں پر موجود یاران طریقت سے مختلف دینی و روحانی موضوعات پر ہونے والی گفتگو سے لطف اندوز ہونے کے ساتھ ساتھ ان کی تواضع پر بھی مامور رہتے۔

اعلیٰحضرت سرکار کنجاہی طالب الٰہی الحاج ڈاکٹر شیخ محمد اللہ دتا طالبؒ کے وصال کے بعد بے شمار یاران طریقت، علمائے کرام اور بزرگان عظام کی موجودگی میں 24 اپریل 1958 کو چہلم کے موقع پر اعلیٰحضرت سراج الملت الحاج صاحبزادہ پیر سید محمد حسین شاہ صاحبؒ سجادہ نشین دربار عالیہ علی پور شریف نے آپ کو دستار خلافت پہنا کر سجادہ نشینی کے منصب پر سرفراز فرمایا۔ 1966ء

میں ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی اشاعت میں آپ ہماں تن مصروف رہنے کے ساتھ ساتھ ملک کے ہر حصہ میں تمام پیر بھائیوں سے رابطہ میں رہے اور ہر لمحہ خلق خدا کی رہبری اور رہنمائی میں گزارا۔ اپنے شیخ کے قلمی جہاد کو اجاگر کرنے اور وابستگانِ طریقت کی روحانی ترقی و تسکین نیز متلاشیان حق کی خاطر اعلیٰحضرت سرکار کنجاہی طالب الٰہیؒ کی تعلیمات کو مندرجہ ذیل کتب کی شکل میں شائع کروایا۔

۱-انوار طالبؒ، ۲-تصوف، ۳-مکتوبات طالبؒ

۴-سیرت طالب ۵-تفسیر طالبؒ

وسیع و عریض جامع مسجد نُور کی تعمیر کے ساتھ ساتھ اپنے شیخ کامل کا پرشکوہ مزار اقدس کو پایہ تکمیل تک پہنچایا ایک عالم کو فیضیاب کرنے کے بعد 16 مئی 1990ء کی صبح جان جان آفریں کے سپرد کر دی کہ دی ہوئی اس کی تھی۔ اور اپنے شیخ کے پہلو میں دفن ہوئے۔

حضرت خواجہ صاحبؒ کے صاحبزادہ عالیمقام جناب الحاج ڈاکٹر محمد ضیاء اللہ روح الامین صاحب اپنے مشائخ کی مسند ارشاد پر جلوہ فگن ہیں۔ کتاب وسنت کی ترویج اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی اشاعت میں مستعد رہتے ہیں۔ علامہ اقبال میڈیکل کالج لاہور سے تعلیم مکمل کرنے کے بعد دس برس تک سروسز، ہسپتال لاہور میں خدمات سرانجام دیتے رہے۔ ان دنوں کنجاہ شریف کے مضافات میں تعینات ہیں۔ جدید آلات اور دیگر سہولیات سے مزین طالب ویلفیئر ہسپتال کنجاہ شریف آپ کی سرپرستی میں مخلوق خدا کی

خدمت میں مصروف ہے۔ جامع مسجد النور سے ملحقہ جامعہ نقشبندیہ جماعتیہ طالبیہ امینیہ ضیاء القرآن کے وسیع و عریض حصہ میں ہر سال اپریل کے دوسرے ہفتہ اتوار کو عرس شریف کی تقریبات منعقد ہوتی ہیں۔ جہاں آپ کی نگرانی میں صوفیہ کرام، علماء حضرات اور یاران طریقت کی مہماں نوازی اور آرام و آسائش کا خاطر خواہ اہتمام کیا جاتا ہے۔

2 اللہ کے لیے مل بیٹھنا

مخلصم ومحترم جناب چوہدری محمد شفیع خاں صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

طالب عافیت بعافیت...... فقیر لاہور آیا تھا لیکن حسن اتفاق کہ آپ سے ملاقات نہ ہو سکی۔ تعمیر مسجد کا کام شروع کر دیا ہے اللہ تعالیٰ خیریت رکھے اور کام بخیر وخوبی انجام پائے۔

لاہور کے دوست سالانہ تبلیغی جلسہ کے لیے دریافت کرتے تھے اگر امیران حلقہ مل بیٹھ کر کوئی تاریخ مقرر کر لیتے اور اس کی اطلاع تمام یاران عقیدت کو کر دیتے تو بہتر ہوتا۔ پبلسٹی نہیں ہوتی اس لیے سارے یار بھی نہیں آپاتے۔ لاہور یاران طریقت کا ایک بہت بڑا مرکز تھا۔ جو ذاتیات کی نظر ہو گیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پرانا جذبہ کارفرما دے اور ہم پھر ایک پلیٹ فارم پر اللہ کے لیے مل بیٹھیں۔

چوہدری عبدالرحمٰن خاں صاحب کے پاس ایک رسالدار صاحب راؤ محمد یونس بلند پور تحصیل میلسی ڈاکخانہ سردار جھنڈیر ضلع وہاڑی تشریف لائے تھے انہوں نے چوہدری صاحب کے ہمراہ کسی وکیل کو اپنا کیس بتایا تھا تا حال وکیل صاحب نے کوئی پروگریس نہیں بتائی۔ ان سے کہہ کر ذرا بات کو آگے بڑھائیں اور وکیل صاحب سے کہیں کہ مندرجہ بالا پتہ پر سائل کو مطلع فرمائیں۔

گھر میں السلام علیکم بچوں کو دعا۔

دعا گو...... فقیر محمد امین عفا اللہ

3 معیت صادقین

عزیزم مخلصم بابو عبدالرحمٰن صاحب

السلام علیکم! طالب خیریت بخیریت۔ عید کارڈ ملا۔ یاد آوری کا شکریہ۔ فقیر کو بھی ان دنوں گھر جانے کا موقع مل گیا تھا اور بابو محمد علیؒ کے خط کے جواب میں بندہ نے کنجاہ شریف جانے کا پروگرام مفصل طور پر تحریر بھی کیا تھا لیکن یہ بازی ایک سدھانوالہ کے دوست لے گئے اور عید کے دن ملنے کی سعادت انہوں نے حاصل کی میرا خیال تھا کہ شاید آپ مجھے ان دنوں آ کر مل جائیں گے لیکن اے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔ دل کی بات دل میں ہی رہی اور مولوی ضیا اللہ صاحب نعمانی آپ کے بدلے آ ملے۔ پھر تیسرے دن بابو مرزا محمد یوسف صاحب اور قبلہ خان صاحب فیروز آباد میں آن ملے۔ لیکن آپ سے ملنے کی آرزو دل میں ہی سمیٹے فقیر پنڈی واپس آ گیا۔ اس بارے فقیر آپ کی توجہ مندرجہ ذیل رباعی کی طرف مبذول کراتا ہے شاید کہ آپ سمجھنے کی کوششیں کریں۔ فقیر اس بارے میں اپنے ذمے کچھ نہیں رہنے دینا چاہتا تا کہ کل فقیر کو گرفت نہ ہو۔

علم آموزی طریقش قولیست
حرف آموزی طریقش فعلیست
فقر خواہی آں بہ صحبت قائم است
نے زبانت کاری آید نہ دست

اس رباعی میں دوسرے شعر کے مصرعے اُولیٰ پر غور فرما کر دیکھیں تو پتہ چلے گا کہ

فقر حاصل کرنے کا ذریعہ صحبت ہے لہٰذا صحبت سے مستفید ہونے کے متعلق مولانا رومؒ صاحب فرماتے ہیں:

بر درِ پیرے برو ہر صبح شام　　تا ترا حاصل شود مقصد تمام

بر کریما کارہا دشوار نیست

ان سب باتوں کے باوجود فقیر آپ سے غافل نہیں ہے کیونکہ مجھے آپ کے ظاہر اور باطن سے کافی واقفیت ہو چکی ہے۔ یہ جو کچھ تحریر کیا گیا ہے صرف آپ کو اونچا اڑانے کے لیے لکھا گیا ہے کیونکہ ما شاء اللہ آپ میں وہ استعداد موجود ہے جو اس راہ پر چلنے والوں میں ہونی چاہیے لہٰذا اور کوشش جاری رکھیں اور گاہے گاہے فقیر کو اگر آپ کے نیاز حاصل ہوتے رہیں تو بہتر ہوگا۔ سپرد خدائے عزوجل۔

جملہ یاران عقیدت کی خدمت میں دست بستہ اسلام علیکم عرض کریں۔

دعا گو

فقیر محمد امین

4 زبان کا پاس

حافظ محمد الیاس صاحب زاد حبکم (بلند پور تحصیل میلسی ضلع ملتان)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ! طالب عافیت بعافیت! فقیر پچھلے ہفتے رنگپور بگھور گیا ہوا تھا اور اب 9 دن رہ کر واپس آیا ہے۔ آپ کا خط میری بیوی نے رنگ پور روانہ کر دیا۔ نہ وہاں قیام کے دوران مل سکا نہ اب تک انتظار کے بعد ملا ہے۔ لہٰذا ان کی زبانی مضمون معلوم کر کے جواب دے رہا ہوں۔ اگر لڑکے والوں میں سوائے اس کے کہ وہ دیوبندی ہیں اور کوئی خامی نہیں تو پھر زبان کر لینے کے بعد رشتہ نہ توڑیں۔ لڑکی سمجھدار ہو تو سارے گھر کا ماحول بدل جاتا ہے۔ آپ سمجھ سے کام لیں گے تو لڑکا سدھر جائے گا۔ ان شاء اللہ العزیز! لیکن اگر کوئی دنیاداری کا نقص ہو یعنی لڑکا کام کاج نہ کرتا ہو یا خوبصورت نہ ہو یا اس کے والدین دنیا داری کے معاملات میں اچھے نہ ہوں تو اس حالت میں رشتہ توڑنے کی آپ کو اجازت ہے لیکن صرف اس لیے کہ وہ دیوبندی ہیں رشتہ نہ توڑیں کیونکہ وہ بھی مسلمان ہیں اور ان میں جو مقلد ہیں وہ لوگ ہم سے بہت قریب ہیں۔ لہٰذا یہ کوئی بات نہیں اللہ تعالیٰ اپنا فضل و کرم کرے اور آپ سب کو جملہ ارض و سماوی بلیات سے محفوظ و مامون رکھے آمین ثم آمین گاؤں میں سب کی خدمت میں السلام علیکم عرض کریں۔

دعا گو   فقیر محمد امین عفا اللہ عنہ

5 پابندی اسباق

محترم ومکرم ومعظم جناب محمد عبدالرحمٰن صاحب زاد حبکم،

السلام علیکم طالب عافیت بعافیت الحمدِلِلّٰہ کہ آپ کا خط کافی انتظار کے بعد سہی ملا لیکن ایسا ملا کہ اگلے پچھلے تمام گلے جاتے رہے۔ معلوم ہوا کہ اس فقیر کو آپ نے نہیں بھلایا۔ ان شاء اللہ فقیر کی یاد آپ کو یاد الٰہی سے غافل نہ ہونے دے گی۔ بلکہ فقیر کی یاد کے ساتھ معاً اللہ کی یاد کا آنا ہی حصول مقصد ہے۔ سمجھنے والوں کے لیے یہ بہت بڑا مقام ہے لیکن نصیب کسی کسی کو ہوتا ہے۔ اس گنہگار دنیا سے اگر کوئی دامن بچا کر اپنا سفر طے کر لے تو بسا غنیمت ہے ورنہ اس کی آلودگیاں انسان کو کسی جگہ کا نہیں رہنے دیتیں۔ فقیر نے لاہور کے قیام کے دوران آپ سے جن باتوں کا ذکر کیا تھا امید ہے کہ وہ آپ نے بھلائی نہ ہوں گی راہ حق میں کوشش کرنا انسان کا فرض ہے اور اسے قبول کرنا ذات باری تعالیٰ عزاسمہٗ کا کام ہے آپ اپنے اوقات کو ذکر فکر مراقبہ تہجد سے پر رونق رکھیں اللہ تعالیٰ ان شاء اللہ آپ کو بلند مقام پر پہنچا دے گا۔ فقیر کی بھی یہ خواہش ہے کہ آپ میں چونکہ ترقی کی صلاحیت ہے اس لیے خوب ذوق وشوق سے آگے بڑھیں فقیر دعا سے غافل نہیں، قصیدہ ماشاء اللہ آپ خوب لکھنے لگے ہیں۔ آپ کی طبیعت چونکہ شعر وشاعری کی طرف زیادہ مائل ہے اس لئے آپ اردو ادب کی منظوم کتابیں مطالعہ کریں تاکہ الفاظ کی بندش قافیہ وردیف اور شعروں میں صحیح وزن کے متعلق واقفیت ہو جائے۔ نعتیہ کلام طبیعت میں سوز وگداز ہو تو منہ سے

نکلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض ہے کہ وہ آپ کو اپنے مقاصد میں کامیاب فرما دے۔ آمین ثم آمین! میرا کنجاہ شریف آنا تو اب عرس کے موقعہ پر ہی ہوگا۔ لہٰذا آپ اپنے دوستوں کو اسی موقع پر بیعت کے لیے لاویں۔ ایک رونق میں بھی اضافہ ہوگا دوسرے دوستوں میں بھی۔ فقیر کی طرف سے آپ کے جملہ اہل خانہ کی خدمت میں دست بستہ اسلام علیکم۔ جملہ یاران سلسلہ اور پیر بھائیوں کی خدمت میں السلام علیکم عرض کریں۔ نیز اپنے خطوں میں لاہور کے دوستوں کے حالات سے بھی آگاہ فرمایا کریں۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے حفظ وامان میں رکھے جملہ بیماریوں سے نجات عطا فرمادے اور روحانی ترقی نصیب فرما دے۔ آمین ثم آمین!!

دعا گو

فقیر محمد امین

6 عیادت

مخلصم ومحترم جناب حاجی شیخ نعمت علی صاحب زاد محبتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ ...... نوازش نامہ موصول ہوا یاد آوری کا شکریہ! چینی اور مصالحہ جات موصول ہوئے دو چیزوں کی کمی محسوس ہو رہی ہے آتے وقت لاہور سے لیتے آنا۔ ادرک اسیر، خشک دھنیا اسیر، گری ایک کلو، ترفل ایک چھٹانک، لہسن ایک سیر

چونکہ محترم حاجی علم الدین صاحب کا وعدہ اور آپ کی ذات دونوں لازم وملزوم چیزیں ہیں اس لیے یہ بات آپ دونوں سے وابستہ ہے فقیر دوستوں کا خادم اور دربار شریف کا خدمت گزار ہے۔

محترم شیخ یاسین خان صاحب کا خط وصول ہوا ہے انہیں ایکسیڈنٹ سے کافی چوٹیں آئی ہیں اللہ تعالی انہیں جلد صحت دے نہ آپ گئے نہ فقیر جا سکا لہٰذا آپ اور میں اس معاملہ میں ایک کشتی کے سوار ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا فرما دیں تا کہ وہ جلد صحت یاب ہو کر عرسوں پر مل سکیں، احباب سے ہی محفل قائم ہوتی ہے احباب نہ ہوں تو محفل سونی سونی سی رہتی ہے۔ کل سویرے ان شاء اللہ پروفیسر صاحب سے پروگرام بنا کر ارادہ ہے کہ اتوار کو علی پور شریف سیداں ہو آؤں تا کہ حضرت صاحب کی عیادت ہو سکے۔ آپ کے خط میں ہے کہ پچھلے

پانچ ماہ سے آپ علیل ہیں اللہ تعالیٰ انہیں صحت عاجلہ کاملہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین!

یکم یا دو کو آپ کی آمد کنجاہ شریف میں متوقع تھی فقیر آج صبح 4 بجے دربار عالیہ پہنچا تو آپ کا خط ملا۔

آپ کی ہمشیرہ صاحبہ کو اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے فقیر دعا گو ہے۔

آمد کی تاریخ سے مطلع فرما کر مشکور فرما دیں۔

گھر سے گھر میں السلام علیکم بچوں کو دعا والسلام

جملہ یاران طریقت کی خدمت میں السلام علیکم!

دعا گو

فقیر محمد امین

7 تصورِ شیخ

18-3-1959

محترم و مکرم و معظم جناب بابو عبدالرحمٰن صاحب

السلام و علیکم! طالب عافیت بعافیت۔ شفقت نامہ شرف صدور لاکر کاشف حال ہوا۔ الحمدللہ کہ آپ بخریت ہیں۔ تصورِ شیخ کی جو آرزو آپ نے بارگاہِ رب العزت میں کی ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اس میں کامیابی نصیب فرما دے۔ آمین ثم آمین! لیکن یہ منزل ہے بڑی مشکل ہے، اعلیٰحضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تصورِ شیخ سالک کو اللہ تعالیٰ تک بغیر کسی اور کوشش کے پہنچا دیتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی فرماتے ہیں کہ معلوم نہیں یہ کسے نصیب ہو۔ ہے یہ واقعی بڑی نعمت لیکن بہت کم لوگوں کے مقدر میں ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کا تعلق اَلْمَرءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ سے ہے اور سالک کو وہی مقام حاصل ہو جاتا ہے جو کہ شیخ کا ہوتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے جذبات کو اور پاکیزہ بنا دے اور روحانی ترقی نصیب فرما دے۔ اَللّٰھُمَّ زِد فَزِد۔ یاد رکھو فقیر سے پیدا کیا ہوا تعلق انسان کو امیر بنا دیتا ہے۔

فقیر کو اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے سرکاری طور پر اطلاع مل چکی ہے اور سفر حجاز آخری جہاز محمدی میں ان شاء اللہ ہو گا۔ فقیر کی حاجی کیمپ میں حاضری 19-5-59 کو ہے اور جہاز ان شاء اللہ 29-5-59 کو جدہ کے لیے کراچی سے روانہ ہو گا۔ فقیر ایک ہفتہ قبل یعنی 10-5-59 کو فقیر خانہ پر ان شاء اللہ پہنچ جاویگا اور پھر چند دن ٹھہر کر عازم سفرِ حج ہو جاوے گا۔ اگر آپ ان دنوں میں فرصت پا کر کنجاہ شریف تشریف لاویں تو ملاقات نصیب ہو جائے گی۔ نیز آپ اپنی تنخواہ

میں سے کچھ رقم پس انداز کر دیا کریں اور اگلی دفعہ فقیر کے ساتھ ماشاء اللہ سفر حج کی تیاری شروع کریں۔ وَھُوَ الـمُراد۔ اللہ تعالیٰ آپ کے نیک ارادوں میں برکت عطا فرمادے۔ آمین ثم آمین!

جس شخص کو توبہ سے زیادہ شالامار کا میلہ عزیز ہو اسے توبہ کرنے سے کیا حاصل۔ اگر میلے ٹھیلے توبہ میں رکاوٹ پیدا کر رہے ہوں تو پہلے اسے جی بھر کر میلے دیکھ لینے دیجیے۔ جب میلوں سے جی اکتا جائے پھر اسے لائیں کیونکہ یہ بھی جاری ہے وہ بھی جاری ہے کا سلسلہ انسان کو برے کاموں سے بچا نہیں سکتا اور پھر لوگ یہ برملا کہہ دیتے ہیں کہ پیر صاحب کے ہاتھ پہ توبہ کی تھی لیکن حاصل کچھ نہیں ہوا وغیرہ وغیرہ ایسے لوگوں سے تو بچنا چاہیے۔ وَعتَبِـرُ یَـا اُولـی الالبـصـار (آنکھوں والو عبرت حاصل کرو) نادرات کے نسخے فقیر خانہ پر صاحبزادہ محمد ولی اللہ صاحب کے نام خط لکھ کر منگالیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں فقیر کی یہ عرض ہے کہ وہ آپ کے والد صاحب کو دشمنوں کے شر سے محفوظ فرمادے اور صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین!

مندرجہ ذیل شعر دعا میں پڑھا کریں:

فَسَہِلْ یَا الٰھی کُلَّ صَعْبٍ　　بِحُرمَتِ سَیّدِ الاَبرارِ سَھِّل

ان شاء اللہ تعالیٰ سب تکالیف دور فرمادیں گے!!

سپرد خدائے عزوجل دعا گو

فقیر محمد امین

8 اعتکاف

محترم حافظ محمد الیاس صاحب زاداللہ مدارجہ مافی الدنیا والآخرہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ...... طالب خیریت بخیریت

آپ حضرات سے جدا ہو کر فقیر وقت متعین پر لاہور پہنچ گیا۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ سفر خیریت سے گزرا۔ میری غیر حاضری میں دوست مایوس ہو کر دوسری مسجدوں میں چلے گئے اور اب رمضان شریف میں ما شاء اللہ پھر سے مسجد بھری ہوئی ہے۔ تین حافظ صاحبان آتے ہیں۔ قرآن مجید تراویح میں پڑھایا جا رہا ہے اور رمضان شریف کی سعادتوں سے مالا مال ہو رہے ہیں۔ امید ہے کہ آپ کی مسجد میں بھی رونق پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہوگی۔ بہارِ شریعت کا مطالعہ خوب ذوق شوق سے کریں اور آخری عشرہ میں اعتکاف میں بیٹھیں۔ میں بھی ان شاء اللہ اعتکاف میں بیٹھوں گا۔ میری طرف سے جملہ دوستوں کی خدمت میں السلام علیکم عرض کر دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ حضرات پر اپنی رحمتیں نازل فرما دے آمین ثم آمین۔ کارِ لائقہ سے فقیر کو یاد فرمائیں۔ کبھی کبھی اپنی خیریت کی اطلاع دیتے رہا کریں۔

دعا گو

فقیر محمد امین عفا اللہ عنہ

9 لاہور آمد

مانسر کیمپ/ 19 اکتوبر 1960

مخلصم جناب صوفی عبدالرحمٰن صاحب زَادَ حُبُّکُمْ!

السلام علیکم! طلب عافیت بعافیت۔ بڑی انتظاری کے بعد آپ کا شفقت نامہ ہاتھ آیا۔ فقیر ان شاء اللہ 60-11-1 شام تک لاہور آپ دوستوں کی خدمت میں حاضر ہو جائے گا۔ جملہ یارانِ عقیدت کو آگاہ فرما دیں آپ گاہے گاہے اپنے حالات وکوائف سے آگاہ فرماتے رہا کریں۔ ایف اے کے داخلہ کے لیے آپ کو محمد علی صاحب کے ساتھ ساتھ ہی کاروائی کرنی چاہیے تھی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دین ودنیا میں سرفرازی عطا فرمائے، آمین! اپنے گھر میں سب کی خدمت میں فقیر کی طرف سے السلام علیکم عرض کریں۔ آپ نے یہ نہیں تحریر فرمایا کہ اعلیٰ حضرت سراج الملت مدظلہ کا لاہور واپسی کا کب پروگرام ہے۔ آیا وہ ہمارے جلسے تک واپس تشریف لے آئیں گے یا کہ نہیں آپ نے جب انہیں تاریخ بتائی تھی تو اس وقت آپ نے کیا ارشاد فرمایا تھا قبلہ بابا جی صاحب کی آنکھوں کا اپریشن کب ہو رہا ہے۔ یا صرف علاج ہی کرا رہے ہیں مزید روشنی ڈالیں۔ آپ کی رباعیات اور نعتیہ کلام پڑھ کر بہت لطف اٹھایا ہے۔ اور کوشش کریں تو مزید صفائی حاصل ہو سکے گی۔ انوارالصوفیہ تمام دوستوں کو مل گیا ہے یا کچھ باقی رہ گئے ہیں تحریر فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے حفظ وامان میں رکھے آمین۔

جملہ یاران عقیدت کی خدمت میں دست بستہ السلام علیکم۔

دعا گو   فقیر محمد امین عفا اللہ عنہ

10 محبت اور یگانگت

مخلصم و محترم راؤ عبدالعزیز صاحب (ملتان) زاد محبتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ! خیریت نامہ پڑھ کر از حد خوشی ہوئی کہ آپس کے مقدمات سب واپس ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی ساری برادری میں اتفاق پیدا فرما دے اور ایک دوسرے کے ساتھ مل کر رہنے کی توفیق ارزاں فرماوے۔ وہ لوگ جن کا کام پھوٹ ڈالو اور مزے کرو کے فارمولے پر زندگی بسر کرنا ہے۔ اب وہ شرمندہ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی نظر بد سے بچائے۔ آہستہ آہستہ دوسری مسجد والوں کو بھی اپنے ہاں دعوت دے کر ساتھ ملا لو۔ تا کہ پھر سے سب بھائی بھائی مل بیٹھیں۔ امید ہے کہ آپ کی کوششوں سے سب کام ان شاء اللہ درست ہو جائیں گے۔ قبلہ ڈاکٹر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا سالانہ عرس مبارک 26 اکتوبر کو ہو گا۔ اشتہارات بھی ان شاء اللہ تعالیٰ آپ تک پہنچ جائیں گے۔ لیکن جو دوست آنا چاہیں ان کو پہلے سے اطلاع کر دیں نیز موسم ٹھنڈا ہو گا۔ ایک ایک بھاری کھیس وغیرہ ساتھ لاویں تا کہ سردی سے بچاؤ ہو سکے۔

میری طرف سے سب دوستوں کو السلام عرض کر دیں!

گھر سے گھر میں السلام علیکم

دعا گو فقیر محمد امین عفا اللہ عنہ

نوشہرہ/01-9-63 11 اتباعِ شیخ

مخلصم جناب صوفی عبدالرحمٰن صاحب زاد مجد کم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ!

مبارک بادی اور یاد آوری کا شکریہ۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا جتنا بھی شکریہ ادا کیا جاوے کم ہے ہم غلامان سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں کا ہمیشہ ہمیشہ مینہ برسائے اور اس کھیتی کو ہمیشہ ہرا بھرا رکھے آمین ثم آمین۔

آپ کا اپنے شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے تعلق اور ان کے ساتھ وابستگان سے عقیدت کا نتیجہ یہ ہے کہ آپ ہی ایک ایسے بزرگ ہیں جو کہ لاہور کی پوری جماعت میں سے اعلیٰ حضرتؒ کے مزار شریف پر دورانِ تعمیر حاضر ہوئے ہیں۔ خلافتوں کے متوالے لاہور میں اپنی پگڑیوں کو ہی ابھی تک مایا لگا رہے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ وہ منزل مقصود کو پہنچ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دماغی کمزوریوں سے ہمیں نجات عطا فرما دے جب انسان اپنے خیال میں عابد اور زاہد بن جاتا ہے۔ تو اس سے نہ وہ خود بلکہ اور بہت لوگ نقصان اٹھاتے ہیں۔ عقیدت اور محبت ہی وہ چیز ہے جو کہ انسان کو سیدھی راہ سے اِدھر اُدھر پھرنے نہیں دیتی اس معاملہ میں آپ سب دوستوں سے بازی لے گئے ہیں۔ اللھم زد فزد۔ بڑھ چڑھ کر باتیں بنانا اور اپنے آپ کو بھی خبر نہ ہوتے ہوئے آسمان کی باتیں بتانا دماغی توازن کے

کھو جانے کا نتیجہ ہے۔ اتباع شیخ اور عملی زندگی ہی انسان کو دین و دنیا میں سرفرازی عطا کرتی ہیں۔ باقی سب خیال و وہم پر مبنی ہے اللہ تعالیٰ آپ کی محبت میں اضافہ فرمادے اور صالح زندگی بسر کرنے کے درپے رکھے۔

جملہ یاران سلسلہ کی خدمت میں دست بستہ السلام علیکم۔

دعا گو

فقیر محمد امین عفا اللہ عنہ

12 احتیاطی تدابیر

محترم حافظ محمد الیاس صاحب نقشبندی

در حفظ و امان الٰہی باشی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ ...... آپ کا نوازش نامہ ملا یاد آوری کا شکریہ وبائی امراض سے اللہ تعالیٰ پورے گاؤں کو اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے محفوظ فرمائے۔ آمین ثم آمین!

براہ نوازش ضلع کے حکام کو ایک درخواست لکھ کر بھجوائیں جس پر گاؤں کے چیدہ چیدہ لوگوں کے دستخط ہوں تاکہ آپ حضرات کو وبائی بیماریوں سے بچنے کے ٹیکے لگائیں اس کے علاوہ سرکہ کا استعمال کھانے کے ساتھ زیادہ رکھیں۔ کھیرہ اور تریں نہ کھائیں، پیاز اور سرکہ ملا کر کھانے کے ساتھ کھائیں چیچک اور ہیضے کے ٹیکے لگوائیں۔ اور دھوپ میں پھرنے سے لوگوں کو بچائیں ان شاء اللہ تعالیٰ احتیاطی تدابیر اختیار کرنے سے بیماری جاتی رہے گی ہر گھر کو چوہوں سے محفوظ رکھنے کے لیے فینائل کا گھروں میں چھڑکاؤ کریں جہاں چوہا مرا ہوا اسی جگہ مٹی کا تیل ڈال کر اس کو جلا دیں تاکید ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو محفوظ رکھے جمعہ کے خطبے میں اور ہر نماز کے بعد نمازیوں کو یہ باتیں بتائیں گاؤں میں سب حضرات کی خدمت میں السلام علیکم!

دعا گو

فقیر محمد امین

13 ذکر فکر

مانسر

محترم جناب صوفی عبدالرحمٰن صاحب زَادَ حُبُّکُمْ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ! طلب عافیت بعافیت۔ آپ کا 13-4-64 کا تحریر نامہ میرے سامنے پڑا ہے اور اسی کی روشنی میں یہ جواب لکھ رہا ہوں امید ہے سالانہ جلسہ کی نورانیت سے آپ نے اپنے آپ کو مالا مال کر لیا ہو گا۔ یادِ رفتگاں اور پھر اللہ کی یاد کے ساتھ کیا ہی عجب دن تھے جو جلدی گزر گئے۔ ایسے دن تو ہر روز آنے چاہئیں امید ہے۔ آپ کی تصویر دیکھنے کی خواہش بھی کسی حد تک پوری ہوگئی ہو گی۔ 22-4 صبح سویرے کا ذکر ایک دل ہلا دینے والی کیفیت پیدا کر رہا تھا جس سے کہ تمام حاضرین مجلس استفادہ حاصل کر رہے تھے۔ اس جوش وخروش سے آپ اگر روزانہ ذکر کیا کریں تو ان شاء اللہ معاملہ اس نوبت کو جلد آ پہنچے گا:

دل کے آئینے میں ہے تصویر یار ۔۔۔ جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

اپنے اوقات کو ذکر فکر اور مراقبہ میں بسر کیا کریں۔ ان شاء اللہ منزل مقصود کو جلد پہنچ جاویں گے۔ لاہور شاید عبداللطیف صاحب کی شادی کے سلسلے میں آنے کا موقع ہاتھ لگے لہٰذا ملاقات سے مشرف فرمادیں۔

جملہ یاران عقیدت کی خدمت میں دست بستہ السلام علیکم۔

دعا گو

فقیر محمد امین عفا اللہ عنہ

14 تعمیرات

مخلصم و محترم شیخ نعمت علی صاحب

خالد مرحوم و مغفور کی وفات حسرت آیات کا ظفر اقبال صاحب کی زبانی سن کر بڑا دکھ ہوا اللہ تعالیٰ آں عزیز کو عالم برزخ میں پر سکون زندگی عطا فرماوے آمین ثم آمین!

میری طرف سے ڈاکٹر نعیم صاحب کی خدمت میں حاضری دے کر فاتحہ پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل عطا فرماوے، آمین ثم آمین!

اگر قبروں میں مزید کام جو رہ گیا ہے ہو جائے تو بہتر ورنہ میاں صاحب کے بھائی صاحب کی خدمت میں معذرت پیش کر دیں اور ان کا حساب چکا دیں۔ شکریہ!

یہ عریضہ واہ کینٹ سے لکھ رہا ہوں آج محترم قبلہ سید یوسف علی صاحب کے ہاں قیام ہے اور ابھی ابھی محفل ذکر اختتام پذیر ہوئی ہے اور آپ کو رات ساڑھے دس بجے یہ عریضہ لکھ رہا ہوں۔ تصویر حاضر خدمت ہے۔ شجرہ شریف کا کام اگر سنگ مرمر والا شروع کرا دیں فقیر بقایا رقم عندالملاقات فوراً ان شاء اللہ تعالیٰ ادا کر دے گا۔ دعاؤں میں یاد رکھیں۔

بچوں کو دعا گھر میں السلام علیکم۔ یاران عقیدت کی خدمت میں اسلام علیکم!

دعا گو

فقیر محمد امین عفا اللہ

15 ماہِ صیام

معظم ومکرم جناب صوفی عبدالرحمٰن صاحب زاد اللہ مدارجہٗ

السلام علیکم...... طالب عافیت بعافیت، شفقت نامہ ملا، یاد آوری کا شکریہ ماشاء اللہ رمضان شریف اپنی تمام برکتوں اور رحمتوں کے ساتھ اس سال بھی نصیب ہوا ہے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنہیں ایسی سعادتیں اللہ تعالیٰ عطا فرمادے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ پارہ سیقول نمبر۲ رکوع ۷

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ...... تا ...... لَعَلَّھُمْ یَتَّقُوْنَ ۝ ان آیات کا مطالعہ قرآن مجید سے کریں...... رمضان مبارک کے تمام احکامات روز روشن کی طرح آپ کے سامنے آجائیں گے۔ فقیر کو جو بات آپ سے بیان کرنی ہے وہ یہ ہے کہ روزے کا حکم فرماتے وقت اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کا ذکر اے ایمان والو کے الفاظ سے کیا ہے۔ ایمان والوں پر روزے فرض کیے ہیں۔ جیسے اگلے ایمان والوں پر فرض تھے اور فرضیت کا مقصد یہ بتایا ہے کہ اس طرح سے تم پرہیز گار بن جاؤ گے اب بات یہ سمجھ میں آئی کہ ایمان کا تقاضا پرہیز گاری ہے یعنی ایمان کے بعد پرہیز گاری کی ضرورت پڑتی ہے۔ اور پرہیز گار بننے کے لیے روزے کا رکھنا فرض قرار دیا گیا ہے۔ اب یہ حکم جس وقت آخری آیت تک پہنچتا ہے جو کہ اوپر درج ہے۔ تو اللہ عزوجل کی ذات بابرکات کا پھر ارشاد ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ

لوگوں سے اپنی آیات اسی طرح بیان فرماتا ہے کہ کہیں انہیں پرہیز گاری نصیب ہو۔" اب ذرا غور فرمادیں تو بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ اسلام کا مقصد اچھی سوسائٹی پیدا کرنا اور ایک ایسا معاشرہ پیدا کرنا تھا کہ جس میں لوگ باایمان ہوں اور پرہیز گار ہوں۔ تاکہ دنیاوی زندگی پرسکون طریقے سے گزاری جائے۔ اس کے خلاف جو کچھ ہے وہ دھوکہ ہے۔ دغا ہے بناوٹ ہے اور فریب ہے کہ جس میں دنیا بری طرح پھنسی ہوئی ہے اور گندم کی طرح چکی کے دونوں پاٹوں میں بری طرح سے پس رہی ہے اور اس گندی گندم کے ساتھ گھن بھی کبھی کبھی پستا نظر آجاتا ہے۔

اب رہے روزے کے احکام تو بھائی صاحب روزہ جس طرح منہ کا ہے آنکھ، کان، ہاتھ، پاؤں کا بھی اسی طرح ہونا چاہیے۔ نہ منہ سے کچھ کھائے نہ غیبت کرے، نہ آنکھوں سے ایسی چیزوں کو دیکھے جن کے دیکھنے سے اس کی طبیعت اللہ تعالیٰ سے ہٹ کران چیزوں کی طرف لگ جائے۔ نہ کان سے کسی کی چغلی سنے نہ ہاتھ سے کسی کا برا کرے۔ نہ پاؤں سے برائی کی طرف چل کر جائے اور نہ ہی لہو ولعب میں پڑے۔ بلکہ جب کبھی ایسا موقع آجائے تو فوراً کہہ دے کہ بھائی میں روزے سے ہوں۔ اللہ اللہ خیر سلاّ اب رہے احکامات تو یہ گنتی کے 29 یا 30 دن ہوتے ہیں۔ بیمار یا مسافر کے لیے اللہ تعالیٰ نے رعایت فرمائی ہے کہ وہ پھر بعد میں رکھ لیں۔ اور جن کو یہ طاقت نہ ہو۔ وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا اور اگر دو کو کھلا دے تو اور بھی اچھا لیکن اگر روزہ رکھے تو زیادہ بھلا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کلام پاک اس مہینہ میں نازل فرمایا روزوں کے دنوں میں

عورتوں کے پاس جانا منع ہے البتہ رات کو عشاء سے فجر تک جائز ہے۔ لیکن آخری دس دنوں میں اگر اعتکاف بیٹھے تو پھر اپنی عورت کو نہ دن کو نہ رات کو ہاتھ لگائے۔ روزہ صبح کی پو پھٹنے سے لے کر رات آنے تک ہے۔ مسافر کے لیے تین دن کا سفر درپیش ہونا ضروری اور بیمار کے لیے ڈاکٹر کا تصدیق کرنا بہتر تاکہ خواہ مخواہ بیمار نہ بن بیٹھے۔ اگر روزہ سے مرض بڑھنے کا اندیشہ ہوتو ڈاکٹر کے مشورہ سے بعد میں روزے رکھ لے بوڑھا آدمی بھی نہ رکھے تو کوئی حرج نہیں اور فدیہ دے دے جو کہ ایک سو پچھتر اور آدھا تولہ وزنی ہو یعنی 175.50 تولہ خوراک کسی مسکین کو روزہ رکھنے کے لیے روزانہ دے اب رہا سوال آپ کے وظائف کا تو فقیر کو اعلیٰ حضرت کی صحبت سے جو فیض حاصل ہوا ہے اس کو مدنظر رکھ کر یہ عرض کر رہا ہوں۔ کہ افضل وقت وظیفے کا تو وہی ہے جس کا آپ کو حکم دیا گیا ہے لیکن اس کے علاوہ اگر کسی ضروری کام کے باعث آپ اس وقت نہ ادا کر سکیں تو پھر امتحانات تک چوبیس گھنٹوں میں جب بھی فرصت ملے ادا کر لیا کریں بندہ اس کے لیے دوسرا وقت معین نہیں کر سکتا۔ البتہ جس وقت فرصت ہاتھ لگے ادا کر لیا کریں اجازت ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے سپارہ لن تنالوا نمبر۴ رکوع نمبر۱۱ اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَ یَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ج جو لوگ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں کھڑے کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں (وہ ہی عقلمند ہیں) عقلمندی کی نشانی اللہ تعالیٰ نے یہ بیان کی ہے کہ کسی لمحے اس کو نہ بھولا جائے اور جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے بنائی ہیں ان پر غور کیا جائے۔ ان

سے فائدہ اٹھائے اور ان کو نیک کاموں کے لیے اور خدمت خلق کے لیے استعمال کیا جائے۔ نئی نئی ایجادات کی جائیں نئے نئے علم سیکھے اور سکھلائے جائیں یہ مقصد ہے دنیا کو بنانے کا اور عقلمندوں کے کرنے کے یہ کام ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دین اور دنیا میں سرفراز فرمائے تمام امتحانات میں کامیابی عطا فرمائے۔ اس سال ان شاء اللہ تعالیٰ اپنا دینی جلسہ 10,9 اپریل کو منعقد ہوگا جملہ یاران عقیدت کی خدمت میں فقیر کی طرف سے پیغام پہنچا دیں۔ کل یا پرسوں ان شاء اللہ راولپنڈی سے اشتہارات چھپوانے کے لیے مانسہرہ سے روانہ ہوں گا اور امید ہے کہ عید الفطر سے پہلے پہلے ان شاء اللہ تعالیٰ اشتہارات آپ تک پہنچ جاویں گے۔ وما توفیقی الا باللہ جملہ یاران عقیدت کی خدمت میں دست بستہ السلام علیکم۔

جمالِ ہم نشیں در من اثر کرد
وگرنہ من ہمہ خاکم کہ ہستم

دعا گو

فقیر محمد امین عفا اللہ عنہ



16 غرباء ومساکین کا حق

4-1-1975

محترم ومکرم ومعظم جناب محمد الیاس صاحب زاد محبتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ ...... طالب عافیت بعافیت۔ آج صبح ہی ایک خط آپ کو ارسال کر چکا ہوں نماز جمعہ کے بعد ڈاکیے نے منی آرڈر جو حوالدار غلام مصطفیٰ صاحب کا تحریر کردہ اور ارسال کردہ تھا دیا رقم وصول پائی اور غربا ومساکین کے لیے رکھ دی۔ براہ نوازش ایسی رقوم جو غرباء مساکین کا حق ہو انہیں وہاں پر ہی جائز حق دار حضرات میں تقسیم کر دیا کریں کیونکہ جب تک یہاں درس قائم نہیں ہوتا اس وقت تک ایسی رقم وصول کرنے سے مفت حساب رکھنا پڑتا ہے۔

حوالدار غلام مصطفیٰ صاحب کے لیے فقیر بارگاہ رب العزت میں دعا گو ہے اللہ تعالیٰ انہیں پریشانیوں سے محفوظ فرمائے اور بیماریوں سے نجات عطا فرمائے آمین ثمہ آمین اپنے کوائف سے جلد آگاہ فرمادیں فقیر آپ سے جدا ہو کر ملتان آیا اور دو دن ملتان رہ کر پھر گھر لوٹ آیا گھر پر ایک رات رہا اور پھر سرگودھا رنگپور جانا پڑا وہاں سے عید سے دو روز قبل گھر آنے کا موقعہ ملا اب چند دن گھر پر قیام کے بعد راولپنڈی کا ارادہ ہے اللہ تعالیٰ آپ کو خوش وخرم رکھے۔

جملہ یاران طریقت کی خدمت میں السلام علیکم!

دعا گو

فقیر محمد امین

17 انوار الصوفیہ کا اجرا

مخلصم جناب صوفی عبدالرحمٰن صاحب زاد فضائلکم

السلام علیکم...... طالب عافیت بعافیت، شفقت نامہ شرف صدور لاکر کاشف حال ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے حفظ و امان میں رکھے اور دین متین کی خدمت میں ثابت قدم رکھے۔ انوار الصوفیہ کا اجرا ان دنوں ہونے ہی والا تھا اور اس سلسلے میں مجھے مولانا مولوی غلام رسول گوہر صاحب کا ایک شفقت نامہ بھی موصول ہوا تھا جس میں انہوں نے اپنی مشکلات کا اظہار فرمایا تھا اور تساہل کی اطلاع بھی فرمائی تھی اور فقیر بھی آس لگائے بیٹھا تھا کہ شاید اس ماہ رسالہ شائع ہو جائے۔ اب معلوم ہوتا ہے کہ مزید دیر ہے لہٰذا آپ گوہر صاحب کو خط لکھ کر دریافت فرمائیں اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ کار خیر میں پہل کرنی سعادت کی نشانی ہوتی ہے ارادے نیک ہوں تو ہر کام میں برکت ہوتی ہے۔

کنجاہ شریف کی حاضری کے متعلق آپ نے مزید روشنی نہیں ڈالی۔ قبلہ میاں جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بڑی صاحبزادی صاحبہ جو کہ میرے ساتھ حج پر بھی تھیں اور ان شاء اللہ ولی اللہ بھی ہیں کیونکہ ان کے متعلق قبلہ میاں جی صاحب خود ہی فرمایا کرتے تھے ان کے ہاں ضرور حاضری دیا کریں اور تبرکات وغیرہ وہاں سے حاصل کیا کریں۔ ان کا لنگر بھی ان شاء اللہ ویسا ہی جاری ہے جیسے قبلہ میاں جیؒ کا تھا لہٰذا آئندہ جب بھی کنجاہ حاضر ہوں تو ان کے ہاں ضرور تشریف لے جایا کریں۔

خوشتر آں باشد کہ سِرّ دلبراں　　　گفتہ آید در حدیث دیگراں

جملہ یاران سلسلہ کی خدمت میں بہت بہت السلام علیکم

دعا گو　فقیر محمد امین!

18 مزار مبارک کی تعمیر

27-4-1981

مخلصم ومحترم جناب چوہدری محمد شفیع خاں صاحب زاد محبتکم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ! یادآوری کا شکریہ معیار اونچا ہونے سے معلوم نہیں عزیزم محمد ضیاء اللہ روح الامین صاحب کو کونسے کالج میں داخلہ ملتا ہے K.E میں ہوسٹل کی مراعات دوسرے سال ملتی ہیں اور اقبال صاحب کے ساتھ ہسپتال کا کام نہیں۔ اور جگہ مل جاتی ہے، لہٰذا اللہ تعالیٰ کے سپرد، وَاُفَوِّضُ اَمْرِی اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ ط راضی برضائے مولا اواز ہمہ اولیٰ۔

محترم شیخ نعمت علی صاحب دن رات کام میں مشغول ہیں اور امید واثق ہے کہ دو ایک روز میں ان شاء اللہ تعالیٰ مزار مبارک و برآمدہ کے اوپر کا حصہ مکمل ہو جائے گا اور جمعرات تک ان شاء اللہ تعالیٰ لاہور مراجعت فرما ہوں گے۔

فقیر اس کام کو کئی سالوں میں بھی مکمل نہیں کرا سکتا تھا۔ جو محترم حاجی صاحب نے چند دنوں میں مخلصانہ کوششوں کے باعث کر دکھایا ہے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے آمین ثم آمین!

گھر سے گھر میں السلام علیکم بچوں کو دعا

یاران عقیدت اور احباب کی خدمت میں السلام علیکم!

دعا گو

فقیر محمد امین عفا اللہ عنہ

19 سیرت طالب ؒ

عفاک اللہ کہ چشم باز گردی + مرا با جانِ جاں ہمراز کردی۔

عزیز محترم عبدالرحمٰن زادعنایتکم

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ! اس سے پیشتر ایک عریضہ ارسال خدمت کر چکا ہوں امید ہے کہ اب تک ان شاء اللہ آپ کی نظروں سے گزر چکا ہوگا۔ دوبارہ یاددہانی کے لیے لکھ رہا ہوں کہ محترم قبلہ میاں جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا سالانہ عرس امسال ۱۰، ۱۱/اپریل کو منعقد ہوگا۔ اخبار ہذا میں شائع کرا کر مشکور فرما دیں۔

حضرت صاحب کے حالات زندگی کے متعلق نسبتاً بہتر ہوتا کہ اگر آپ اپنے نوٹ بذریعہ ڈاک فقیر تک پہنچا دیتے۔ فقیر ایک تو نظر ثانی کر لیتا اور مزید ان میں چند باتوں کا اضافہ کر دیتا اور جب یہ مسودہ تیار ہو جاتا تو پھر اشاعت کے لیے دیا جاتا تا کہ اور دوست بھی ان ملفوظات سے مستفید ہو سکیں۔ اس دفعہ قیام لاہور کے دوران محترم بھائی مرزا محمد یوسف صاحب نے بھی اس قسم کا تذکرہ کیا تھا۔ فقیر نے ان کا مسودہ دیکھنے کی خواہش ظاہر کی اور ان کے دعوت نامے پر ان کے دولت کدے پر بھی حاضر ہوا اور وہاں پہنچ کر یارانِ عقیدت نے اور باتوں میں الجھا لیا اور کام کی بات ادھوری رہ گئی۔ میرے لیے یہ بات باعث فخر ہوگی اگر آپ کے ذریعے پہلی اشاعت پایہ تکمیل کو پہنچے

اللہ تعالیٰ آپ کو اجرے خیر عطا فرماوے۔ وھوالمراد۔

یاران عقیدت و پرسان حال کی خدمت میں السلام علیکم۔

دعا گو...... فقیر محمد امین

20 خانیوال روانگی

16 فروری 1981ء

مخلصم و محترم و معظم و مکرم جناب حاجی نعمت علی صاحب زاد مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ! نوازش نامہ ملا یاد آوری کا شکریہ آج ہی لاہور آنا تھا لیکن نہ آ سکا۔ شوگر کے باعث جسم میں نروس سسٹم کام نہیں کرتا۔ جب طبیعت ٹھیک ہوتی ہے تو سوچتا ہوں کہ فلاں جگہ جاؤں گا فلاں کام کروں گا لیکن اس دن یا ایک روز قبل ایسی تکلیف ہو جاتی ہے کہ اللہ بس باقی ہوس۔ ابھی ایک بجے سامان درست کیا بارہ بجے خط بنایا، ڈیڑھ بجے ظہر کی نماز گھر پر ہی ادا کی لیکن پھر طبیعت خراب ہونے کے باعث دورہ ملتوی کرنا پڑا۔ اب اگر صحت ٹھیک ہوئی تو 18/2 بروز بدھ ان شاء اللہ تعالیٰ 9.20 بجے والی گاڑی سے 11.40 بجے لاہور آؤں گا رات ظفر صاحب کے دوست ارشد صاحب کے ہاں گزار کر صبح خیبر میل سے خانیوال ان شاء اللہ چلا جاؤں گا۔ آپ کی ہدایات کے مطابق یہاں ان شاء اللہ تعالیٰ ضیاء صاحب سب انتظام کر دیں گے۔ فقیر 23/2 کو واپس لوٹ آئے گا ان شاء اللہ تعالیٰ آپ فکر نہ کریں۔ مصالحہ جات 20 دیگ کا اندازہ کر کے اپنے نائی سے دریافت کریں۔ 6 دیگ زردہ 14 دیگ نمکین پلاؤ اور 2 دیگ گوشت قورمہ۔

تبرکات پچھلے سال کی طرح درست ہیں۔

محراب مسجد پر صرف کلمہ شریف۔

دائیں یا اللہ ج۔ بائیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محترم شیخ سعید صاحب کو ٹیلیفون کر کے میری طرف سے کہہ دیں کہ 18-2-81 بروزہ بدھ کوئٹہ ایکسپریس سے مجھے اتار کر مشکور فرما دیں۔

گھر سے گھر میں السلام علیکم

دعا گو   فقیر محمد امین عفا اللہ عنہ

21 دین ہی طریقت ہے

تازہ خواہی داشتن گر داغہائے سینہ را
گاہے گاہے باخواں ایں قصۂ پارینہ را

مشفق و مہربانم جناب صوفی عبدالرحمٰن صاحب زاد اللہ مدارجہٗ

اسلام علیکم! طالب خیریت بخریت، شفقت نامہ ملا۔ یاد آوری کا شکریہ فقیر کو اچھی طرح یاد ہے کہ آپ کے پچھلے خط کا جواب دیا جا چکا ہے۔ خطوں میں عدم فرصت کے باعث دیری کا امکان تو ہے لیکن جواب نہ دینے کا بالکل نہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ یاد فرما دیں اور فقیر چپ سادھ لے۔ میری دیرینہ خواہش تھی۔ کہ قبلہ میاں جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ان دوستوں کے ساتھ ضرور ملاقات وابستہ رکھوں جنہوں نے صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے اور اپنی دنیوی اور اخروی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے ان کے ہاتھ میں

ہاتھ دیا تھا۔ البتہ ان بزرگوں سے فقیر گریز کرتا ہے جن کا داخل سلسلہ ہونے کا مطمع نظر صرف خلافت اور دستار بندی ہے۔ ایسے بزرگوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ۔ آمین!

آپ کے اشعار پہلے سے بہتر تھے اس معیار کو بلند رکھنے کے لیے آپ کو مزید مطالعہ کی ضرورت ہے، اس کے علاوہ بہتر ہوگا۔ اگر آپ طبع آزمائی اردو میں کریں، اگر آپ کا مطالعہ وسیع ہو جائے تو چند دنوں میں اچھے شعر کہنے لگیں گے۔

اپنے اسباق کی طرف زیادہ توجہ رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو استقامت فی الدین عطا فرمادے۔ دین ہی طریقت اور دین ہی حقیقت ہے۔

جملہ یاران سلسلہ کی خدمت میں دست بستہ السلام علیکم عرض کریں۔

دعا گو

فقیر محمد امین عفی اللہ عنہ

۶؍رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ 22 نکاحِ مسنونہ

مخلصم جناب حافظ محمد الیاس صاحب زاد حبکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! طالب عافیت بعافیت! شفقت نامہ مل کر کاشف حال ہوا۔ صوبہ دار صاحب کا آپ سے ناراض ہونا تو جائز ہے اور فقیر کی سمجھ میں بھی آ گیا ہے لیکن آپ کا ان سے ناراض ہونا سمجھ میں نہیں آیا۔ وہ

تو دنیا کے لیے آپ کے ساتھ تھا اور آپ دین کے لیے۔ لہٰذا آپ صوبے دار صاحب سے ناراض نہ ہوں وہ اگر ہوں تو کوئی بات نہیں۔

رہا معاملہ روٹی پانی کا تو جس گھر میں عورت نہ ہو اس گھر میں یہ تکلیف تو ہمیشہ ہوتی ہی ہے۔ آپ کا شادی نہ کرنا آپ کو بڑھاپے میں پریشان کرے گا لہٰذا بہتر تھا کہ کوئی رشتہ کر لیتے۔ جوان نہ سہی ادھیڑ عمر ہی کی عورت ہوتی تو بھی کوئی بات نہیں تھی۔ لہٰذا اپنا گھر آباد کرنے کی کوشش کریں۔ گاؤں میں سب دوستوں کی خدمت میں السلام علیکم!

رمضان المبارک کے بعد ان شاء اللہ تعالیٰ کوئی پروگرام بناؤں گا فکر نہ کریں۔ سب معاملہ ان شاء اللہ تعالیٰ ٹھیک ہو جائے گا۔

دعا گو فقیر محمد امین عفا اللہ عنہ

23 مراقبہ

اخی محترم و عزیز مکرم عبدالرحمٰن سلمہ اللہ المعین

طالب خیر یت بخیریت، شفقت نامے کا جواب دینے ہی والا تھا کہ نوشہرہ جانے کا اچانک پروگرام بن گیا آج صبح واپسی ہوئی تھوڑی دیر ستانے کے بعد غسل کیا۔ غسل خانے سے باہر نکلا ہی تھا کہ ڈاکیہ نے آواز دی اور مبلغ پچاس روپے بھائی بشیر احمد صاحب والے پیش کیے منی آرڈر آپ کی طرف سے تھا لہٰذا ایک دوست کے پیسے اور دوسرے کی یاد باہم مل کر آئے۔ ابھی جواب لکھنے بیٹھ گیا سوئے اتفاق کہ امسال بڑے اعتکاف میں بیٹھنے کا موقع ہاتھ نہ لگ

سکا اب ان شاء اللہ 27 رمضان المبارک سے شوال کی پہلی تک اعتکاف کا مصمم ارادہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرماوے۔ آمین ثم آمین!

صبح اور شام کے مراقبہ میں پورا وقت خرچ کریں اور جب مسجد میں عصر کی نماز پڑھنے جائیں تو مغرب کے بعد گھر آئیں اسی طرح فجر۔ کام دنیا کے ہوتے ہی رہتے ہیں لیکن ایسی مبارک گھڑیاں بار بار نہیں آتیں۔ اس دفعہ اگر عید جمعہ کی ہوئی تو لیلۃ القدر سوموار کی رات تلاش کریں اور ساری رات جاگیں۔ بیوی کو بھی ساتھ جگائیں تاکہ دونوں مل کر اللہ اللہ کر سکیں میری طرف سے اجازت ہے کہ اس سلسلے کے سارے اسباق بتا دیں تاکہ میرے پاس آنے سے پیشتر گھر سے ابتدا ہو چکی ہو قبلہ پیرو مرشد رحمۃ اللہ علیہ کی عادت مبارک تھی کہ پہلے اسباق خود دے دیا کرتے تھے پھر حضرت کے پیش کر دیا کرتے تھے یہ خاص بات گھر تک محدود تھی۔ سب گھر والے بیک وقت دو جگہ داخل سلسلہ تھے۔

سیرۃ پاک کی ایک کتاب شاید آپ سے لے کر آیا تھا وہ کسی کو یہاں پڑھنے کو دی اس نیک مرد نے دی نہیں میں دے کر بھول گیا ہوں۔ میرے لیے ایک اور کتاب خرید فرما دیں۔ ہدیہ ان شاء اللہ تعالی عندالملاقات پیش کر دوں گا۔ کوئی پروفیسر صاحب تھے جنہوں نے سیرۃ لکھی تھی۔ (آمین)

گھر سے گھر میں السلام علیکم بچوں کو دعا۔

یاران عقیدت کی خدمت میں السلام علیکم۔

سب کو فقیر کی طرف سے عید مبارک ہو

دعا گو فقیر محمد امین

مکتبہ طالبیہ

اعلیحضرت عظیم البرکت پیر طریقت الحاج ڈاکٹر شیخ محمد اللہ دِتہ صاحب طالب کنجاہیؒ کی مندرجہ ذیل چار تصنیفات سردست دستیاب ہیں طلباء و مستحقین حضرات استفادہ کے لئے مفت حاصل کر سکتے ہیں

تفسیرِ طالب

سورۃ بقر کے پہلے حصہ کے علاوہ پارہ تیس سے چار سورۃ کی مکمل تفسیر

تصوّف

اِس میں ضرورت شیخ۔ آداب مرید۔ اور تصوّرِ شیخ کے موضوعات شامل ہیں۔

مکتوبات طالبؒ

یہ کتاب آپ کے خطوط کا مجموعہ ہے جو وقتاً فوقتاً آپ نے اپنے متوسّلین کی اصلاح کے لئے تحریر فرمائے۔

انوارِ طالبؒ

آپ کے نورانی کلام کا مجموعہ ہے جو طالبانِ حق کی صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

سیرتِ طالبؒ

تذکرہ خواجگان نقشبندؒ کے علاوہ آپ کی زندگی کے شب و روز کے معمولات پر مشتمل ہے۔

